حصہ 3

تعلیماتِ قرآن

برائے طلبہ وطالبات

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری، 3/410)

تم میں بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

پیشکش:

برائے طلبہ وطالبات

المدينة العلمية

Islamic Research Center

(شعبہ فیضانِ قرآن)

کتاب کا نام	:	تعلیماتِ قرآن (آیئے! قرآن سمجھتے ہیں حصہ 3)
صفحات	:	247
پہلی بار	:	ذوالحجہ ١٤٤٢ھ، جولائی 2021ء
تعداد	:	5000 (پانچ ہزار)
پیش کش	:	المدینۃ العلمیۃ (Islamic Research Center)

مکتبۃ المدینہ

MAKATBA TUL MADINA

دینی کتابوں کی اشاعت کا بین الاقوامی ادارہ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

Faizan-E-Madina,Mohalla Sodagaran,Old Sabzi Mandi,Karachi

UAN: +92211111252692. :92-313-1139278

www.maktabatulmadina.com / www.dawateislami.net

ilmia@dawateislami.net feedback@maktabatulmadina.com

پاکستان کے چند مکتبۃ المدینہ

اسلام آباد: شبیر شریف روڈ G-11 مرکز اسلام آباد۔ فون:051-5553765

لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون:04237311679

ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون:0614511192

فیصل آباد: امین پور بازار فون:0412632625

پشاور: مکتبۃ المدینہ پشاور ایئرپورٹ موبائل:0092 311 9677780

حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون:0222620122

سکھر: مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ سکھر موبائل:0092 312 2611826

میرپور آزاد کشمیر: چوک شہیداں فون:05827437212

دنیا بھر کے چند مکتبۃ المدینہ

سعودی عرب:00971-525641947 متحدہ عرب امارات:00971-45146911 انگلینڈ:0044 7872 119618 جرمنی:0049 1521 6972748

ملائیشیا:0060 16-934 1591 آسٹریلیا:0061 430 539 226 اٹلی:0039-3392358897 امریکہ:001 (847) 800-3865

جاپان 0081-8097526831 ترکی:0090-5318980786 بھارت:0091 93703 84948 ماریشس: 0023059084410

ساؤتھ افریقہ:0027 79 271 9161 بنگلہ دیش:00880 1934-457874 کویت:00965-99972721 ساؤتھ کوریا:0082 105517-2612

فہرست

نصاب "تعلیماتِ قرآن" کی خصوصیات

قرآنِ حکیم ربِ کریم کی وہ عظیم کتاب ہے جو ایک مسلمان کے لئے مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ یہ علوم کا سرچشمہ اور ہدایت کا ایسا مجموعہ ہے جو نہ صرف فرد کو احکام و آداب سکھا کر اس کی شخصیت نکھارتا ہے بلکہ معاشرے کی اصلاح و تربیت کے لئے بھی کئی رہنما اصول اس کتابِ مبین کا حصہ ہیں۔ قرآن کریم کی روشن تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہم ایک ترقی یافتہ، پرامن اور پاکیزہ معاشرہ تشکیل دینے کے ساتھ ساتھ دونوں جہان کا سفر فلاح و نجات کے ساتھ طے کر سکتے ہیں۔ اسی مقصد کی تکمیل کے لئے عصرِ حاضر کے تقاضوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہم نے مکمل قرآن پاک کا نصاب "قرآنی تعلیمات" کے نام سے چھٹی تا بارہویں جماعت کے لئے 7 حصوں میں ترتیب دیا ہے، طلبہ کی ذہنی سطح کو ملحوظ رکھتے ہوئے ابتدائی 3 حصوں میں ضروری بنیادی عقائد، انبیائے کرام کی سیرت اور سبق آموز قرآنی واقعات پر مشتمل مخصوص آیات اور 30ویں پارے کی تمام سورتیں شامل کی گئیں ہیں جبکہ آخری 4 حصوں میں 29 پاروں کی تمام سورتیں بالترتیب شامل کی گئیں ہیں۔

اس نصاب کی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

- ...... تمام اسباق آسان زبان میں تحریر کیے گئے ہیں، البتہ جن مشکل الفاظ یا اصطلاحات (TERMINOLOGIES) کا استعمال ضروری تھا ان کے معانی تقریباً ہر سبق کی ابتداء میں ذکر کر دیئے گئے ہیں۔
- ...... ہر سبق میں آیات کے مضامین مستند تفاسیر سے لیے گئے ہیں۔
- ...... اسباق کی ترتیب میں طلبہ کی ذہنی صلاحیت اور دلچسپی کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے۔
- ...... ہر سبق میں مضمون سے متعلق "آیات، لفظی ترجمہ اور آسان بامحاورہ ترجمہ" خاص طور پر شامل کیا گیا ہے۔
- ...... طلبہ کی دلچسپی کے لیے بعض اسباق کو مکالمے کی صورت میں ترتیب دیا گیا ہے۔
- ...... کسی بھی قرآنی واقعے یا آیات سے ماخوذ سبق کو بطورِ درس کتاب میں شامل کرنے سے قبل مستند تفاسیر کی روشنی میں اس کی ثقاہت (authenticity) کا خیال رکھا گیا ہے تاکہ ابتدا ہی سے طلبہ تک درست بات پہنچے اور ان کے ذہن میں پختہ ہو جائے۔
- ...... طلبہ کی آسانی کے لیے آیات میں موجود مضامین کو "ذہن نشین کیجیے" کے عنوان سے دیا گیا ہے تاکہ طلبہ میں قرآنِ کریم سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو۔
- ...... سبق، ترجمہ اور سورت کے مضامین پڑھنے کے بعد طلبہ کی ذہنی صلاحیت جانچنے (Examine) کے لیے "ذہنی مشق" کے تحت اس طرح کی مشقیں دی گئی ہیں: (1) سوالات کے جوابات دیجئے (2) قرآنی الفاظ سے جملے بنائیے (3) خالی جگہ پر کیجیے (4) لفظ درست کیجیے (5) درست نشانات لگائیے (6) قرآنی الفاظ معنی کے ساتھ یاد کیجیے وغیرہ۔ ان مشقوں کو حل کرنے کے بعد طالبِ علم اپنے علم میں ترقی محسوس کرے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ
- ...... علم کا تقاضا ہے کہ انسان اپنے اندر خوبیوں کو بڑھائے اور خامیوں کو دور کرے۔ اسی بات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے "اپنا جائزہ لیجیے" کے عنوان سے مشق میں چند سوالات دیئے گئے ہیں تاکہ طالبِ علم سبق کی روشنی میں خود احتسابی (Self- accountability) کرتے

ہوئے اپنے اخلاق و کردار کا جائزہ لے سکے۔

۞...... مشق میں "کرنے کے کام" کے عنوان سے ایسی غیر نصابی سرگرمیاں بھی دی گئیں ہیں جو طلبہ کو اپنے اسباق تر و تازہ رکھنے میں نہایت معاون ثابت ہوں گی۔

۞...... طلبہ قوم کی "قوت" ہوتے ہیں، یہ قوت درسگاہوں میں پھلتی پھولتی ہے اور اسے قوت بنانے میں سب سے اہم کردار اساتذہ کا ہوتا ہے، اسی بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسباق کی تیاری کے لیے "ہدایات برائے اساتذہ کرام" کے نام سے ہر حصے کی ایک گائیڈ بک (Guide Book) بھی تیار کی گئی ہے۔

آئیے! قرآن سمجھتے ہیں (حصہ 3)

اس حصے میں ان اہم باتوں کو شامل کیا گیا ہے:

۞......اعمال کے فائدہ مند ہونے کے لیے عقیدے کا درست ہونا ضروری ہے، طلبہ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں وغیرہ۔ اسی لیے طلبہ کی ذہنی نشوونما کے لیے عقائد کی بنیادی معلومات پر مشتمل چار اسباق شامل کیے گئے ہیں: (1) اللہ پاک کی صفات (2) آسمانی کتابیں (3) ختم نبوت (4) جنات

۞......انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام انسانوں میں سب سے کامل ہستیاں ہیں۔ ان کی زندگیاں تمام انسانیت کے لیے مکمل ضابطۂ حیات (Complete Code of Life) ہیں۔ ان کی سیرت اپنانے کیلئے درجِ ذیل انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی حیاتِ مبارکہ کا احاطہ کیا گیا ہے:

(1) حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام (2) حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام (3) حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام (4) حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام

۞...... قرآنِ کریم میں کئی نصیحت آموز واقعات ہیں، چند واقعات کو اسباق کی صورت میں پیش کیا گیا ہے نیز ان سے حاصل ہونے والے درس کو بھی شامل کیا گیا ہے: (1) تابوت سکینہ (2) من و سلویٰ (3) قوم سبا کا سیلاب (4) تعمیر خانۂ کعبہ

۞...... قرآن کریم کی جامعیت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اس میں ہدایت کا ہر عنوان موجود ہے، طلبہ کی ذہنی صلاحیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان اخلاقیات اور بنیادی اعمال کو اسباق کی صورت میں شامل کیا گیا ہے:

(1) آیئے! قرآن سے باتیں کریں (2) دھوکا مت دیجئے (3) مومنین کی صفات

(4) غیبت (5) میٹھا پھل (6) اے ایمان والو!

۞...... 23 مکمل سورتیں بھی اس حصے میں شامل ہیں:

(1) سُوْرَۃُ النَّبَا (2) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت (3) سُوْرَۃُ عَبَس (4) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر (5) سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار

(6) سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن (7) سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق (8) سُوْرَۃُ الْبُرُوْج (9) سُوْرَۃُ الطَّارِق (10) سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی

(11) سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃ (12) سُوْرَۃُ الْفَجْر (13) سُوْرَۃُ الْبَلَد (14) سُوْرَۃُ الشَّمْس (15) سُوْرَۃُ الَّیْل

(16) سُوْرَۃُ الضُّحٰی (17) سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَح (18) سُوْرَۃُ الْعَلَق (19) سورۃُ الْقَدْر (20) سورۃُ الْفِیْل

(21) سورۃُ الْمَاعُوْن (22) سورۃُ الْکٰفِرُوْن (23) سورۃُ النَّصْر

اللہ پاک کی صفات

ہمارا خدا:

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی چیزیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں اور کبھی نہ کبھی یہ فنا ہو جائیں گی۔ یہ دنیا ہمیشہ سے نہیں ہے بلکہ کسی نہ کسی وقت پیدا ہوئی ہے۔ ضرور اِن سب چیزوں کا کوئی پیدا اور ناپید کرنے والا ہے اور اس کا نام پاک "اللہ" ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا۔ وہی تمام جہان کا بنانے والا ہے۔ آسمان، زمین، چاند، تارے، آدمی، جانور اور جتنی چیزیں ہیں سب کو اُسی ایک "اللہ" نے پیدا کیا۔ وہی پالتا ہے، سب اُسی کے محتاج ہیں۔ کوئی ذرّہ اس کے حکم کے بغیر ہِل نہیں سکتا۔ روزی دینا، زندہ کرنا، مارنا اُس کے اختیار میں ہے۔ وہ سب کا مالک ہے جو چاہے کرے۔ وہ ہر کمال وخوبی کا جامع اور ہر عیب وبرائی سے پاک ہے۔ وہ ظاہر اور چھپی چیز کو جانتا ہے، کوئی چیز اُس کے علم سے باہر نہیں۔ جیسے اس کی ذات ہمیشہ سے ہے اس کی تمام صفات بھی ہمیشہ سے ہیں۔ جہان کی ہر چیز اسی کی پیدا کی ہوئی ہے۔ وہ نہ تھکتا ہے اور نہ ہی اکتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ، کیونکہ یہ چیزیں عیب ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیب سے پاک ہے۔

ہم سب اس کے بندے ہیں وہ ہم پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ مہربان، رحم فرمانے والا، گناہ بخشنے والا، توبہ قبول فرمانے والا ہے۔ اس کی پکڑ نہایت سخت ہے۔ عزّت، ذِلّت اس کے اختیار میں ہے۔ جسے چاہے عزّت دے، جسے چاہے ذلیل کرے، جسے چاہے امیر کرے جسے چاہے فقیر کرے۔ جو کچھ کرتا ہے حکمت ہے، انصاف ہے، ہر گز ہر گز کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ مسلمانوں کو جنّت عطا فرمائے گا۔ کافروں پر دوزخ میں عذاب کرے گا۔ بندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے اس کا ہر کام حکمت سے بھرپور ہے۔ اس کی نعمتیں، اس کے احسان بے انتہا ہیں وہی اِس کا مستحق ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ حیّ، قدیر، سمیع، بصیر، متکلّم، علیم ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ ہی بیٹا، نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ ہی رشتہ دار۔

یہاں اللہ تعالیٰ کی کچھ صفات بیان کی جاتی ہیں:

(1)﴿ اَحَد ﴾ یعنی ایک، اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں۔

(2)﴿ صَمَد ﴾ یعنی بے نیاز، اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں، تمام جہان اس کا محتاج ہے۔

(3)﴿ حَیّ ﴾ یعنی زندہ، اس کا مطلب ہے کہ اللہ پاک خود زندہ ہے کسی نے اُسے زندگی نہیں دی بلکہ سب کو اُس نے زندگی دی اور سب کی زندگی اُسی کے قبضے میں ہے۔

(4)﴿ سَمِیع ﴾ یعنی سننے والا، اللہ کریم ہر ہلکی سے ہلکی آواز سنتا ہے لیکن وہ سننے کے لیے کان کا محتاج نہیں کیونکہ وہ جسم سے پاک ہے۔

(5)﴿ بَصِیر ﴾ یعنی دیکھنے والا، اللہ پاک ایسی باریک سے باریک چیز کو بھی دیکھتا ہے جسے خوردبین سے بھی نہیں دیکھا جاسکتا لیکن اس کا دیکھنا آنکھ کے ذریعے نہیں کیونکہ وہ جسم سے پاک ہے۔

(6)﴿ رَزَّاق ﴾ یعنی روزی دینے والا، تمام مخلوق کو حقیقۃً روزی دینے والا اللہ تعالیٰ ہے، ملائکہ وغیرہ وسائل واسباب ہیں۔

(7)﴿ مُحِیط ﴾ یعنی گھیرنا، احاطہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت تمام جہان کو گھیرے ہوئے ہے۔

(8)﴿ غَفَّار ﴾ یعنی چھپانا، معاف کرنا۔ اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

(9)﴿ تَوَّاب ﴾ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

(10)﴿ مُعِزّ ﴾ یعنی عزت دینے والا۔ اللہ تعالیٰ ہی عزت دینے والا ہے، جسے چاہے عزت دے۔

(11)﴿ مُذِلّ ﴾ یعنی ذلت دینے والا۔ اللہ تعالیٰ ہی ذلت دینے والا ہے، جسے چاہے ذلت دے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ				
اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ
میں پناہ مانگتا ہوں	اللہ کی	سے	شیطان	مردود، راندا ہوا
اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان مردود سے۔				

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

پارہ 30، اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ③								
قُلْ	هُوَ	اللّٰهُ	اَحَدٌ ①	اَللّٰهُ	الصَّمَدُ ②	لَمْ يَلِدْ	وَ	لَمْ يُوْلَدْ ③
تم کہو	وہ	اللہ	ایک (ہے)	اللہ	بے نیاز (ہے)	نہ اس نے (کسی کو) جنم دیا	اور	نہ وہ کسی سے پیدا ہوا
تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے ○ اللہ بے نیاز ہے ○ نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ○								

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ ④				
وَ	لَمْ يَكُنْ	لَّهٗ	كُفُوًا	اَحَدٌ ④
اور	نہیں ہے	اس کے	برابر	کوئی
اور کوئی اس کے برابر نہیں ○				

پارہ 3، البقرۃ:255

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌؕ

اَللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	اَلْحَیُّ	الْقَیُّوْمُ	لَا تَاْخُذُهٗ	سِنَةٌ	وَّ	لَا	نَوْمٌ
اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	ہمیشہ زندہ	دوسروں کو قائم رکھنے والا	نہیں آتی اسے	اونگھ، غنودگی	اور	نہ	نیند

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ خود زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند،

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ

لَهٗ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	مَنْ	ذَا	الَّذِیْ
اس کے لئے، اس کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	کون	وہ	جو

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو

یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ

یَشْفَعُ	عِنْدَهٗۤ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ	یَعْلَمُ	مَا	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ
شفاعت کرے، سفارش کرے	اس کے پاس، ہاں	مگر	اس کی اجازت سے	وہ جانتا ہے	جو	ان کے آگے

اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے

وَ مَا خَلْفَهُمْۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَۚ

وَ	مَا	خَلْفَهُمْ	وَ	لَا یُحِیْطُوْنَ	بِشَیْءٍ	مِّنْ	عِلْمِهٖۤ	اِلَّا	بِمَا	شَآءَ
اور	جو	ان کے پیچھے	اور	وہ نہیں گھیر سکتے (نہیں جان سکتے)	کسی چیز کو	سے	اس کے علم	مگر	ساتھ جو (جتنا)	وہ چاہے

اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ اس کے علم میں سے اتنا ہی حاصل کر سکتے ہیں جتنا وہ چاہے،

وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَۚ وَ لَا یَـٴُـوْدُهٗ حِفْظُهُمَاۚ

وَسِعَ	كُرْسِیُّهُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	لَا یَـٴُـوْدُهٗ	حِفْظُهُمَا
وسعت میں لیا، سمالیا	اس کی کرسی (نے)	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	تھکاتی نہیں، بھاری نہیں اسے	ان دونوں کی حفاظت

اس کی کرسی آسمان اور زمین کو اپنی وسعت میں لئے ہوئے ہے اور ان کی حفاظت اسے تھکا نہیں سکتی

وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (۲۵۵)

وَ	هُوَ	الْعَلِیُّ	الْعَظِیْمُ (۲۵۵)
اور	وہ	بہت بلند، عالی شان	بڑی عظمت والا

اور وہی بلند شان والا، عظمت والا ہے ○

پارہ 24، المؤمن:62

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ٘ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (۶۲)

ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ	خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ (۶۲)
یہ (ہے)	اللہ	تمہارا رب	ہر چیز کا بنانے والا	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم اوندھے جاتے ہو

وہی اللہ ہے تمہارا رب، ہر شے کا خالق، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو کہاں اوندھے جاتے ہو ○

پارہ 1، البقرۃ: 20

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ

فِيْهِ	مَّشَوْا	لَهُمْ	اَضَآءَ	كُلَّمَآ	اَبْصَارَهُمْ	يَخْطَفُ	الْبَرْقُ	يَكَادُ
اس میں	چلنے لگے	ان کے لئے	روشنی ہوئی	جب کبھی	ان کی نگاہیں	اچک کرلے جائے	بجلی	قریب ہے

بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک کرلے جائے گی۔ (حالت یہ کہ) جب کچھ روشنی ہوئی تو اس میں چلنے لگے

وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ

بِسَمْعِهِمْ	لَذَهَبَ	اللّٰهُ	شَآءَ	لَوْ	وَ	قَامُوْا	عَلَيْهِمْ	اَظْلَمَ	اِذَآ	وَ
ان کے کان	ضرور لے جاتا، سلب کرلیتا	اللہ	چاہتا	اگر	اور	کھڑے ہوگئے	ان پر	اندھیرا ہوا	جب	اور

اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا تو کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے کان

وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾

قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	اللّٰهَ	اِنَّ	اَبْصَارِهِمْ	وَ
قادر (ہے)	ہر چیز پر	اللہ	بیشک	ان کی آنکھیں	اور

اور آنکھیں سلب کرلیتا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ۝

پارہ 24، المؤمن: 20

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ

بِشَيْءٍ	لَا يَقْضُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	يَدْعُوْنَ	الَّذِيْنَ	وَ	بِالْحَقِّ	يَقْضِيْ	اللّٰهُ	وَ
کسی چیز کا	وہ فیصلہ نہیں کرتے	اس کے سوا (جس کی)	عبادت کرتے ہیں	وہ لوگ جو	اور	حق کے ساتھ	فیصلہ فرماتا ہے	اللہ	اور

اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے، اور اس کے سوا جن کو وہ پوجتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرتے

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾

الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾	السَّمِيْعُ	هُوَ	اللّٰهَ	اِنَّ
دیکھنے والا (ہے)	سننے والا	وہی	اللہ	بیشک

بیشک اللہ ہی سننے والا، دیکھنے والا ہے ۝

پارہ 27، الذّٰریٰت: 58

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾

الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾	ذُو الْقُوَّةِ	الرَّزَّاقُ	هُوَ	اللّٰهَ	اِنَّ
قدرت والا (ہے)	قوت والا	بڑا رزق دینے والا	وہی	اللہ	بیشک

بے شک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا، قوت والا، قدرت والا ہے ۝

پارہ5، النّسآء: 126

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا۠﴿۱۲۶﴾											
وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	مُّحِیْطًا﴿۱۲۶﴾
اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	ہے	اللہ	ہر چیز کو	گھیرے ہوئے
اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے ○											

پارہ1، الفاتحہ: 1

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ﴿۱﴾			
اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ	الْعٰلَمِیْنَ﴿۱﴾
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	پالنے والا	سارے جہان (والوں کا)
سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے ○			

پارہ24، المؤمن: 3

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِۙ ذِی الطَّوْلِؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَؕ									
غَافِرِ الذَّنْۢبِ	وَ	قَابِلِ التَّوْبِ	شَدِیْدِ الْعِقَابِ	ذِی الطَّوْلِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	
گناہ بخشنے والا	اور	توبہ قبول کرنے والا	سخت عذاب دینے والا	بڑے انعام والا (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	
گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا، بڑے انعام والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں									

اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ﴿۳﴾	
اِلَیْهِ	الْمَصِیْرُ﴿۳﴾
اسی کی طرف	پھرنا (ہے)
اسی کی طرف پھرنا ہے ○	

پارہ3، اٰل عمران: 26

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ									
قُلِ	اللّٰهُمَّ	مٰلِكَ الْمُلْكِ	تُؤْتِی	الْمُلْكَ	مَنْ	تَشَآءُ	وَ	تَنْزِعُ	الْمُلْكَ
تم کہو	اے اللہ	ملکوں، سلطنتوں کے مالک	تو دیتا ہے	ملک، سلطنت	جسے	چاہے	اور	تو چھین لیتا ہے	ملک، سلطنت
یوں عرض کرو، اے اللہ! ملک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے									

مِمَّنْ تَشَآءُ٘ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُؕ									
مِمَّنْ	تَشَآءُ	وَ	تُعِزُّ	مَنْ	تَشَآءُ	وَ	تُذِلُّ	مَنْ	تَشَآءُ
جس سے	تو چاہے	اور	عزت دیتا ہے	جسے	تو چاہے	اور	ذلت دیتا ہے، ذلیل کرتا ہے	جسے	تو چاہے
چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے،									

بِیَدِکَ الْخَیْرُؕ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾

بِیَدِکَ	الْخَیْرُ	اِنَّکَ	عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾
تیرے ہاتھ میں	ساری بھلائی (ہے)	بیشک تو	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)

تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بیشک تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○

پارہ 28، الحشر: 22 تا 24

ھُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِۚ ھُوَ الرَّحْمٰنُ

ھُوَ	اللّٰهُ	الَّذِیْ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	ھُوَ	عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ	ھُوَ	الرَّحْمٰنُ
وہی	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا (ہے)	وہی	نہایت مہربان

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، وہی نہایت مہربان،

الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ ھُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ

الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾	ھُوَ	اللّٰهُ	الَّذِیْ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	ھُوَ	اَلْمَلِكُ	الْقُدُّوْسُ	السَّلٰمُ	الْمُؤْمِنُ
بہت رحمت والا (ہے)	وہی	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	بادشاہ	نہایت پاک	سلامتی دینے والا	امن بخشنے والا

رحمت والا ہے ○ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا، امن بخشنے والا،

الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾

الْمُهَیْمِنُ	الْعَزِیْزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾
حفاظت فرمانے والا	بہت عزت والا	بے حد عظمت والا	اپنی بڑائی بیان کرنے والا (ہے)	اللہ پاک ہے	(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں

حفاظت فرمانے والا، بہت عزت والا، بے حد عظمت والا، اپنی بڑائی بیان فرمانے والا ہے، اللہ ان مشرکوں کے شرک سے پاک ہے ○

ھُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ یُسَبِّحُ لَهٗ

ھُوَ	اللّٰهُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ	الْمُصَوِّرُ	لَهُ	الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	یُسَبِّحُ	لَهٗ
وہی (ہے)	اللہ	بنانے والا	پیدا کرنے والا	(ہر ایک کو) صورت دینے والا	اسی کے (ہیں)	اچھے نام	پاکی بیان کرتا ہے	اس کی

وہی اللہ بنانے والا، پیدا کرنے والا، ہر ایک کو صورت دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ وَ ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾

مَا	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	ھُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾
جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	وہی	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)

موجود ہر چیز اسی کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے وہ کسی کا محتاج نہیں تمام جہان اُس کا محتاج ہے۔

﴿2﴾... جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی شریک نہیں اسی طرح اس کی صفات میں بھی کوئی شریک نہیں۔

﴿3﴾... اللہ تعالیٰ کو نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ نہ وہ تھکتا ہے نہ اکتاتا ہے کیونکہ یہ سب عیب ہیں اور وہ عیب سے پاک ہے۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ کی صفات اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں یعنی کسی کی پیدا کردہ نہیں بلکہ ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

﴿5﴾... اللہ تعالیٰ دیکھنے اور سننے کے لیے آنکھ اور کان کا محتاج نہیں کیونکہ وہ جسم سے پاک ہے۔

﴿6﴾... بندے کا زندہ ہونا اللہ تعالیٰ کے کرنے سے ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا حی (زندہ) ہونا خود سے ہے اُسے کسی نے زندہ نہیں کیا۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال1: کیا دنیا ہمیشہ رہے گی؟

جواب: ____________________

____

سوال2: اللہ پاک کی صفت صمد کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال3: اللہ کریم کے حیّ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال4: اللہ پاک سمیع اور بصیر ہے تو اس کا سننا اور دیکھنا کس طرح ہے اس کی وضاحت کیجیے۔

جواب: ____________________

آیات کے ترجمے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... وہی اللہ ہے تمہارا رب، ہر شے کا ________ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

﴿2﴾... اللہ تعالیٰ کی قدرت ہر شے کو ________ ہے۔

﴿3﴾... اُسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ ________ ۔

﴿4﴾... سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہاں والوں کا ________ ہے۔

﴿5﴾... تو جسے چاہتا ہے ________ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ________ دیتا ہے۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو آپس میں ملا کر جملے مکمل کیجیے:

اللہ تعالیٰ کی صفات	اللہ تعالیٰ کے کرنے سے زندہ ہے۔
بندے کی صفات	یعنی خود سے زندہ ہے۔
اللہ تعالیٰ حی ہے	چیز کو دیکھتا ہے۔
انسان زندہ ہے مگر	آواز کو سنتا ہے۔
اللہ تعالیٰ ہلکی سی ہلکی	حادث ہیں۔
اللہ تعالیٰ باریک سے باریک	قدیم ہیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

﴿2﴾... اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق پانچ آیتیں اور ان کا ترجمہ یاد کرکے ٹیچر کو سنائیے۔

دستخط ٹیچر: ________ دستخط سرپرست: ________

اللہ کریم کی شان غفاری

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بندہ جب کوئی گناہ کرلیتا ہے، پھر کہتا ہے: مولیٰ! میں نے گناہ کرلیا مجھے بخش دے، تو ربِّ کریم فرماتا ہے: یقیناً میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی ربّ ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اس پر پکڑتا بھی ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر جب تک ربّ چاہے بندہ گناہ سے بچا رہتا ہے، پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: یاربّ! میں نے گناہ کرلیا مجھے بخش دے، تو ربِّ کریم فرماتا ہے: یقیناً میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی ربّ ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اس پر پکڑتا بھی ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر بندہ ٹھہرا رہتا ہے جتنا ربّ چاہے، پھر گناہ کر بیٹھتا ہے اور عرض کرتا ہے: یاربّ! مجھ سے گناہ سرزد ہوگیا ہے، مجھے بخش دے، تو ربّ فرماتا ہے: یقیناً میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی ربّ ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اس پر پکڑتا بھی ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا جو چاہے کرے۔ (بخاری، کتاب التوحید، 4/575، حدیث: 7507)

سُوْرَةُ النَّبَا

تعارف و مضامین:

عربی میں خبر کو "نَبا" کہتے ہیں اور اس سورت کی دوسری آیت میں یہ لفظ موجود ہے جس کی وجہ سے اسے "سورۂ نبا" کہتے ہیں۔ نیز اس سورت کو تَسَاؤُل اور عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ بھی کہتے ہیں اور یہ دونوں نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کو مختلف دلائل سے ثابت کیا گیا ہے، اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں قیامت کے بارے میں مشرکین کی باہمی گفتگو کا ذکر کیا گیا ہے اور پھر قیامت قائم ہونے کی خبر دے کر اس کے واقع ہونے پر دلائل بیان کیے گئے ہیں۔ (2) اللہ تعالیٰ کی قدرت کے چند آثار بتا کر انسان کو اس کی موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کے دلائل کا بیان ہے۔ (3) دوبارہ زندہ کیے جانے اور مخلوق کے درمیان فیصلہ کیے جانے کا وقت بتایا گیا۔ (4) اس سورت کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ جہنم کافروں کے انتظار میں ہے اور اس کے بعد کافروں کے عذاب اور نیک مسلمانوں کے ثواب کی مختلف اقسام بیان کی گئیں ہیں۔

اہلِ جہنم پر سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دِہ آیت:

حضرت حسن بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو برزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اہلِ جہنم کے لیے سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دِہ آیت کون سی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا۔ [1]

حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اہلِ جہنم کے لیے اس آیت "فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا" سے زیادہ سخت کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے مزید عذاب میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔ [2]

ابتدائی آیات کا شانِ نزول:

جب رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ شریف کے کافروں کو توحید کی دعوت دی، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کا بتایا اور قرآنِ کریم کی تلاوت سنائی تو انہوں نے آپس میں گفتگو کرنا شروع کر دی، ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کیسا دِین لائے ہیں؟ چونکہ مشرکینِ مکہ قیامت آنے کا انکار کرتے تھے اس لئے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مذاق اور طنز کے طور پر قیامت کے بارے میں سوالات کیا کرتے۔ یہ سورت اُن کافروں کے رَد، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تائید اور قیامت کے آنے کے دلائل بیان کرنے کے لیے نازل ہوئی۔ [3]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، النبا

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾

عَمَّ	يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾	عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾	الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ	مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾
کس چیز کے بارے میں	لوگ آپس میں سوال کر رہے ہیں	بڑی خبر سے متعلق	جس میں وہ	اختلاف کرتے (ہیں)

لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں؟○ بڑی خبر کے متعلق○ جس میں انہیں اختلاف ہے○

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾

كَلَّا	سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾	ثُمَّ	كَلَّا	سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾	اَلَمْ نَجْعَلِ	الْاَرْضَ	مِهٰدًا ﴿۶﴾
خبر دار	عنقریب وہ جان جائیں گے	پھر	خبر دار	عنقریب وہ جان جائیں گے	کیا ہم نے نہ بنایا	زمین (کو)	بچھونا

خبر دار! وہ جلد جان جائیں گے○ پھر خبر دار! وہ جلد جان جائیں گے○ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟○

وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۸﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾

وَّ	الْجِبَالَ	اَوْتَادًا ﴿۷﴾	وَّ	خَلَقْنٰكُمْ	اَزْوَاجًا ﴿۸﴾	وَّ	جَعَلْنَا	نَوْمَكُمْ	سُبَاتًا ﴿۹﴾
اور	پہاڑوں (کو)	میخیں	اور	ہم نے پیدا کیا تمہیں	جوڑے	اور	بنایا	تمہاری نیند (کو)	سکون وراحت

اور پہاڑوں کو میخیں○ اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا○ اور تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا○

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿۱۰﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ

وَّ	جَعَلْنَا	الَّيْلَ	لِبَاسًا ﴿۱۰﴾	وَّ	جَعَلْنَا	النَّهَارَ	مَعَاشًا ﴿۱۱﴾	وَّ	بَنَيْنَا	فَوْقَكُمْ
اور	ہم نے بنایا	رات (کو)	چھپا دینے والی	اور	بنایا	دن (کو)	روزی کمانے کا وقت	اور	ہم نے بنائے	تمہارے اوپر

اور رات کو ڈھانپ دینے والی بنایا○ اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا○ اور تمہارے اوپر

سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۲﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾

سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۲﴾	وَّ	جَعَلْنَا	سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾	وَّ	اَنْزَلْنَا	مِنَ الْمُعْصِرٰتِ	مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾
سات مضبوط (آسمان)	اور	بنایا	ایک نہایت چمکتا چراغ (یعنی سورج)	اور	ہم نے اتارا	نچوڑنے والیوں (یعنی بدلیوں) سے	زوردار پانی

سات مضبوط آسمان بنائے○ اور ایک نہایت چمکتا چراغ (سورج) بنایا○ اور بدلیوں سے زوردار پانی اتارا○

لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾

لِّنُخْرِجَ	بِهٖ	حَبًّا	وَّ	نَبَاتًا ﴿۱۵﴾	وَّ	جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾	اِنَّ	يَوْمَ الْفَصْلِ	كَانَ	مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾
تاکہ ہم نکالیں	اس کے ذریعے	اناج	اور	سبزہ	اور	گھنے باغات	بیشک	فیصلے کا دن	ہے	ایک مقرر وقت

تاکہ اس کے ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں○ اور گھنے باغات○ بیشک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے○

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ﴿۱۸﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ﴿۱۹﴾

يَّوْمَ	يُنْفَخُ	فِي الصُّوْرِ	فَتَاْتُوْنَ	اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾	وَّ	فُتِحَتِ	السَّمَآءُ	فَكَانَتْ	اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾
(جس) دن	پھونک ماری جائے گی	صور میں	تو تم چلے آؤ گے	فوج در فوج	اور	کھول دیا جائے گا	آسمان	تو وہ ہو جائے گا	دروازے

جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی تو تم فوج در فوج چلے آؤ گے ○ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے بن جائے گا ○

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ؕ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ﴿۲۱﴾

وَّ	سُيِّرَتِ	الْجِبَالُ	فَكَانَتْ	سَرَابًا ﴿۲۰﴾	اِنَّ	جَهَنَّمَ	كَانَتْ	مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾
اور	چلائے جائیں گے	پہاڑ	تو وہ ہو جائیں گے	دور سے پانی کا دھوکا دینے والی باریک چمکتی ریت (کی طرح)	بیشک	جہنم	ہے	تاک (میں)

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے باریک چمکتی ہوئی ریت جو دور سے پانی کا دھوکہ دیتی ہے ○ بیشک جہنم تاک میں ہے ○

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَاۤ اَحْقَابًا ۚ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ﴿۲۴﴾

لِّلطّٰغِيْنَ	مَاٰبًا ﴿۲۲﴾	لّٰبِثِيْنَ	فِيْهَاۤ	اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾	لَا يَذُوْقُوْنَ	فِيْهَا	بَرْدًا	وَّ	لَا	شَرَابًا ﴿۲۴﴾
سرکشوں کے لئے	ٹھکانہ (ہے)	رہنے والے (ہوں گے)	اس میں	مدتوں	وہ نہیں چکھیں گے	اس میں	ٹھنڈک	اور	نہ	کوئی پینے کی چیز

سرکشوں کے لئے ٹھکانا ہے ○ اس میں مدتوں رہیں گے ○ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھیں گے اور نہ کچھ پینے کو ○

اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ؕ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ﴿۲۷﴾

اِلَّا	حَمِيْمًا	وَّ	غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾	جَزَآءً	وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾	اِنَّهُمْ	كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ	حِسَابًا ﴿۲۷﴾
مگر	کھولتا پانی	اور	دوزخیوں کی پیپ	بدلہ (ہوگا)	(ان کے عمل کے) مطابق	بیشک وہ	امید (یا) خوف نہیں رکھتے تھے	حساب ہونے (کا)

مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کی پیپ ○ برابر بدلہ ہوگا ○ بیشک وہ حساب کا خوف نہ رکھتے تھے ○

وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ؕ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا

وَّ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	كِذَّابًا ﴿۲۸﴾	وَ	كُلَّ شَيْءٍ	اَحْصَيْنٰهُ	كِتٰبًا ﴿۲۹﴾	فَذُوْقُوْا
اور	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	بہت جھٹلانا	اور	ہر چیز	ہم نے شمار کر رکھا ہے اسے	لکھ (کر)	تو تم چکھو

اور انہوں نے ہماری آیتوں کو بہت زیادہ جھٹلایا ○ اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے ○ تو اب چکھو

فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ﴿۳۲﴾

فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ	اِلَّا	عَذَابًا ﴿۳۰﴾	اِنَّ	لِلْمُتَّقِيْنَ	مَفَازًا ﴿۳۱﴾	حَدَآئِقَ	وَ	اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾
پس ہم زیادہ نہیں کریں گے تمہیں	مگر	عذاب (میں)	بیشک	ڈرنے والوں کے لئے	کامیابی کی جگہ (ہے)	باغات	اور	انگور (ہیں)

تو ہم تمہارے عذاب ہی کو بڑھائیں گے ○ بیشک ڈر والوں کے لئے کامیابی کی جگہ ہے ○ باغات اور انگور ہیں ○

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ؕ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا

وَّ	كَوَاعِبَ	اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾	وَّ	كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾	لَا يَسْمَعُوْنَ	فِيْهَا	لَغْوًا
اور	اٹھتے جوبن والیاں	ایک عمر (کی بیویاں ہیں)	اور	چھلکتا جام (ہے)	وہ نہیں سنیں گے	اس (جنت) میں	کوئی بیہودہ بات

اور اٹھتے جوبن والیاں جو ایک عمر کی ہیں ○ اور چھلکتا جام ہے ○ وہ جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے

وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَّ	لَا	كِذّٰبًا﴿۳۵﴾	جَزَآءً	مِّنْ رَّبِّكَ	عَطَآءً حِسَابًا﴿۳۶﴾	رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور	نہ	ایک دوسرے کو جھٹلانا	(یہ) بدلہ (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	نہایت کافی عطا	آسمانوں اور زمین کا رب

اور نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا○ (یہ) بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا○ وہ جو آسمانوں اور زمین

وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾

وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	الرَّحْمٰنِ	لَا يَمْلِكُوْنَ	مِنْهُ	خِطَابًا﴿۳۷﴾
اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	نہایت رحم فرمانے والا (ہے)	لوگ اختیار نہ رکھیں گے	اس سے	بات کرنے (کا)

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، نہایت رحم فرمانے والا ہے، لوگ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے○

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۛۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

يَوْمَ	يَقُوْمُ	الرُّوْحُ	وَ	الْمَلٰٓئِكَةُ	صَفًّا	لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ	اِلَّا	مَنْ اَذِنَ لَهُ	الرَّحْمٰنُ
(جس) دن	کھڑا ہوگا	جبریل	اور	فرشتے	صف بنائے ہوئے	لوگ کلام نہ کرسکیں گے	مگر	(وہی) جس کو اجازت دی	رحمٰن (نے)

جس دن جبریل اور سب فرشتے صفیں بنائے کھڑے ہوں گے۔ کوئی نہ بول سکے گا مگر وہی جسے رحمٰن نے اجازت دی ہو

وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

وَ	قَالَ	صَوَابًا﴿۳۸﴾	ذٰلِكَ	الْيَوْمُ الْحَقُّ	فَمَنْ	شَآءَ	اتَّخَذَ	اِلٰى رَبِّهٖ	مَاٰبًا﴿۳۹﴾
اور	اس نے کہی	ٹھیک بات	وہ	سچا دن (ہے)	تو جو	چاہے	بنالے	اپنے رب کی طرف	راستہ

اور اُس نے ٹھیک بات کہی ہو○ وہ سچا دن ہے، اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے○

اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ

اِنَّاۤ	اَنْذَرْنٰكُمْ	عَذَابًا قَرِيْبًا	يَّوْمَ	يَنْظُرُ	الْمَرْءُ	مَا	قَدَّمَتْ	يَدٰهُ
بیشک	ہم ڈرا چکے تمہیں	نزدیک آنے والے عذاب (سے)	(جس) دن	دیکھے گا	آدمی	جو کچھ	آگے بھیجا	اس کے ہاتھوں (نے)

بیشک ہم تمہیں ایک قریب آئے ہوئے عذاب سے ڈرا چکے جس دن آدمی وہ دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا

وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

وَ	يَقُوْلُ	الْكٰفِرُ	يٰلَيْتَنِيْ	كُنْتُ	تُرٰبًا﴿۴۰﴾
اور	کہے گا	کافر	اے کاش	میں ہوجاتا	مٹی

اور کافر کہے گا: اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہوجاتا○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... کفارِ مکہ قیامت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کا انکار کرتے تھے۔

﴿2﴾... اللہ تعالیٰ نے زمین کو قائم رکھنے کے لیے پہاڑ پیدا فرمائے۔

﴿3﴾... آسمان کے بہت سے دروازے ہیں جو قیامت کے دن کھول دیئے جائیں گے، ان سے فرشتے اُتریں گے۔

﴾4﴿... اللہ تعالیٰ نے نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا تاکہ تھکن دور ہو اور راحت و آرام حاصل ہو۔

﴾5﴿... اللہ تعالیٰ نے آسمان ایسے بنائے ہیں کہ جو وقت گزرنے سے پرانے اور بوسیدہ نہیں ہوتے۔

﴾6﴿... جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سننے میں آئے گی اور نہ ہی وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا۔

﴾7﴿... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صرف وہی کلام کر سکیں گے جنھیں کلام یا شفاعت کرنے کی اجازت ہو گی۔

﴾8﴿... قرآنِ پاک میں مختلف مقامات پر قیامت کے دن پہاڑوں کی مختلف حالتیں بیان کی گئیں ہیں۔

﴾9﴿... جو مسلمان اپنے گناہوں کی سزا پانے جہنم میں جائیں گے انہیں ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہیں رکھا جائے گا۔

﴾10﴿... کافر قیامت کے دن تمنا کرے گا کہ کاش! میں مٹی ہو جاتا تاکہ عذاب سے محفوظ رہتا۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ نبا کو "نبا" کیوں کہتے ہیں؟ نیز اس سورت کے دو اور نام بتایئے۔

جواب: ____________________

____

سوال 2: اللہ تعالیٰ نے سورۂ نبا میں اپنی قدرت کی کون کون سی نشانیاں بیان فرمائی ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: جہنم کن لوگوں کا ٹھکانا ہے اور وہ کب تک اس میں رہیں گے؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: کیا تمام اعمال لکھے جاتے ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: اہلِ جہنم کے لیے سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دِہ آیت کون سی ہے؟

جواب: ____________________

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... تمام کفار قیامت کے دن ______ کی حقیقت جان جائیں گے۔

﴿2﴾... روزِ قیامت ______ کو کھول دیا جائے گا اور اُس میں بہت سے ______ بن جائیں گے۔

﴿3﴾... جہنم کفار اور مشرکین کا ______ ہے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔

﴿4﴾... حقیقی کامیاب وہ ہے جو ______ میں کامیاب ہو جائے اور اسے ______ نصیب ہو جائے۔

﴿5﴾... اللہ تعالیٰ اپنے ______ بندوں کو ان کے نیک اعمال کے صلہ کے طور پر ______ عطا فرمائے گا۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ نبا کا مرکزی مضمون یاد کر کے اپنے دوستوں کو سنائیے۔

﴿2﴾... سورۂ نبا میں بیان کردہ نعمتوں کو ایک صفحے پر لکھیے۔

﴿3﴾... نعمتوں کے فوائد کی درست نشاندہی کیجیے۔

زمین	معاشی و معاشرتی نظام چلانے کا سبب
پہاڑ	روشنی اور گرمی والا چراغ
جوڑے	روزگار کمانے، اللہ تعالیٰ کا فضل اور روزی تلاش کرنے کا وقت
سورج	لوگوں کے رہنے اور ٹھہرنے کے لیے بچھونا
بارش	پرانی اور بوسیدہ نہ ہونے والی سات چھتیں
دن	کوفت و تھکن دور کرنے اور راحت و آرام حاصل کرنے کا ذریعہ
آسمان	زمین کو ثابت اور قائم رکھنے کے لیے میخیں
رات	انسانوں کے لیے اناج، جانوروں کے لیے سبزہ اور باغات اگانے کا ذریعہ

﴿4﴾... سورۂ نبا کی روشنی میں قیامت، اس کے دلائل، قیامت میں مسلمانوں کی جزا اور کافروں کی سزا پر ٹیچر کی رہنمائی سے مختصر نوٹ لکھیے۔

دستخط ٹیچر: ______ دستخط سرپرست: ______

حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام

حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کا اسمِ گرامی ”یونس بن مَتّٰی“ ہے۔ آپ حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ قرآنِ مجید میں آپ کا نام چار مرتبہ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ذُوالنُّون اور صاحبِ حُوت (مچھلی والے) کے لقب سے آپ کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ کو مُوصَل کے شہر نِینَوٰی کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا، حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم وہ واحد قوم ہے جس پر عذاب کے آثار ظاہر ہونے کے بعد بھی عذاب ٹل گیا حالانکہ جب بھی کسی قوم پر عذاب کے آثار ظاہر ہوئے تو اُن پر عذاب آکر ہی رہا۔[1]

قوم کو دِین کی دعوت:

نینوٰی شہر کے لوگ بتوں کی عبادت کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا انکار کرتے تھے اور شرک میں مبتلا تھے۔ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں کے پاس آئے، انہیں بُت پرستی سے منع کیا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔ اُن لوگوں نے آپ کی بات ماننے سے انکار کر دیا، آپ پر پتھراؤ کیا اور شہر سے باہر نکال دیا پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام دوسری مرتبہ اُن کے پاس آئے اور انہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور بُت پرستی چھوڑنے کی دعوت دی لیکن انہوں نے آپ کے ساتھ پھر وہی سلوک کیا، تین مرتبہ ایسا ہی ہوا، پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں تین دن بعد عذاب نازل ہونے کی خبر دی۔[2]

شہر کے لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، لہٰذا اگر وہ رات کو شہر میں رہے تو خطرے کی بات نہیں لیکن اگر وہ یہاں سے تشریف لے گئے تو پھر عذاب کا ڈر ہے، جب رات ہوئی تو حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام شہر سے باہر تشریف لے گئے۔ صبح ہوتے ہی عذاب کے آثار نظر آنے لگے، آسمان پر کالے رنگ کا خوفناک بادل آیا اور ہر طرف سے دھواں اُٹھ کر شہر پر چھا گیا، یہ منظر دیکھ کر شہر کے لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اب عذاب آنے والا ہے۔[3]

قوم کی اخلاص کے ساتھ توبہ:

شہر کے لوگوں نے اپنے نبی حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو تلاش کیا لیکن انہیں نہ پایا، اب انہیں اور زیادہ خطرہ محسوس ہوا۔ چنانچہ سب لوگ خوفِ خدا سے کانپتے ہوئے عورتوں، بچوں اور اپنے جانوروں کے ساتھ جنگل کی طرف نکل گئے، پھٹے پُرانے کپڑے پہن لیے، شوہر بیوی سے اور بچے اپنی ماں سے جُدا ہو گئے، سب نے گریہ وزاری شروع کر دی، روتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنے لگے۔ اپنے اسلام کا اظہار کیا اور عرض کرنے لگے کہ جو دِین حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام لائے ہیں ہم اس پر ایمان لاتے ہیں، سب نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور آپس میں جو حق تلفیاں ہوئی تھیں ان کی ایک دوسرے سے معافی مانگی، دوسروں کے مال واپس کیے یہاں تک کہ اگر دوسرے کا ایک پتھر کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اُکھاڑ کر وہ پتھر نکال دیا اور واپس کر دیا، جب انہوں

نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور ان کی توبہ قبول فرمائی اور عذاب دور کر دیا۔ جس دن ان لوگوں کی توبہ قبول ہوئی وہ عاشوراء (دس محرم) اور جمعہ کا دن تھا۔[4]

یونس عَلَیْہِ السَّلَام مچھلی کے پیٹ میں:

حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو عذاب کی خبر دی تھی لیکن جب عذاب نہ آیا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام وہاں سے چلے گئے کیونکہ وہاں کا دستور تھا کہ جھوٹے کو قتل کر دیا جاتا تھا، آپ نے سوچا کہ لوگ آپ کو جھوٹا سمجھیں گے کہ آپ کے کہنے کے باوجود عذاب نہیں آیا لہٰذا آپ وہاں سے نکل کر ایک کشتی میں سوار ہو گئے، کشتی چلتے چلتے سمندر کے بیچ میں رُک گئی، وہاں کے لوگوں کی عادت تھی کہ جب کوئی بھاگا ہوا غلام کشتی میں سوار ہوتا تو کشتی سمندر کے بیچ میں رُک جاتی۔ ملاحوں نے کہا کہ قرعہ اندازی سے ظاہر ہو جائے گا کہ وہ کون ہے؟ تین بار قرعہ اندازی کی گئی اور تینوں بار حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کا نام آیا۔ چنانچہ آپ کو سمندر میں ڈال دیا گیا۔ جیسے ہی آپ کو سمندر میں ڈالا گیا تو ایک بڑی مچھلی نے آپ کو نگل لیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام مچھلی کے پیٹ میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہے اور یہ آیت "لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ﳓ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" پڑھتے رہے۔[5]

مچھلی کے پیٹ سے نجات:

مچھلی کے پیٹ میں کئی دن گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس آیت کی برکت سے اس طرح نجات دی کہ مچھلی نے آپ کو ایک میدان میں اُگل دیا، مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے آپ بہت کمزور ہو چکے تھے، آپ کا بدن نومولود بچے کے بدن کی طرح نرم و نازک ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے کدو کا درخت پیدا فرمایا، عام طور پر کدو کی بیل ہوتی ہے لیکن یہ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ تھا کہ کدو کا یہ درخت دوسرے درختوں کی طرح شاخوں والا تھا اس کے بڑے بڑے پتوں کے سائے میں حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام آرام فرماتے تھے اور روزانہ ایک بکری آتی اور صبح و شام آپ کو دودھ پلاتی یہاں تک کہ آپ کے جسم میں توانائی آگئی اور کھال مضبوط ہو گئی۔ اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے موصل کے شہر نینویٰ کے ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کی طرف بھیج دیا جو ایمان لا چکے تھے۔[6]

اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صدقِ دل کے ساتھ توبہ کرنے سے بڑی بڑی مصیبتیں اور آفتیں دور ہو جاتی ہیں جیسا کہ سچی توبہ کرنے کی برکت سے حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم سے عذاب ٹل گیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی آزمائش آئے تو اس پر صبر کرنا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ تسبیح و استغفار کرنا چاہیے تاکہ اس آفت سے نجات نصیب ہو جیسے کثرت سے تسبیح کرنے کی برکت سے حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات نصیب ہوئی۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 11، یونس: 98

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَاۤ اِيْمَانُهَاۤ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ

فَلَوْلَا	كَانَتْ	قَرْيَةٌ	اٰمَنَتْ	فَنَفَعَهَاۤ	اِيْمَانُهَاۤ	اِلَّا	قَوْمَ يُوْنُسَ
تو کیوں نہیں	ہوئی	کوئی بستی (قوم)	(جو) ایمان لے آتی	تو نفع دیتا اسے	اس کا ایمان	سوائے	یونس کی قوم

تو کیوں ایسا نہ ہوا کہ کوئی قوم ایمان لے آتی تا کہ اس کا ایمان اسے نفع دیتا لیکن یونس کی قوم

لَمَّاۤ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ مَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾

لَمَّاۤ	اٰمَنُوْا	كَشَفْنَا	عَنْهُمْ	عَذَابَ الْخِزْيِ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	مَتَّعْنٰهُمْ	اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾
جب	وہ ایمان لائے	(تو) ہم نے ہٹا دیا	ان سے	رسوائی کا عذاب	دنیا کی زندگی میں	اور	ہم نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	ایک وقت تک

جب ایمان لائی تو ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ہٹا دیا اور ایک وقت تک انہیں فائدہ اٹھانے دیا○

پارہ 23، الصّٰفّٰت: 139 تا 148

وَ اِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ؕ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ۙ فَسَاهَمَ فَكَانَ

وَ	اِنَّ	يُوْنُسَ	لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾	اِذْ	اَبَقَ	اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾	فَسَاهَمَ	فَكَانَ
اور	بیشک	یونس	ضرور رسولوں میں سے (ہے)	جب	وہ نکل گیا	بھری کشتی کی طرف	تو (کشتی والے نے) قرعہ ڈالا	تو وہ (یونس) ہو گیا

اور بیشک یونس ضرور رسولوں میں سے ہے○ جب وہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا○ تو کشتی والے نے قرعہ ڈالا تو یونس

مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ۚ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَ هُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ

مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾	فَالْتَقَمَهُ	الْحُوْتُ	وَ	هُوَ	مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾	فَلَوْلَاۤ	اَنَّهٗ	كَانَ
دھکیلے جانے والوں میں سے	پھر نگل لیا اسے	مچھلی (نے)	اور	وہ	(خود کو) ملامت کرنے والا (تھا)	تو اگر نہ ہوتا	کہ وہ	ہوتا

دھکیلے جانے والوں میں سے ہو گئے○ پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہے تھے○ تو اگر وہ

مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ۙ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ۚ فَنَبَذْنٰهُ

مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾	لَلَبِثَ	فِيْ بَطْنِهٖۤ	اِلٰى يَوْمِ	يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾	فَنَبَذْنٰهُ
تسبیح کرنے والوں میں سے	(تو) ضرور رہتا	اس (مچھلی) کے پیٹ میں	(اس) دن تک	(جس دن) لوگ اٹھائے جائیں گے	پھر ہم نے ڈال دیا اسے

تسبیح کرنے والا نہ ہوتا○ تو ضرور اس دن تک اس مچھلی کے پیٹ میں رہتا جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے○ پھر ہم نے اسے

بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ۚ وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ۚ وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ

بِالْعَرَآءِ	وَ	هُوَ	سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾	وَ	اَنْۢبَتْنَا	عَلَيْهِ	شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾	وَ	اَرْسَلْنٰهُ	اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ
میدان میں	اور	وہ	بیمار (تھا)	اور	ہم نے اگا دیا	اس پر	کدو کا پیڑ	اور	ہم نے بھیجا اسے	ایک لاکھ کی طرف

میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا○ اور ہم نے اس پر کدو کا پیڑ اگا دیا○ اور ہم نے اسے ایک لاکھ

اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾				
اَوْ	يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾	فَاٰمَنُوْا	فَمَتَّعْنٰهُمْ	اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾
یا (بلکہ)	وہ (اس سے) زیادہ ہوں گے	تو وہ ایمان لے آئے	تو ہم نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	ایک وقت تک
بلکہ زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا○ تو وہ ایمان لے آئے تو ہم نے انہیں ایک وقت تک فائدہ اٹھانے دیا○				

پارہ 17، الانبیاء: 87، 88

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ										
وَ	ذَا النُّوْنِ	اِذْ	ذَّهَبَ	مُغَاضِبًا	فَظَنَّ	اَنْ	لَّنْ نَّقْدِرَ	عَلَيْهِ	فَنَادٰى	فِى الظُّلُمٰتِ
اور	ذوالنون (کو یاد کرو)	جب	وہ چل پڑا	غضبناک ہو کر	تو اس نے گمان کیا	کہ	ہم تنگی نہ کریں گے	اس پر	تو اس نے پکارا	اندھیروں میں
اور ذوالنون کو (یاد کرو) جب وہ غضبناک ہو کر چل پڑے تو اس نے گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے تو اس نے اندھیروں میں پکارا										

اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۗ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ											
اَنْ	لَّاۤ	اِلٰهَ	اِلَّاۤ	اَنْتَ	سُبْحٰنَكَ	اِنِّىْ	كُنْتُ	مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾	فَاسْتَجَبْنَا	لَهٗ
کہ	نہیں	کوئی معبود	سوائے	تیرے	پاکی ہے تجھے	بیشک میں	تھا	(اپنے ساتھ) زیادتی کرنے والوں میں سے	تو ہم نے دعا قبول کرلی	اس کی
کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک مجھ سے بے جا ہوا○ تو ہم نے اس کی پکار سن لی										

وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾						
وَ	نَجَّيْنٰهُ	مِنَ الْغَمِّ	وَ	كَذٰلِكَ	نُـْجِى	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾
اور	نجات دی اسے	غم سے	اور	ایسے ہی	ہم نجات دیتے ہیں	ایمان والوں (کو)
اور اسے غم سے نجات بخشی اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی نجات دیتے ہیں○						

پارہ 29، القلم: 48 تا 50

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾									
فَاصْبِرْ	لِحُكْمِ رَبِّكَ	وَ	لَا تَكُنْ	كَصَاحِبِ الْحُوْتِ	اِذْ	نَادٰى	وَ	هُوَ	مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾
تو تم صبر کرو	اپنے رب کے حکم پر	اور	تم نہ ہونا	مچھلی والے کی طرح	جب	اس نے پکارا	اور	وہ	بہت غمگین (تھا)
تو تم اپنے رب کے حکم تک صبر کرو اور مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اس نے اس حال میں پکارا کہ وہ بہت غمگین تھا○									

لَوْلَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾							
لَوْلَاۤ	اَنْ	تَدٰرَكَهٗ	نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	لَنُبِذَ	بِالْعَرَآءِ	وَ	هُوَ	مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾
اگر نہ ہوتا	کہ	پالیتی اسے	اس کے رب کی نعمت	(تو) ضرور وہ پھینک دیا جاتا	چٹیل میدان میں	اور	وہ	ملامت کیا ہوا (ہوتا)
اگر اس کے رب کی نعمت اسے نہ پالیتی تو وہ ضرور چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا اور وہ ملامت کیا ہوا ہوتا○								

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۵۰			
فَاجْتَبٰهُ	رَبُّهٗ	فَجَعَلَهٗ	مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۵۰
تو چن لیا اسے	اس کے رب (نے)	تو کر لیا اسے	نیک لوگوں میں سے
تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قربِ خاص کے حقداروں میں کر لیا ۝			

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... عذاب آجانے کے بعد ایمان لانا نفع مند نہیں۔

﴿2﴾... حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کی قدرت سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے۔

﴿3﴾... حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو تسبیح کی برکت سے مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔

﴿4﴾... کدو کی بیل کو درخت کی صورت میں پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے۔

﴿5﴾... مشکل وقت میں آیتِ کریمہ "لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" پڑھنے سے مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کے قرآنی القابات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کن کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کن برائیوں میں مبتلا تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم سے عذاب ٹلنے کی کیا وجہ تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: نینویٰ شہر کے لوگوں کی توبہ کس دن قبول ہوئی؟

جواب :

سوال 6: قرآن پاک کی کونسی آیت حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کے مچھلی کے پیٹ سے نجات کا سبب بنی؟

جواب :

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم ______ اور شرک میں مبتلا تھی۔

﴿2﴾... نینویٰ شہر کے لوگ ______ بولنے والے کو ______ کر دیتے تھے۔

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ مشکلات میں صبر کرتے ہوئے اللہ تعالٰی کی تسبیح بیان کرتے ہیں؟

﴿2﴾... آپ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالٰی سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں؟

﴿3﴾... آپ حق تلفی کرنے سے بچتے ہیں؟

﴿4﴾... آپ جھوٹی کہانیاں پڑھنے کے بجائے قرآن میں بیان کردہ قصوں میں دلچسپی رکھتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... قرآنی الفاظ کے معانی تحریر کیجیے:

قَرْیَۃٌ		سَقِیْمٌ	
عَذَابَ الْخِزْیِ		شَجَرَۃٌ	
اَلْفُلْكُ		یَقْطِیْنٌ	
اَلْحُوْتُ		اَلْعَرَآءِ	

﴿2﴾... حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کا مچھلی والا قصہ یاد کرکے گھر والوں کو سنایئے۔

﴿3﴾... ٹیچر کی مدد سے کدّو (لوکی) کے تین فوائد لکھیے۔

دستخط ٹیچر: ______ دستخط سرپرست: ______

سُوْرَةُ النّٰزِعٰت

تعارف و مضامین:

اُن فرشتوں کو نازعات کہتے ہیں جو انسانوں کی روحیں قبض کرتے ہیں چونکہ اِس سورت کی پہلی آیت میں اُن فرشتوں کی قسم اِرشاد فرمائی گئی ہے اِس لیے اِسے "سُوْرَةُ النّٰزِعٰت" کہتے ہیں۔ اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں توحید، نبوت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے پر کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اِس سورت کی ابتداء میں مختلف خدمات پر مقرر فرشتوں کی قسم ذِکر کر کے بتایا گیا کہ قیامت کے دِن کافروں کو ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ (2) قیامت کے دن کی ہَولناکی اور دہشت سے کافروں کی ہونے والی حالت کو بیان کیا گیا۔ (3) مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کا انکار کرنے والے کافروں کا رَد کیا گیا ہے۔ (4) عبرت اور نصیحت کے لیے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور فرعون کا واقعہ اور فرعون کا اَنجام بیان ہوا۔ (5) جس نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی اُس کا ٹھکانہ جہنم اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا، نفس کو خواہشات کی پیروی سے روکا اُس کا ٹھکانہ جنت ہے۔ (6) سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جو کافر قیامت آنے کے وقت کے بارے میں پوچھ رہے ہیں انہیں وہ وقت بتانا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری صرف اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانا ہے اور کافر جب اس قیامت کو دیکھیں گے تو اس کی ہولناکی اور دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت ہی بھول جائیں گے۔

مومن کی روح آسانی سے قبض کی جاتی ہے:

حضرت خزرج رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا تو ان سے فرمایا: میرے صحابی پر نرمی کرنا کیونکہ یہ مومن ہے۔ حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ خوش ہو جائیں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیں بے شک میں ہر مومن کے ساتھ (روح نکالنے کے معاملے میں) نرمی کرنے والا ہوں۔ (1)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، النّٰزِعٰت

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾					
وَالنّٰزِعٰتِ	غَرْقًا ﴿۱﴾	وَّالنّٰشِطٰتِ	نَشْطًا ﴿۲﴾	وَّالسّٰبِحٰتِ	سَبْحًا ﴿۳﴾
کھینچنے والوں کی قسم	سختی سے کھینچنا	اور نرمی سے بند کھولنے والوں (کی)	نرمی سے بند کھولنا	اور آسانی سے تیرنے والوں (کی)	آسانی سے تیرنا
سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم ○ اور نرمی سے بند کھولنے والوں کی ○ اور آسانی سے تیرنے والوں کی ○					

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ

فَالسّٰبِقٰتِ	سَبْقًا ﴿۴﴾	فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾	یَوْمَ	تَرْجُفُ
پھر آگے بڑھنے والوں (کی)	آگے بڑھنا	پھر کام کی تدبیر کرنے والوں (کی، اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی)	(جس) دن	تھر تھرائے گی

پھر آگے بڑھنے والوں کی ○ پھر کائنات کا نظام چلانے والوں کی (اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی) ○ جس دن تھر تھرانے والی

الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ یَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾

الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾	تَتْبَعُهَا	الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾	قُلُوْبٌ	یَّوْمَىٕذٍ	وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾	اَبْصَارُهَا	خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾
تھر تھرانے والی	پیچھے آئے گی اس کے	پیچھے آنے والی	دل	اس دن	لرز رہے (ہوں گے)	ان کی آنکھیں	جھکی ہوئی (ہوں گی)

تھر تھرائے گی ○ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ○ دل اس دن خوفزدہ ہوں گے ○ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ○

یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ؕ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ﴿۱۱﴾ قَالُوْا

یَقُوْلُوْنَ	ءَاِنَّا	لَمَرْدُوْدُوْنَ	فِی الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾	ءَاِذَا	كُنَّا	عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾	قَالُوْا
کافر کہتے ہیں	کیا بیشک ہم	ضرور لوٹائے جائیں گے	پہلی حالت میں	کیا جب	ہم ہو جائیں گے	گلی ہوئی ہڈیاں	انہوں نے کہا

کافر کہتے ہیں: کیا بیشک ہم ضرور پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے ○ کیا اس وقت جب ہم گلی ہڈیاں ہو جائیں گے ؟○ کہنے لگے:

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ؕ﴿۱۴﴾

تِلْكَ	اِذًا	كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾	فَاِنَّمَا هِیَ	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾	فَاِذَا	هُمْ	بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾
یہ (پلٹنا)	اس وقت	نقصان کا پلٹنا (ہے)	تو وہ صرف	ایک جھڑکنا (ہی ہے)	تو اسی وقت	وہ	کھلے میدان میں (ہوں گے)

جب تو یہ پلٹنا نقصان کا پلٹنا ہے ○ تو وہ (پھونک) تو ایک جھڑکنا ہی ہے ○ تو فوراً وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے ○

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ۘ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ

هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِیْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾	اِذْ	نَادٰىهُ	رَبُّهٗ	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾	اِذْهَبْ
کیا	تمہارے پاس آئی	موسیٰ کی خبر	جب	ندا فرمائی اسے	اس کے رب (نے)	پاک وادی طُوٰی میں	(فرمایا کہ) تو جا

کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ○ جب اسے اس کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ندا فرمائی ○ (فرمایا) کہ

اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۫ۖ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۸﴾

اِلٰى فِرْعَوْنَ	اِنَّهٗ	طَغٰى ﴿۱۷﴾	فَقُلْ	هَلْ	لَّكَ	اِلٰۤى	اَنْ	تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾
فرعون کی طرف	بیشک وہ	سرکش ہو چکا	پس تو کہہ (اس سے)	کیا	تجھے (رغبت ہے)	(اس بات) کی طرف	کہ	تو پاکیزہ ہو جائے

فرعون کے پاس جا، بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے ○ تو اس سے کہہ: کیا تجھے اس بات کی طرف کوئی رغبت ہے کہ تو پاکیزہ ہو جائے ؟○

وَ اَهْدِیَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰیَةَ الْكُبْرٰى ۫ۖ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ

وَ	اَهْدِیَكَ	اِلٰى رَبِّكَ	فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾	فَاَرٰىهُ	الْاٰیَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾	فَكَذَّبَ
اور	میں رہنمائی کروں تیری	تیرے رب کی طرف	تو تو ڈرے	پھر موسیٰ نے دکھائی اسے	بہت بڑی نشانی	تو اس نے جھٹلایا

اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں تو تو ڈرے ○ پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی ○ تو اس نے جھٹلایا

وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾

وَ	عَصٰى ﴿۲۱﴾	ثُمَّ	اَدْبَرَ	يَسْعٰى ﴿۲۲﴾	فَحَشَرَ	فَنَادٰى ﴿۲۳﴾
اور	نافرمانی کی	پھر	اس نے پیٹھ پھیر دی	(مقابلے کی) کوشش کرتے ہوئے	تو اس نے جمع کیا (لوگوں کو)	پھر پکارا

اور نافرمانی کی ○ پھر اس نے (مقابلے کی) کوشش کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دی ○ تو (لوگوں کو) جمع کیا پھر پکارا ○

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

فَقَالَ	اَنَا	رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾	فَاَخَذَهُ	اللّٰهُ	نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
پھر بولا	میں	تمہارا سب سے اعلیٰ رب (ہوں)	تو پکڑ لیا اسے	اللہ (نے)	دنیا اور آخرت کے عذاب (میں)	بیشک	اس میں

پھر بولا: میں تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں ○ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا ○ بیشک اس میں

لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾

لَعِبْرَةً	لِّمَنْ	يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾	ءَاَنْتُمْ	اَشَدُّ	خَلْقًا	اَمِ	السَّمَآءُ	بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾
ضرور عبرت (ہے)	(اس) کیلئے جو	ڈرتا ہے	کیا (تمہارے نزدیک) تم	زیادہ مشکل (ہو)	بنانے (میں)	یا	آسمان	اللہ نے بنایا اسے

ڈرنے والے کے لئے عبرت ہے ○ کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اسے اللہ نے بنایا ○

رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾

رَفَعَ	سَمْكَهَا	فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾	وَ	اَغْطَشَ	لَيْلَهَا	وَ	اَخْرَجَ	ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾
اونچی کی	اس کی چھت	پھر ٹھیک کیا اسے	اور	تاریک کیا	اس کی رات (کو)	اور	ظاہر کیا	اس کے دن کی روشنی (کو)

اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا ○ اور اس کی رات کو تاریک کیا اور اس کے نور کو ظاہر کیا ○

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾

وَ	الْاَرْضَ	بَعْدَ ذٰلِكَ	دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾	اَخْرَجَ	مِنْهَا	مَآءَهَا	وَ	مَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾
اور	زمین (کو)	اس کے بعد	اس نے پھیلایا اسے	نکالا	اس سے	اس کا پانی	اور	اس کا چارہ

اور اس کے بعد زمین پھیلائی ○ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ○

وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ

وَ	الْجِبَالَ	اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾	مَتَاعًا	لَّكُمْ	وَ	لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾	فَاِذَا	جَآءَتِ	الطَّآمَّةُ
اور	پہاڑوں (کو)	اس نے جما دیا انہیں	فائدے (کے لئے)	تمہارے	اور	تمہارے چوپایوں کے	پھر جب	آئے گی	عام مصیبت

اور پہاڑوں کو جمایا ○ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ○ پھر جب وہ عام سب سے بڑی

الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ

الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾	يَوْمَ	يَتَذَكَّرُ	الْاِنْسَانُ	مَا	سَعٰى ﴿۳۵﴾	وَ	بُرِّزَتِ	الْجَحِيْمُ	لِمَنْ
سب سے بڑی	(اس) دن	یاد کرے گا	آدمی	جو	اس نے کوشش کی	اور	ظاہر کر دی جائے گی	جہنم	(اس) کے لئے جو

مصیبت آئے گی ○ اس دن آدمی یاد کرے گا جو اس نے کوشش کی تھی ○ اور جہنم ہر دیکھنے والے کے لئے

يَرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِىَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾

يَرٰى ﴿٣٦﴾	فَاَمَّا	مَنْ	طَغٰى ﴿٣٧﴾	وَ	اٰثَرَ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾	فَاِنَّ	الْجَحِيْمَ	هِىَ	الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾
دیکھتا ہوگا	تو بہر حال	جس نے	سرکشی کی	اور	ترجیح دی	دنیا کی زندگی (کو)	تو بیشک	جہنم	وہی	(اس کا) ٹھکانہ (ہے)

ظاہر کر دی جائے گی ○ تو بہر حال وہ جس نے سرکشی کی ○ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ○ تو بیشک جہنم ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے ○

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾

وَ	اَمَّا	مَنْ	خَافَ	مَقَامَ رَبِّهٖ	وَ	نَهَى	النَّفْسَ	عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾
اور	بہر حال	جو	ڈرا	اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے (سے)	اور	اس نے روکا	نفس (کو)	خواہش سے

اور رہا وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا ○

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾

فَاِنَّ	الْجَنَّةَ	هِىَ	الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾	يَسْــَٔلُوْنَكَ	عَنِ السَّاعَةِ	اَيَّانَ	مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾
تو بیشک	جنت	وہی	ٹھکانہ (ہے)	وہ پوچھتے ہیں تم سے	قیامت کے بارے	کب (ہوگا)	اس کا قائم ہونا

تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے ○ تم سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے ○

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ

فِيْمَ	اَنْتَ	مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾	اِلٰى رَبِّكَ	مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾	اِنَّمَاۤ اَنْتَ	مُنْذِرُ
کس چیز میں (یعنی کیا تعلق)	تمہارا	اس کے بیان سے	تمہارے رب ہی تک	اس کی انتہا (ہے)	تم تو صرف	ڈرانے والے (ہو)

تمہارا اس کے بیان سے کیا تعلق؟ ○ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے ○ تم تو فقط اسے ڈرانے والے ہو

مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا

مَنْ	يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾	كَاَنَّهُمْ	يَوْمَ	يَرَوْنَهَا	لَمْ يَلْبَثُوْۤا	اِلَّا
(اسے) جو	ڈرتا ہے اس (قیامت) سے	گویا کہ وہ	(جس) دن	دیکھیں گے اسے	(تو سمجھیں گے کہ دنیا میں) وہ نہ ٹھہرے تھے	مگر

جو اس سے ڈرے ○ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے (تو سمجھیں گے کہ) وہ صرف

عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾

عَشِيَّةً	اَوْ	ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾
ایک شام	یا	اس کے دن چڑھے کے وقت (برابر)

ایک شام یا ایک دن چڑھے کے وقت برابر ہی ٹھہرے تھے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾ ... فرشتے کافروں کی روح سختی سے اور مومنوں کی روح نرمی سے نکالتے ہیں۔

﴿2﴾ ... اللہ تعالیٰ نے کائنات کا نظام چلانے کے لیے فرشتوں کو مقرر فرمادیا ہے۔

﴿3﴾ ... مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرنا یا مذاق اُڑانا کافروں کا کام ہے۔

﴿4﴾... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے روشن ہاتھ اور عصا کے معجزے کو بڑی نشانی کہا گیا ہے۔

﴿5﴾... جب دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو تمام مردے زندہ کر دیئے جائیں گے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت میں اللہ تعالیٰ نے کن فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: صور کتنی بار پھونکا جائے گا اور اس وقت کیا کیفیت ہو گی؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: قیامت کے دن کفار کا کیا حال ہو گا؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت میں بڑی نشانی کسے کہا گیا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت میں کن دو نبیوں کا ذکر فرمایا گیا؟

جواب: ____________________

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... فرشتے کافروں کی روح ________ کے ساتھ نکالتے ہیں۔

﴿2﴾... صور ________ مرتبہ پھونکا جائے گا۔

﴿3﴾... فرعون کے اَنجام میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لیے ________ ہے۔

﴿4﴾... روزِ قیامت نامۂ اَعمال دیکھ کر ہر شخص کو اُس کے ________ یاد آجائیں گے۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت میں موجود فرعون کا قصہ ترجمے کی مدد سے یاد کر کے دوستوں کو سنائیے۔

﴿2﴾... درست جملے بنائیے:

والا اللہ تعالیٰ ہر کام تدبیر ہے کی حقیقی فرمانے	
اللہ تعالیٰ کے ہوگی قیامت حکم سے واقع	اللہ تعالیٰ کے حکم سے قیامت واقع ہوگی
کا انکار تھے قیامت واقع کے کفار ہونے کرتے	
جہنم ہے ٹھکانا کا کفار	
ہے مومنین ٹھکانا کا جنت	
گا اعمال دن شخص ہر کے قیامت برے اپنے اچھے دیکھے	

دستخط ٹیچر: ________ دستخط سرپرست: ________

نرمی سے روح قبض کرنا

اللہ کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مومن پر جب موت کا وقت قریب آتا ہے تو فرشتے ریشم کے ایک کپڑے میں مشک اور ناز بو (تلسی) کی ٹہنیاں لاتے ہیں، ان جنتی اشیاء کو دیکھ کر مومن کی روح ایسی آسانی سے نکلتی ہے جیسے آٹے میں سے بال نکلتا ہے اور کہا جاتا ہے: ”اے نفسِ مُطْمَئِنَّه! اپنے رب کی طرف خوش اور پسندیدہ ہو کر لوٹ جا، اللہ پاک کی تیار کردہ آسائشوں اور عزت کی طرف جا۔“ جب روح نکل آتی ہے تو اسے اس مشک اور ناز بو میں رکھ کر اوپر ریشم لپیٹ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ (مسند بزار، 17/29، حدیث: 9541)

تابوتِ سکینہ

قرآنِ مجید میں امتِ مُحمدیّہ کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے پچھلی امتوں کے بہت سے واقعات بیان کئے گئے ہیں تاکہ یہ امت ان واقعات سے سبق حاصل کرے، ایسے ہی واقعات میں ایک واقعہ تابوتِ سکینہ کا ہے۔

تابوتِ سکینہ:

تابوتِ سکینہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل فرمایا تھا اس میں تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ان کے مکانات کی تصویریں تھیں (یادر ہے کہ یہ تصویریں کسی انسان کی بنائی ہوئی نہیں تھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی تھیں)۔ یہ صندوق نسل در نسل منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تک پہنچا، آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جنگ میں اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں چلتا آیا۔ یہ تابوت بڑا ہی مقدس اور بابرکت تھا۔ بنی اسرائیل جب بھی کافروں سے جنگ کرتے تو اِس تابوت کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے اس تابوت کی برکت سے انہیں جنگوں میں فتوحات نصیب ہوا کرتی تھیں۔ یہ بابرکت تابوت صرف جنگ میں ہی بنی اسرائیل کے کام نہیں آتا تھا بلکہ وہ اِس تابوت سے اور بھی بہت سے کام لیتے تھے مثلاً جب انہیں کوئی مشکل درپیش آتی تو وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اُس صندوق کی برکت سے اُن کی دعائیں قبول ہوجایا کرتی تھیں اور بلائیں، مصیبتیں اور آفتیں ٹل جایا کرتی تھیں۔ بنی اسرائیل میں جب کوئی اختلاف ہوجاتا تو لوگ اسی بابرکت تابوت سے فیصلہ کراتے تھے۔ تابوت سے فیصلے کی آواز سنی جاتی تھی۔ یہ تابوت بنی اسرائیل کے لئے "تابوتِ سکینہ"، برکت ورحمت کا خزینہ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے نُزول کا نہایت مقدس اور بہترین ذریعہ تھا مگر جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اُن سے تابوت چھین لیا گیا وہ اس طرح کہ عَمالِقہ نامی ایک قوم نے ان پر حملہ کیا، کئی لوگوں کو قتل کیا اور تابوت اپنے ساتھ لے گئے۔[1]

تابوت کی واپسی:

حضرت شَمُوئِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ! بنی اسرائیل کے لیے ایک بادشاہ مقرر فرمادے اللہ تعالیٰ نے طالوت نامی ایک شخص کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر فرمادیا بنی اسرائیل نے اس وقت کے نبی حضرت شَمُوئِیل عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کی کہ طالوت ہمارا بادشاہ کیسے بن سکتا ہے؟ اس سے زیادہ بادشاہت کے حق دار تو ہم ہیں یہ بات بنی اسرائیل نے اس لیے کہی کیونکہ بنی اسرائیل میں دو خاندان تھے ایک خاندان سے نبی ہوتے تھے اور دوسرے خاندان سے بادشاہ، اور طالوت ان دونوں خاندانوں میں سے نہیں تھا تو حضرت شَمُوئِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ چن لیا ہے وہ جسے چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے، بنی اسرائیل نے کہا پھر طالوت کی بادشاہت پر کوئی نشانی ہمیں بتادیں جس سے ہمیں یقین آجائے کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو بادشاہت کے لیے چن لیا ہے لہٰذا طالوت کی بادشاہت پر نشانی یہ بتائی گئی کہ بنی اسرائیل کو ان کا کھویا ہوا تابوت واپس مل جائے گا جس میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کی استعمالی چیزیں تھیں۔

اس مقدس تابوت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا عصا مبارک اور نعلین (چپلیں)، حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کا عمامہ شریف، تورات کی تختیوں کے چند ٹکڑے اور کچھ مَن و سلویٰ تھا۔ (2)

اس قرآنی واقعے سے یہ درس ملتا ہے کہ بزرگوں کی استعمالی چیزوں کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی عزت و عظمت ہے اور اُن کے ذریعے لوگوں کو بڑے بڑے فیوض و برکات حاصل ہوتے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ اُس "تابوتِ سکینہ" میں اللہ تعالیٰ کے مقدس انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے عمامے، نعلین (چپلیں) اور دوسری استعمالی چیزیں تھیں جن کی برکت سے بنی اسرائیل کی دعائیں قبول ہوتیں اور جنگوں میں فتح ملتی تھی۔ اس واقعے کا ذکر قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 2، البقرۃ: 248

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ								
وَ	قَالَ	لَهُمْ	نَبِیُّهُمْ	اِنَّ	اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ	اَنْ	یَّاْتِیَكُمُ	التَّابُوْتُ	فِیْهِ
اور	کہا	ان سے	ان کے نبی (نے)	بیشک	اس کی بادشاہی کی نشانی	(یہ ہے) کہ	آجائے گا تمہارے پاس	تابوت	اس میں
اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا: اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں									

سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ								
سَكِیْنَةٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ	بَقِیَّةٌ	مِّمَّا	تَرَكَ	اٰلُ مُوْسٰى	وَ
چین و سکون (ہے دلوں کا)	کی طرف سے	تمہارے رب	اور	بقیہ، چھوڑی ہوئی چیز (ہے)	(اس) سے جو	چھوڑا	آلِ موسیٰ (معزز موسیٰ)	اور
تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور معزز موسیٰ اور معزز ہارون کی چھوڑی ہوئی								

اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىٕكَةُؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۠ ﴿۲۴۸﴾										
اٰلُ هٰرُوْنَ ①	تَحْمِلُهُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	اِنَّ	فِیْ	ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۴۸﴾
آلِ ہارون (معزز ہارون)	اٹھائے ہوں گے اسے	فرشتے	بیشک	میں	اس	ضرور بڑی نشانی (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم ہو	ایمان والے
چیزوں کا بقیہ ہے، فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ بیشک اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو ○										

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے نیک بندوں کی بڑی عزت و عظمت ہے۔

﴿2﴾... بزرگوں کی استعمال شدہ چیزوں کی تعظیم کرنا گزشتہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی امتوں میں بھی رائج تھا۔

﴿3﴾... اللہ والوں کی استعمال شدہ چیزوں کا احترام کرنا چاہیے۔

① بعض علما نے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کے امتی علما کے تبرکات تھے، لہٰذا "آل" سے مراد وہی علما ہیں جبکہ بعض نے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کے اپنے تبرکات تھے اور "آل" بطورِ تعظیم کے انہی کے لیے استعمال ہوا ہے۔

﴿4﴾... انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے نسبت رکھنے والی اشیاء کی برکت سے دعائیں قبول اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: تابوتِ سکینہ کس پر نازل ہوا؟

جواب:

سوال 2: تابوتِ سکینہ میں کیا تھا؟

جواب:

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کا بادشاہ کسے مقرر فرمایا تھا؟

جواب:

سوال 4: طالوت کی بادشاہت پر کیا نشانی مقرر کی گئی تھی؟

جواب:

سوال 5: بنی اسرائیل سے تابوتِ سکینہ کون سی قوم چھین کر لے گئی تھی؟

جواب:

صحیح اور غلط پر نشانات لگائیے:

﴿1﴾	بنی اسرائیل نے طالوت کو خود اپنا بادشاہ مقرر کیا تھا۔	صحیح	غلط
﴿2﴾	طالوت کی بادشاہی کی نشانی یہ تھی کہ بنی اسرائیل کو کھانا ملے گا۔	صحیح	غلط
﴿3﴾	تابوتِ سکینہ میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کے استعمال کی چیزیں نہیں تھی۔	صحیح	غلط

کرنے کے کام:

﴿1﴾... یہ واقعہ ذہن نشین کر کے اپنے گھر والوں کو سنایئے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

تعارف و مضامین:

عَبَس کا معنی ہے تیوری چڑھانا (ماتھے پر بَل لانا)، اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ عبس" کہتے ہیں۔ اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی وحدانیّت، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کے بارے میں بیان کیا گیا اور اَخلاقیات کی اعلیٰ تعلیم دی گئی ہے کہ لوگوں کے درمیان ان کے بنیادی حقوق میں مساوات رکھی جائے نیز یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتدائی آیات میں حضرت عبدُاللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا واقعہ بیان ہوا۔ (2) قرآنِ مجید کی آیات تمام مخلوق کے لیے نصیحت ہیں، جو چاہے ان سے نصیحت حاصل کرے نیز ان آیات کی عظمت و شان بیان کی گئی۔ (3) نعمتوں کی ناشکری کرنے پر کفار کی سرزنش کی گئی اور اللہ پاک کی وحدانیّت و قدرت کے دلائل بیان کئے گئے۔ (4) آخر میں قیامت کے دہشت ناک مناظر بیان فرمائے گئے نیز نیک مسلمانوں کا ثواب اور کافروں، فاجروں کا عذاب بیان کیا گیا۔

شانِ نزول:

ان آیات کا شانِ نزول یہ ہے کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مرتبہ قریش کے کچھ سرداروں کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے، اسی دوران حضرت عبدُاللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضر ہوئے جو نابینا تھے۔ اُنہوں نے نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بار بار آواز دے کر عرض کی: اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو سکھایا ہے وہ مجھے تعلیم فرمائیے۔ حضرت عبدُاللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نابینا ہونے کی وجہ سے یہ نہ سمجھا کہ نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوسروں سے گفتگو فرمارہے ہیں اور میرے آوازیں دینے سے قطعِ کلامی ہوگی۔ یہ بات حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گراں گزری اور ناگواری کے آثار چہرۂ اَقدس پر نمایاں ہوئے یہاں تک کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھر مبارک تشریف لے آئے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ [1]

حضرت عبدُاللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان:

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان آیات کے نازل ہونے کے بعد حضرت عبدُاللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بہت عزت فرماتے تھے۔ ان کی حاجتیں خود دریافت فرماتے۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوات کے دوران دو مرتبہ حضرت عبدُاللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مدینۂ منورہ میں اپنا نائب بنایا۔ حضرت عبدُاللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جنگِ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ [2]

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے دو طرح کے لوگ تھے، ایک مالدار کفار جن کے اسلام لانے سے خود اُن کفار کو اور اسلام و مسلمانوں کو فائدہ تھا جبکہ دوسری طرف نابینا مسلمان صحابی تھا۔ دونوں کے اعتبار سے یہاں تین پہلو تھے: پہلا یہ کہ مالدار کفار، خصوصاً سردار ہر وقت تبلیغ کے لیے مُیَسَّر نہیں ہوتے تھے اور اُس خاص وقت کے علاوہ دوسرے وقت ان کا ایمان کی بات سننے کے لیے آنا یقینی نہیں تھا جبکہ صحابی ہر وقت حاضر رہتے اور اُس خاص وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں ان کا آنا یقینی تھا۔ دوسرا پہلو یہ تھا کہ کفار سے بات اِیمانیات کے متعلق ہو رہی تھی جبکہ صحابی سے بات ایمان کی تکمیل یا عمل وغیرہ کے متعلق ہونی تھی اور ایمان کا معاملہ اس کی تکمیل اور اعمال سے زیادہ اہم ہے۔ تیسرا پہلو یہ تھا کہ کفار کا ایمان لانا یقینی نہیں تھا جبکہ صحابی کا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان پر عمل نسبتاً یقینی تھا۔ ان تینوں باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اب آیت اور اس واقعے کا مفہوم سمجھیں کہ پہلے دو پہلوؤں کا تقاضا یہ تھا کہ کفار سے بات کرنے کو ترجیح دی جائے جبکہ تیسرے پہلو کا تقاضا تھا کہ صحابی سے بات کرنے کو ترجیح دی جائے، نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلے دو پہلوؤں کو کثرتِ فوائد کے پیشِ نظر اپنے اِجتہاد سے ترجیح دی جبکہ حکمِ الٰہی میں بتا دیا گیا کہ تیسرا پہلو جو یقینی تھا اسے پہلے والے دو غیر یقینی پہلوؤں پر ترجیح دی جانی چاہیے تھی چنانچہ اسی کے حوالے سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تربیت فرمادی گئی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ کی تمام جہانوں کے لیے رحمت ہونے والی شان کے مطابق انداز اپنانے کا بھی فرمادیا گیا کہ اس طرح کے معاملات میں چہرے پر تیوری نہ چڑھائی جائے۔[3]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، عبس

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤىۙ(۱) اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰىؕ(۲) وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰۤىۙ(۳)

عَبَسَ	وَ	تَوَلّٰۤى (۱)	اَنْ	جَآءَهُ	الْاَعْمٰى (۲)	وَ	مَا یُدْرِیْكَ	لَعَلَّهٗ	یَزَّكّٰۤى (۳)
اس نے تیوری چڑھائی	اور	منہ پھیرا	(اس بات پر) کہ	آیا اس کے پاس	نابینا	اور	تم کیا جانو	شاید وہ (نابینا)	پاکیزہ ہو جائے

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ○ اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا ○ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزہ ہو جائے ○

اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰىؕ(۴) اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰىۙ(۵) فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰىؕ(۶)

اَوْ	یَذَّكَّرُ	فَتَنْفَعَهُ	الذِّكْرٰى (۴)	اَمَّا	مَنِ	اسْتَغْنٰى (۵)	فَاَنْتَ	لَهٗ	تَصَدّٰى (۶)
یا	وہ نصیحت حاصل کرے	تو فائدہ دے اسے	نصیحت	بہر حال	وہ شخص جو	بے پرواہوا	تو تم	اس کے	پیچھے پڑتے ہو

یا نصیحت حاصل کرے تو نصیحت اسے فائدہ دے ○ بہر حال وہ شخص جو بے پروا بنا ○ تو تم اس کے پیچھے پڑتے ہو ○

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝۷ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝۸

وَ	مَا	عَلَيْكَ	اَلَّا يَزَّكّٰى ۝۷	وَ	اَمَّا	مَنْ	جَآءَكَ	يَسْعٰى ۝۸
اور	نہیں	تم پر (کوئی الزام)	کہ وہ (کافر) پاکیزگی حاصل نہ کرے	اور	بہر حال	وہ شخص جو	آیا تمہارے پاس	دوڑتا ہوا

اور تم پر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ وہ (کافر) پاکیزہ نہ ہو ۝ اور رہا وہ جو تمہارے حضور دوڑتا ہوا آیا ۝

وَهُوَ يَخْشٰى ۝۹ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝۱۰ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝۱۱

وَ	هُوَ	يَخْشٰى ۝۹	فَاَنْتَ	عَنْهُ	تَلَهّٰى ۝۱۰	كَلَّآ	اِنَّهَا	تَذْكِرَةٌ ۝۱۱
اور	وہ	ڈر رہا ہے	تو تم	اس سے	بے پروائی کرتے ہو	ایسے نہیں (کریں)	بیشک یہ (آیتیں)	نصیحت (ہیں)

اور وہ ڈر رہا ہے ۝ تو تم اسے چھوڑ کر (دوسری طرف) مشغول ہوتے ہو ۝ ایسے نہیں، بیشک یہ باتیں نصیحت ہیں ۝

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝۱۲ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝۱۳ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝۱۴

فَمَنْ	شَآءَ	ذَكَرَهٗ ۝۱۲	فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝۱۳	مَّرْفُوْعَةٍ	مُّطَهَّرَةٍ ۝۱۴
تو جو	چاہے	یاد کرے اس (قرآن) کو	(وہ) عزت والے صحیفوں میں (ہے)	(جو) بلندی والے	پاکی والے (ہیں)

تو جو چاہے اسے یاد کرے ۝ ان عزت والے صحیفوں میں ۝ جو بلندی والے پاکی والے ہیں ۝

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝۱۵ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝۱۶ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝۱۷ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝۱۵	كِرَامٍۭ	بَرَرَةٍ ۝۱۶	قُتِلَ	الْاِنْسَانُ	مَآ اَكْفَرَهٗ ۝۱۷	مِنْ اَيِّ شَيْءٍ
(ان) لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے)	(جو) معزز	نیکی والے (ہیں)	مارا جائے	آدمی	کتنا ناشکرا ہے وہ	کس چیز سے

ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے) ۝ جو معزز نیکی والے ہیں ۝ آدمی مارا جائے، کتنا ناشکرا ہے وہ ۝ اللہ نے اسے

خَلَقَهٗ ۝۱۸ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝۱۹ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝۲۰

خَلَقَهٗ ۝۱۸	مِنْ نُّطْفَةٍ	خَلَقَهٗ	فَقَدَّرَهٗ ۝۱۹	ثُمَّ	السَّبِيْلَ	يَسَّرَهٗ ۝۲۰
اللہ نے پیدا کیا اسے	ایک بوند سے	اس نے پیدا کیا اسے	پھر طرح طرح کی حالتوں میں رکھا اسے	پھر	راستہ	آسان کر دیا اسے

کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ۝ ایک بوند سے اسے پیدا فرمایا، پھر اسے طرح طرح کی حالتوں میں رکھا ۝ پھر راستہ آسان کر دیا اسے ۝

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝۲۱ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝۲۲ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ

ثُمَّ	اَمَاتَهٗ	فَاَقْبَرَهٗ ۝۲۱	ثُمَّ	اِذَا	شَآءَ	اَنْشَرَهٗ ۝۲۲	كَلَّا	لَمَّا يَقْضِ
پھر	موت دی اسے	پھر قبر میں رکھوایا اسے	پھر	جب	وہ چاہے گا	باہر نکالے گا اسے	یقیناً	اب تک نہ پورا کیا

پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا ۝ پھر جب چاہے گا اسے باہر نکالے گا ۝ یقیناً اس نے اب تک پورا نہ کیا

مَآ اَمَرَهٗ ۝۲۳ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ۝۲۴ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝۲۵

مَآ	اَمَرَهٗ ۝۲۳	فَلْيَنْظُرِ	الْاِنْسَانُ	اِلٰى طَعَامِهٖۤ ۝۲۴	اَنَّا	صَبَبْنَا	الْمَآءَ	صَبًّا ۝۲۵
جو	اللہ نے حکم دیا اسے	تو چاہیے کہ دیکھے	آدمی	اپنے کھانے کی طرف	بیشک	ہم نے برسایا	پانی	خوب برسانا

جو اللہ نے اسے حکم دیا تھا ۝ تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے ۝ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا ۝

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا ﴿۲۸﴾

ثُمَّ	شَقَقْنَا	الْاَرْضَ	شَقًّا ﴿۲۶﴾	فَاَنْۢبَتْنَا	فِیْهَا	حَبًّا ﴿۲۷﴾	وَّ	عِنَبًا	وَّ	قَضْبًا ﴿۲۸﴾
پھر	ہم نے چیرا	زمین (کو)	خوب چیرنا	تو ہم نے اگایا	اس میں	اناج	اور	انگور	اور	چارہ

پھر زمین کو خوب چیرا ○ تو اس میں اناج اُگایا ○ اور انگور اور چارہ ○

وَّ زَیْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّ حَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ

وَّ	زَیْتُوْنًا	وَّ	نَخْلًا ﴿۲۹﴾	وَّ	حَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾	وَّ	فَاكِهَةً	وَّ	اَبًّا ﴿۳۱﴾	مَّتَاعًا	لَّكُمْ
اور	زیتون	اور	کھجور	اور	گھنے باغات	اور	پھل	اور	گھاس	فائدے (کے لئے)	تمہارے

اور زیتون اور کھجور ○ اور گھنے باغیچے ○ اور پھل اور گھاس ○ تمہارے فائدے کے لئے

وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾

وَ	لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾	فَاِذَا	جَآءَتِ	الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾	یَوْمَ	یَفِرُّ	الْمَرْءُ	مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾
اور	تمہارے چوپایوں کے	پھر جب	آئے گی	کان پھاڑنے والی چنگھاڑ	(اس) دن	بھاگے گا	آدمی	اپنے بھائی سے

اور تمہارے چوپایوں کے لئے ○ پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی ○ اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا ○

وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَىِٕذٍ

وَ	اُمِّهٖ	وَ	اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾	وَ	صَاحِبَتِهٖ	وَ	بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾	لِكُلِّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	یَوْمَىِٕذٍ
اور	اپنی ماں	اور	اپنے باپ (سے)	اور	اپنی بیوی	اور	اپنے بیٹوں (سے)	ہر شخص کو	ان میں سے	اس دن

اور اپنی ماں اور اپنے باپ ○ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے ○ ان میں سے ہر شخص کو اس دن

شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَىِٕذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ

شَاْنٌ	یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىِٕذٍ	مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾	ضَاحِكَةٌ
ایک فکر (ہو گی)	جو بے پروا کر دے گی اسے (دوسروں سے)	بہت سے چہرے	اس دن	روشن (ہوں گے)	ہنسنے والے

ایک ایسی فکر ہو گی جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کر دے گی ○ بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے ○ ہنستے ہوئے

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىِٕذٍ عَلَیْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾	وَ	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىِٕذٍ	عَلَیْهَا	غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾	تَرْهَقُهَا	قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾
خوشیاں منانے والے (ہوں گے)	اور	بہت سے چہرے	اس دن	ان پر	گرد (پڑی ہو گی)	چڑھ رہی ہو گی ان پر	سیاہی

خوشیاں مناتے ہوں گے ○ اور بہت سے چہروں پر اس دن گرد پڑی ہو گی ○ ان پر سیاہی چڑھ رہی ہو گی ○

اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْكَفَرَةُ	الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾
یہ لوگ	وہی	کافر	بدکار (ہیں)

یہ لوگ وہی کافر بدکار ہیں ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... جو شخص علم حاصل کرنے کی جتنی زیادہ جستجو رکھتا ہو اس کی طرف اتنی ہی زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

﴿2﴾... جن کاغذوں پر قرآن لکھا جائے، جن قلموں سے لکھا جائے اور جو لکھیں سب قابلِ احترام ہیں۔

﴿3﴾... قیامت کے دن ہر ایک کو ایسی فکر ہو گی جو اسے ماں، باپ، بہن، بھائیوں اور بیوی بچوں سے بے پروا کر دے گی۔

﴿4﴾... نیک لوگوں کے چہرے قیامت کے دن خوشی سے چمک رہے ہوں گے۔

﴿5﴾... بد بخت لوگوں کے چہرے قیامت کے دن گرد آلود اور سیاہ ہوں گے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ عبس کی ابتدائی آیات کس نابینا صحابی کے بارے میں ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: قیامت کے دن انسان کن لوگوں سے دور بھاگے گا؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: قیامت کے دن سعادت مند اور بد بخت لوگ کس طرح پہچانے جائیں گے؟

جواب: ____________________

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

سبق اور ترجمے کو پیشِ نظر رکھ کر خالی جگہ پُر کیجیے۔

﴿1﴾... رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوات کے دوران دو مرتبہ ________ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب بنایا۔

﴿2﴾... بیشک یہ باتیں ________ ہیں تو جو چاہے اسے یاد کرے، ان عزت والے صحیفوں میں۔

﴿3﴾... تو آدمی کو چاہیے اپنے ________ کو دیکھے کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا پھر زمین کو خوب چیرا تو اُس میں اناج اُگایا۔

﴿4﴾... پھر جب وہ کان پھاڑنے والی ________ آئے گی، اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔

﴿5﴾... اور بہت سے چہروں پر اس دن ________ ہو گی، ان پر سیاہی چڑھ رہی ہو گی، یہ وہی ________ ہیں۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ عبس میں زمین سے اُگنے والی جن چیزوں کے نام بیان کیے گئے ہیں ان میں سے چند کے نام درجہ ذیل خانوں میں لکھ کر مختلف رنگ بھریئے:

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________
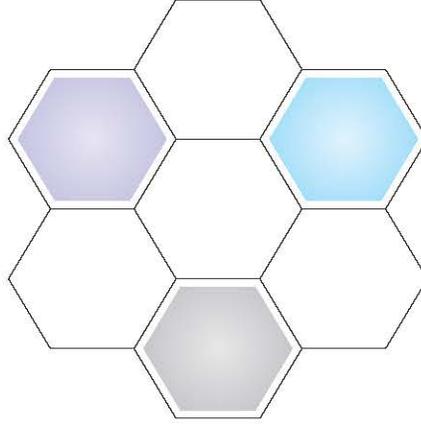
ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُلق قرآن ہے

حضرت سعد بن ہشام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا: اے اُمُّ المؤمنین! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کے بارے میں بتایئے۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: "کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ارشاد فرمایا: "رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُلق قرآن ہی تو ہے۔"

(مسلم، ص374، حدیث:746)

آئیے! قرآن سے باتیں کریں

احمد کی قرآن سے گفتگو ملاحظہ کیجیے۔۔۔۔!

احمد: مجھے نماز کے بارے میں کچھ بتائیے۔

قرآن: نماز ہر مسلمان پر فرض ہے، آپ خود بھی نماز ادا کیجیے اور اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی ترغیب دلائیے۔(1) ❁ جو لوگ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں وہ فلاح پاتے ہیں۔(2) ❁ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔(3) ❁ نماز ادا کرنے والوں کے لیے اللہ پاک کے ہاں بڑا اجر و ثواب ہے، اُنہیں کوئی خوف ہو گا اور نہ غم ہو گا۔(4) ❁ نماز میں سستی نہ کیجیے کہ نماز میں سستی کرنے والوں کے لیے بربادی کی سخت وعید آئی ہے۔(5)

احمد: کیا نماز کے علاوہ بھی ہم پر اللہ پاک کے حقوق ہیں؟

قرآن: جی ہاں! نماز کے علاوہ اللہ پاک نے مسلمانوں پر رمضان المبارک کے روزے بھی فرض کیے ہیں۔(6) جو بیت اللہ کا حج کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اس پر حج کرنا بھی فرض ہے۔(7) اسی طرح اللہ کریم نے اپنے بندوں کو زکوۃ ادا کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔(8) جو لوگ ایمان لاتے ہیں، نیک اعمال کرتے ہیں نماز ادا کرتے ہیں، زکوۃ ادا کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لیے رب تعالیٰ کے ہاں بڑا اجر و ثواب ہے اور کل قیامت میں انہیں کوئی خوف اور غم نہیں ہو گا۔(9)

احمد: کیا اللہ پاک کے بندوں کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں؟

قرآن: جی ہاں! آپ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں، خصوصاً جب وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک بوڑھا ہو جائے تو اُن سے اچھے طریقے سے بات کریں، انہیں مت جھڑکیں، اُن سے ادب اور نرمی کے ساتھ بات کریں۔(10) اسی طرح اپنے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریب کے پڑوسیوں، دُور کے پڑوسیوں، قریبی دوستوں، مسافروں اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک سے پیش آئیں۔(11) اُن کے ساتھ مالی خیر خواہی بھی کریں۔(12) اسی طرح اللہ کریم نے بیویوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کا حکم فرمایا ہے۔(13)

احمد: جب کوئی سلام کرے تو ہمیں کس طرح جواب دینا چاہیے؟

قرآن: اسے بہتر انداز میں جواب دینا چاہیے یا جیسا اس نے سلام کیا ویسا ہی جواب دے دیا جائے۔(14) مثلاً: کوئی یوں سلام کرے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ یا اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَۃُ اللّٰہ تو جواب میں وَعَلَیۡکُمُ السَّلَامُ وَ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہیے۔

احمد: بعض اوقات دو آدمیوں کا کسی بات پر جھگڑا ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

قرآن: جب دو مسلمانوں میں کسی بات پر جھگڑا ہو جائے تو ایسی صورت میں اُن کے درمیان صلح کروا دینی چاہیے۔(15)

یاد رہے! مسلمانوں میں وہی صلح کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو، ایسی صلح جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دے وہ جائز نہیں ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا جائز ہے مگر وہ صلح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔[16]

احمد: اچھا یہ بتائیے کہ بعض لوگ دوسروں کے گھروں میں بلا اِجازت داخل ہو جاتے ہیں، کیا ایسا کرنا درست ہے؟

قرآن: جی نہیں، جب بھی کسی کے گھر جائیں تو اس وقت تک اندر داخل نہ ہوں جب تک گھر والوں سے اجازت نہ لے لیں اور گھر والوں کو سلام نہ کر لیں، اگر گھر والے منع کر دیں تو واپس چلے جائیں، گھر میں کوئی نہ ہو جب بھی داخل نہ ہوں۔[17]

احمد: کیا امانت کے بارے میں بھی کوئی حکم ہے؟

قرآن: امانت میں خیانت کرنا حرام ہے۔[18] جن کی امانتیں ہوں اللہ تعالیٰ نے تمام امانتیں بغیر کسی خیانت کے انہیں لوٹانے کا حکم دیا ہے۔[19]

احمد: بعض لوگ وعدہ کرتے ہیں لیکن اُسے پورا نہیں کرتے، ایسا کرنا کیسا؟

قرآن: بغیر کسی صحیح عذر کے وعدہ خلافی کرنا جائز نہیں، اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو وعدہ پورا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔[20]

احمد: بعض لوگ اِسراف (فضول خرچی) کرتے ہیں اِن کے بارے میں کیا حکم ہے؟

قرآن: اِسراف سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے۔ اُس کا حکم ہے: فضول خرچی نہ کرو۔[21] اِسراف کرنے والوں کو اللہ پاک پسند نہیں فرماتا۔[22] بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔[23]

احمد: بعض لوگ اکٹھے بیٹھ کر کسی ایک مسلمان کا مذاق اُڑا رہے ہوتے ہیں، ایسا کرنے والوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

قرآن: اللہ پاک نے مسلمان کا مذاق اُڑانے سے یوں منع فرمایا ہے: اے ایمان والو! مرد دوسرے مَردوں پر نہ ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں کسی کو طعنہ نہ دو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔[24]

یاد رہے! کسی شخص سے ایسا مذاق کرنا حرام ہے جس سے اسے اَذِیَّت (تکلیف) پہنچے البتہ ایسا مذاق جو اسے خوش کر دے، جسے خوش طبعی اور خوش مزاجی کہتے ہیں، جائز ہے، بلکہ کبھی کبھی خوش طبعی کرنا سنت بھی ہے۔[25]

احمد: مجھے کچھ اور برے کاموں کے بارے میں بتائیے جن سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے۔

قرآن: جھوٹ نہ بولیے کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔[26] ❁ اپنے مسلمان بھائیوں کی غیبت نہ کیجیے۔[27] ❁ بدگمانی سے بچیے۔[28] ❁ کسی کا برا نام نہ رکھیے۔[29] ❁ تجسس مت کیجیے۔[30] ❁ کسی کا مذاق نہ اُڑائیے۔[31] ❁ کسی کو طعنہ مت دیجیے۔[32] ❁ تکبر نہ کیجیے کہ شیطان نے تکبر کیا اور کافر ہو گیا۔[33] ❁ زمین پر اکڑ کر نہ چلیے کہ اکڑ کر چلنے والا اور تکبر کرنے والا اللہ تعالیٰ کو ناپسند

ہے۔[34] ❁ چیخ چلا کر بات نہ کیجیے بلکہ نرمی سے بات کیجیے۔[35] ❁ منہ ٹیڑھا کر کے بات نہ کیجیے۔[36] ❁ حسد سے بچیے کہ حاسد کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔[37] ❁ الغرض تمام ظاہری و باطنی گناہوں سے اپنے آپ کو بچائیے۔[38]

احمد: آج کل بے چینی عام ہے، ذرا یہ تو بتائیے کہ چین و سکون کس میں ہے؟

قرآن: اللہ کریم کا ذکر کیجیے! کیوں کہ اس کے ذکر میں دلوں کا چین اور سکون ہے۔[39]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 16، طٰهٰ:132

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ							
وَاْمُرْ	اَهْلَكَ	بِالصَّلٰوةِ	وَ	اصْطَبِرْ	عَلَيْهَا	لَا نَسْـَٔلُكَ	رِزْقًا
اور حکم دو	اپنے گھر والوں (کو)	نماز کا	اور	(خود) ڈٹے رہو	اس پر	ہم نہیں مانگتے تم سے	کوئی رزق
اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی نماز پر ڈٹے رہو۔ ہم تجھ سے کوئی رزق نہیں مانگتے							

نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾				
نَحْنُ	نَرْزُقُكَ	وَ	الْعَاقِبَةُ	لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾
(بلکہ) ہم	رزق دیں گے تمہیں	اور	اچھا انجام	پرہیزگاری کے لیے (ہے)
(بلکہ) ہم تجھے روزی دیں گے اور اچھا انجام پرہیزگاری کے لیے ہے ○				

پارہ 18، المؤمنون:1، 2

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾						
قَدْ	اَفْلَحَ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾	الَّذِيْنَ	هُمْ	فِيْ صَلَاتِهِمْ	خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾
بیشک	کامیاب ہو گئے	ایمان والے	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نماز میں	خشوع و خضوع کرنے والے (ہیں)
بیشک ایمان والے کامیاب ہو گئے ○ جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں ○						

پارہ 21، العنکبوت:45

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ									
اُتْلُ	مَاۤ	اُوْحِيَ	اِلَيْكَ	مِنَ الْكِتٰبِ	وَ	اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	اِنَّ	الصَّلٰوةَ
تم تلاوت کرو	(اس کی) جو	وحی کی گئی ہے	تمہاری طرف	کتاب	اور	قائم کرو	نماز	بیشک	نماز
اس کتاب کی تلاوت کرو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کرو، بیشک نماز									

تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾	مَا	يَعْلَمُ	اللّٰهُ	وَ	اَكْبَرُ	لَذِكْرُ اللّٰهِ	وَ	عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ	تَنْهٰى
تم کرتے ہو	جو	جانتا ہے	اللہ	اور	سب سے بڑا (ہے)	بیشک اللہ کا ذکر	اور	بے حیائی اور بری بات سے	روکتی ہے

بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو○

پارہ 3، البقرۃ: 277

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ

الزَّكٰوةَ	اٰتَوُا	وَ	الصَّلٰوةَ	اَقَامُوا	وَ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	اِنَّ
زکوۃ	ادا کی، دی	اور	نماز	قائم کی	اور	اچھے، نیک	عمل کئے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	بیشک

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾

يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾	هُمْ	لَا	وَ	عَلَيْهِمْ	خَوْفٌ	لَا	وَ	رَبِّهِمْ	عِنْدَ	اَجْرُهُمْ	لَهُمْ
غمگین ہوں گے	وہ	نہ	اور	ان پر	کوئی خوف	نہیں	اور	ان کے رب (کے)	پاس	ان کا اجر	ان کے لئے

ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے○

پارہ 30، الماعون: 4 تا 6

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾

يُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾	هُمْ	الَّذِيْنَ	سَاهُوْنَ ﴿۵﴾	عَنْ صَلَاتِهِمْ	هُمْ	الَّذِيْنَ	لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿۴﴾	فَوَيْلٌ
دکھاوا کرتے ہیں	وہ	وہ لوگ جو	غفلت کرنے والے (ہیں)	اپنی نماز سے	وہ	جو	(ان) نمازیوں کے لئے	تو خرابی (ہے)

تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے○ جو اپنی نماز سے غافل ہیں○ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں○

پارہ 2، البقرۃ: 183

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	عَلَى	كُتِبَ	كَمَا	الصِّيَامُ	عَلَيْكُمُ	كُتِبَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا
ان لوگوں کے جو	پر، اوپر	لکھا گیا، فرض کیا گیا	جیسے	روزے رکھنا	تم پر	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	ایمان لائے	وہ لوگ جو	اے

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾	لَعَلَّكُمْ	قَبْلِكُمْ	مِنْ
پرہیزگار بن جاؤ	تاکہ تم	تم سے پہلے	سے

فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ○

پارہ 4، اٰل عمرٰن:97

فِیۡهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِیۡمَ ۚ۬ وَ مَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ

فِیۡهِ	اٰیٰتٌ	بَیِّنٰتٌ	مَّقَامُ اِبۡرٰهِیۡمَ	وَ	مَنۡ	دَخَلَهٗ	كَانَ	اٰمِنًا
اس میں	نشانیاں	روشن	ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ	اور	جو	داخل ہوا اس میں	وہ ہوگیا	امن والا

اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہوگیا

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡهِ سَبِیۡلًا ؕ

وَ	لِلّٰهِ	عَلَى النَّاسِ	حِجُّ الْبَیۡتِ	مَنِ	اسۡتَطَاعَ	اِلَیۡهِ	سَبِیۡلًا
اور	اللہ کے لئے	لوگوں پر (فرض ہے)	گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرنا	(یہ اس پر فرض ہے) جو	طاقت رکھتا ہو	اس کی طرف	راستے (کی)

اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے

وَ مَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۷﴾

وَ	مَنۡ	كَفَرَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَنِیٌّ	عَنِ	الْعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۷﴾
اور	جو	کفر کرے	تو بیشک	اللہ	بے پرواہ، بے نیاز	سے	تمام جہانوں

اور جو انکار کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے ○

پارہ 1، البقرۃ:110

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ

وَ	اَقِیۡمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	مَا	تُقَدِّمُوۡا	لِاَنۡفُسِكُمۡ	مِّنۡ	خَیۡرٍ
اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو، دو	زکوۃ	اور	جو	تم آگے بھیجو	اپنی جانوں کے لئے	کوئی	بھلائی

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اپنی جانوں کے لئے جو بھلائی تم آگے بھیجو گے

تَجِدُوۡهُ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۱۱۰﴾

تَجِدُوۡهُ	عِنۡدَ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	تَعۡمَلُوۡنَ	بَصِیۡرٌ ﴿۱۱۰﴾
تم پاؤ گے اسے	اللہ کے پاس	بیشک	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	دیکھ رہا ہے

اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بیشک اللہ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے ○

پارہ 15، بنی اسرائیل:24

وَ اخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَ قُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا

وَ	اخۡفِضۡ	لَهُمَا	جَنَاحَ الذُّلِّ	مِنَ الرَّحۡمَةِ	وَ	قُلۡ	رَّبِّ	ارۡحَمۡهُمَا
اور	جھکا کر رکھ	ان کے لیے	عاجزی کا بازو	نرم دلی سے	اور	عرض کر	اے میرے رب	تو رحم فرما ان دونوں پر

اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما

كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾

كَمَا	رَبَّيٰنِيْ	صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾
جیسے	انہوں نے پالا مجھے	بچپن (میں)

جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا ○

پارہ 5، النساء: 36

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

وَ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَ	لَا تُشْرِكُوْا	بِهٖ	شَيْـًٔا	وَّ	بِالْوَالِدَيْنِ	اِحْسَانًا
اور	عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	شریک نہ ٹھہراؤ	اس کے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	ماں باپ کے ساتھ	احسان، اچھا سلوک (کرو)

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو

وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ

وَّ	بِذِی الْقُرْبٰى	وَ	الْيَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنِ	وَ	الْجَارِ	ذِی الْقُرْبٰى	وَ	الْجَارِ	الْجُنُبِ
اور	قرابت والوں کے ساتھ	اور	یتیموں	اور	مسکینوں	اور	پڑوسی	قریب والے	اور	پڑوسی	دور (کے)

اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

وَ	الصَّاحِبِ	بِالْجَنْۢبِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	وَ	مَا	مَلَكَتْ	اَيْمَانُكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ
اور	ساتھی	کروٹ کے	اور	مسافر	اور	جو (جن کے)	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ	بیشک	اللہ

اور پاس بیٹھنے والے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام لونڈیوں (کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔) بیشک اللہ

لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴿۳۶﴾

لَا يُحِبُّ	مَنْ	كَانَ	مُخْتَالًا	فَخُوْرًا ﴿۳۶﴾
پسند نہیں کرتا	(اسے) جو	ہو	تکبر کرنے والا	فخر کرنے والا

ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر، فخر کرنے والا ہو ○

پارہ 2، البقرۃ: 215

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ

يَسْـَٔلُوْنَكَ	مَاذَا	يُنْفِقُوْنَ	قُلْ	مَاۤ	اَنْفَقْتُمْ	مِّنْ	خَيْرٍ	فَلِلْوَالِدَيْنِ	وَ	الْاَقْرَبِيْنَ
وہ سوال کرتے ہیں تم سے	کیا	خرچ کریں	تم کہو	جو	تم خرچ کرو	سے	نیکی (کچھ مال)	تو ماں باپ کے لئے	اور	قریبی رشتہ داروں

آپ سے سوال کرتے ہیں کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ: جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ

وَ	الْيَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	وَ	مَا	تَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ
اور	یتیموں	اور	مسکینوں	اور	راستے کے بیٹے (مسافر کے لئے ہے)	اور	جو	تم کرو گے	سے	بھلائی

اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافر کے لئے ہے اور تم جو بھلائی کرو

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾

فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ	عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾
تو بیشک	اللہ	اس کو	جاننے والا (ہے)

بیشک اللہ اسے جانتا ہے ○

پارہ 4، النساء:19

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا يَحِلُّ	لَكُمْ	اَنْ	تَرِثُوْا	النِّسَآءَ	كَرْهًا	وَ	لَا تَعْضُلُوْهُنَّ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	حلال نہیں	تمہارے لئے	کہ	تم وارث بن جاؤ	عورتوں (کے)	زبردستی	اور	نہ روکو انہیں

اے ایمان والو! تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور عورتوں کو اس نیت سے روکو نہیں

لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَ

لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ	مَاۤ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	اِلَّاۤ	اَنْ	يَّاْتِيْنَ	بِفَاحِشَةٍ	مُّبَيِّنَةٍ	وَ
تاکہ لے لو کچھ حصہ	(اس سے) جو	تم نے دیا انہیں	مگر	یہ کہ	وہ ارتکاب کریں	بے حیائی کا	کھلی، صریح	اور

کہ جو مہر تم نے انہیں دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو سوائے اس صورت کے کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں اور

عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا

عَاشِرُوْهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	فَاِنْ	كَرِهْتُمُوْهُنَّ	فَعَسٰۤى	اَنْ	تَكْرَهُوْا
گزر بسر کرو، برتاؤ کرو ان سے	بھلائی کے ساتھ (اچھے طریقے سے)	پھر اگر	تم ناپسند کرو انہیں	تو قریب ہے	کہ	تم ناپسند کرو

ان کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کرو پھر اگر تمہیں وہ ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو

شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾

شَيْـًٔا	وَّ	يَجْعَلَ	اللّٰهُ	فِيْهِ	خَيْرًا	كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾
کسی چیز (کو)	اور	بنادے، رکھ دے	اللہ	اس میں	بھلائی	کثیر، بہت

اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے ○

پارہ 5، النساء:86

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ

وَ	اِذَا	حُيِّيْتُمْ	بِتَحِيَّةٍ	فَحَيُّوْا	بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ	اَوْ	رُدُّوْهَا
اور	جب	تمہیں سلام کیا جائے	کسی دعائیہ لفظ کے ساتھ	تو سلام کا جواب دو	اس سے بہتر (لفظ) کے ساتھ	یا	لوٹا دو اسی (لفظ) کو

اور جب تمہیں کسی لفظ سے سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر لفظ سے جواب دو یا وہی الفاظ کہہ دو۔

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ﴿۸۶﴾

إِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	حَسِیْبًا ﴿۸۶﴾
بیشک	اللہ	ہے	ہر چیز پر	حساب لینے والا

بیشک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے ۝

پارہ 26، الحجرات: 10

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ	إِخْوَةٌ	فَأَصْلِحُوْا	بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾
صرف مسلمان	(آپس میں) بھائی بھائی (ہیں)	تو تم صلح کرادو	اپنے دو بھائیوں کے درمیان	اور	ڈرو	اللہ (سے)	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے

صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو ۝

پارہ 18، النور: 27،28

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوْا وَ

يٰٓأَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَدْخُلُوْا	بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ	حَتّٰى	تَسْتَأْنِسُوْا	وَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم داخل نہ ہو	اپنے گھروں کے علاوہ گھروں (میں)	یہاں تک کہ	اجازت لے لو	اور

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور

تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى أَهْلِهَا ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا

تُسَلِّمُوْا	عَلٰٓى أَهْلِهَا	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾	فَإِنْ	لَّمْ تَجِدُوْا
سلام کرلو	ان میں رہنے والوں پر	یہ (حکم)	بہتر (ہے)	تمہارے لیے	تاکہ تم	نصیحت قبول کرو	پھر اگر	تم نہ پاؤ

ان میں رہنے والوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت مان لو ۝ پھر اگر تم

فِيْهَآ أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَإِنْ قِيْلَ لَكُمُ

فِيْهَآ	أَحَدًا	فَلَا تَدْخُلُوْهَا	حَتّٰى	يُؤْذَنَ	لَكُمْ	وَ	إِنْ	قِيْلَ	لَكُمُ
ان (گھروں) میں	کسی ایک (کو)	تو تم داخل نہ ہو ان میں	یہاں تک کہ	اجازت دیدی جائے	تمہیں	اور	اگر	کہا جائے	تم سے

ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو بھی ان میں داخل نہ ہونا جب تک تمہیں اجازت نہ دیدی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے

ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ أَزْكٰى لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾

ارْجِعُوْا	فَارْجِعُوْا	هُوَ	أَزْكٰى	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾
(کہ) واپس لوٹ جاؤ	تو واپس لوٹ جاؤ	وہ	زیادہ پاکیزہ (ہے)	تمہارے لیے	اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب جاننے والا (ہے)

"واپس لوٹ جاؤ" تو تم واپس لوٹ جاؤ، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ۝

پارہ9، الانفال:27

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَخُوْنُوا	اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ	وَ	تَخُوْنُوْۤا	اَمٰنٰتِكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	خیانت نہ کرو	اللہ اور رسول (سے)	اور	(نہ) خیانت کرو	اپنی امانتوں (میں)	اور (حالانکہ)	تم	جانتے ہو

اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ جان بوجھ کر اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔

پارہ5، النساء:58

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ

اِنَّ	اللّٰهَ	يَاْمُرُكُمْ	اَنْ	تُؤَدُّوا	الْاَمٰنٰتِ	اِلٰۤى	اَهْلِهَا	وَ	اِذَا	حَكَمْتُمْ
بیشک	اللہ	حکم دیتا ہے تمہیں	کہ	تم ادا کردو، سپرد کردو	امانتیں	کی طرف	ان کے اہل (امانت والوں)	اور	جب	تم فیصلہ کرو

بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو

بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖؕ

بَيْنَ النَّاسِ	اَنْ	تَحْكُمُوْا	بِالْعَدْلِ	اِنَّ	اللّٰهَ	نِعِمَّا	يَعِظُكُمْ	بِهٖ
لوگوں کے درمیان	کہ	فیصلہ کرو	انصاف کے ساتھ	بیشک	اللہ	کیا ہی خوب	نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اس کی

تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے،

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾

اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	سَمِيْعًا	بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾
بیشک	اللہ	ہے	سننے والا	دیکھنے والا

بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

پارہ6، المائدۃ:1

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۬ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَوْفُوْا	بِالْعُقُوْدِ	اُحِلَّتْ	لَكُمْ	بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	پورے کیا کرو	تمام عہدوں کو	حلال کردیے گئے	تمہارے لئے	چوپائے جانور (یعنی) مویشی

اے ایمان والو! تمام عہد پورے کیا کرو۔ تمہارے لئے چوپائے جانور حلال کردیے گئے

اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌؕ

اِلَّا	مَا	يُتْلٰى	عَلَيْكُمْ	غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ	وَ	اَنْتُمْ	حُرُمٌ
مگر	جو (جن کا)	(آگے حکم) پڑھا جائے گا	تمہارے اوپر	نہ (ہو) شکار کو حلال ٹھہرانے والے	اور (حالانکہ)	تم	احرام والے (ہو)

سوائے ان کے جو (آگے) تمہارے سامنے بیان کئے جائیں گے لیکن احرام کی حالت میں شکار حلال نہ سمجھو۔

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝				
اِنَّ	اللّٰهَ	يَحْكُمُ	مَا	يُرِيْدُ ۝
بیشک	اللہ	حکم فرماتا ہے	جو	چاہتا ہے

بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے ۝

پارہ 8، الانعام: 141

وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ

وَ	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَنْشَاَ	جَنّٰتٍ	مَّعْرُوْشٰتٍ	وَّ	غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ	وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ
اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کئے	کچھ باغات	(زمین پر) پھیلے ہوئے	اور	نہ پھیلے ہوئے	اور کھجور اور کھیتی (کو پیدا کیا)

اور وہی ہے جس نے کچھ باغات زمین پر پھیلے ہوئے اور کچھ نہ پھیلے ہوئے (تنوں والے) اور کھجور اور کھیتی کو پیدا کیا

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ	وَ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ	مُتَشَابِهًا	وَّ	غَيْرَ مُتَشَابِهٍ	كُلُوْا	مِنْ ثَمَرِهٖٓ
ان کے کھانے مختلف (ہیں)	اور زیتون اور انار (کو پیدا کیا)	(کسی بات میں) ملتے جلتے	اور	(کسی میں) نہیں ملتے	تم کھاؤ	اس کے پھل سے

جن کے کھانے مختلف ہیں اور زیتون اور انار (کو پیدا کیا، یہ سب) کسی بات میں آپس میں ملتے ہیں اور کسی میں نہیں ملتے۔ جب وہ درخت

اِذَآ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ

اِذَآ	اَثْمَرَ	وَ	اٰتُوْا	حَقَّهٗ	يَوْمَ حَصَادِهٖ	وَ	لَا تُسْرِفُوْا
جب	وہ (درخت) پھل دے	اور	دو	اس کا حق	اس کی کٹائی کے دن	اور	فضول خرچی نہ کرو

پھل لائے تو اس کے پھل سے کھاؤ اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق دو اور فضول خرچی نہ کرو

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝		
اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ	الْمُسْرِفِيْنَ ۝
بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا	فضول خرچی کرنے والوں (کو)

بیشک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا ۝

پارہ 15، بنی اسرائیل: 26،27

وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝

وَ	اٰتِ	ذَا الْقُرْبٰى	حَقَّهٗ	وَ	الْمِسْكِيْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِيْلِ	وَ	لَا تُبَذِّرْ	تَبْذِيْرًا ۝
اور	دو	رشتہ دار (کو)	اس کا حق	اور	مسکین	اور	مسافر (کو)	اور	فضول خرچی نہ کرو	فضول خرچی کرنا

اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو (بھی دو) اور فضول خرچی نہ کرو ۝

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝

اِنَّ	الْمُبَذِّرِيْنَ	كَانُوْٓا	اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ	وَ	كَانَ	الشَّيْطٰنُ	لِرَبِّهٖ	كَفُوْرًا ۝
بیشک	فضول خرچی کرنے والے	ہیں	شیطانوں کے بھائی	اور	ہے	شیطان	اپنے رب کا	بڑا ناشکرا

بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے ۝

پارہ 3، آل عمران: 61

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ

فَمَنْ	حَآجَّكَ	فِيْهِ	مِنْۢ	بَعْدِ	مَا	جَآءَكَ	مِنَ	الْعِلْمِ	فَقُلْ
پھر جو	جھگڑے تم سے	اس (عیسیٰ کے بارے) میں	سے	(اس کے) بعد	جو	آیا تمہارے پاس	سے	علم	تو تم کہو

پھر اے حبیب! تمہارے پاس علم آجانے کے بعد جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں جھگڑا کریں تو تم ان سے فرمادو:

تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا

تَعَالَوْا	نَدْعُ	اَبْنَآءَنَا	وَ	اَبْنَآءَكُمْ	وَ	نِسَآءَنَا	وَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	اَنْفُسَنَا
آؤ	ہم بلاتے ہیں	اپنے بیٹوں	اور	تمہارے بیٹوں (کو)	اور	اپنی عورتوں	اور	تمہاری عورتوں (کو)	اور	اپنی جانوں

آؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو

وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (۶۱)

وَ	اَنْفُسَكُمْ	ثُمَّ	نَبْتَهِلْ	فَنَجْعَلْ	لَّعْنَتَ اللّٰهِ	عَلَى	الْكٰذِبِيْنَ (۶۱)
اور	تمہاری جانوں (کو)	پھر	ہم مباہلہ کرتے ہیں	تو کرتے ہیں، ڈالتے ہیں	اللہ کی لعنت	پر	جھوٹ بولنے والوں

اور تمہاری جانوں کو (مقابلے میں) بلالیتے ہیں پھر مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالتے ہیں ○

پارہ 26، الحجرات: 12

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اجْتَنِبُوْا	كَثِيْرًا	مِّنَ الظَّنِّ	اِنَّ	بَعْضَ الظَّنِّ	اِثْمٌ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم بچو	بہت زیادہ	گمان کرنے سے	بیشک	کوئی گمان	گناہ (ہے)

اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے

وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ

وَّ	لَا تَجَسَّسُوْا	وَ	لَا يَغْتَبْ	بَّعْضُكُمْ	بَعْضًا	اَيُحِبُّ	اَحَدُكُمْ	اَنْ	يَّاْكُلَ
اور	(پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو	اور	غیبت نہ کریں	تمہارے بعض	بعض (کی)	کیا پسند کرے گا	تم میں کوئی	کہ	وہ کھائے

اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا

لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ (۱۲)

لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا	فَكَرِهْتُمُوْهُ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	تَوَّابٌ	رَّحِيْمٌ (۱۲)
اپنے مردہ بھائی کا گوشت	تو تم ناپسند کرو گے اسے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان (ہے)

گوشت کھائے تو یہ تمہیں ناپسند ہو گا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے ○

پارہ7، الانعام:109

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىٕنْ جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ لَّیُؤْمِنُنَّ بِهَا

بِهَا	لَّیُؤْمِنُنَّ	اٰیَةٌ	جَآءَتْهُمْ	لَىٕنْ	جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ	بِاللّٰهِ	اَقْسَمُوْا	وَ
اس پر	(تو) ضرور وہ ایمان لائیں گے	کوئی نشانی	آئی ان کے پاس	ضرور اگر	اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)	اللہ کی	انہوں نے قسم کھائی	اور

اور انہوں نے بڑی تاکید سے اللہ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے۔

قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا یُشْعِرُكُمْ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾	جَآءَتْ	اِذَا	اَنَّهَاۤ	مَا یُشْعِرُكُمْ	وَ	عِنْدَ اللّٰهِ	الْاٰیٰتُ	اِنَّمَا	قُلْ
(تو بھی) وہ ایمان نہیں لائیں گے	آئے گی	جب	کہ وہ (نشانی)	تمہیں کیا خبر ہے	اور	اللہ کے پاس (ہیں)	نشانیاں	صرف	تم کہو

تم فرمادو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور تمہیں کیا خبر کہ جب وہ (نشانیاں) آئیں گی تو (بھی) یہ ایمان نہیں لائیں گے ○

پارہ26، الحجرات:11

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا

خَیْرًا	یَّكُوْنُوْا	اَنْ	عَسٰۤى	مِّنْ قَوْمٍ	قَوْمٌ	لَا یَسْخَرْ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا
بہتر	وہ ہوں	کہ	ہو سکتا ہے	(دوسرے) گروہ سے (پر)	(مردوں کا) کوئی گروہ	نہ ہنسے	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے

اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے

مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ

وَ	مِّنْهُنَّ	خَیْرًا	یَّكُنَّ	اَنْ	عَسٰۤى	مِّنْ نِّسَآءٍ	نِسَآءٌ	لَا	وَ	مِّنْهُمْ
اور	(ہنسنے والیوں) سے	ان (ہنسنے والیوں) بہتر	وہ ہوں	کہ	ہو سکتا ہے	(دوسری) عورتوں سے (پر ہنسیں)	عورتیں	نہ	اور	ان (ہنسنے والوں) سے

بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور

لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ

بَعْدَ الْاِیْمَانِ	الْفُسُوْقُ	الِاسْمُ	بِئْسَ	بِالْاَلْقَابِ	لَا تَنَابَزُوْا	وَ	اَنْفُسَكُمْ	لَا تَلْمِزُوْۤا
ایمان کے بعد	فاسق کہلانا	نام (ہے)	کیا ہی برا	(برے) ناموں کے ساتھ	ایک دوسرے کو نہ بلاؤ	اور	اپنی جانوں (کو)	نہ عیب لگاؤ

آپس میں کسی کو طعنہ نہ دو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے

وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾	هُمُ	فَاُولٰٓىٕكَ	لَّمْ یَتُبْ	مَنْ	وَ
ظالم (ہیں)	وہی	تو یہ لوگ	توبہ نہ کرے	جو	اور

اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں ○

پارہ 1، البقرۃ:34

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ

اِبْلِیْسَ	اِلَّاۤ	فَسَجَدُوْۤا	لِاٰدَمَ	اسْجُدُوْا	لِلْمَلٰٓىٕكَةِ	قُلْنَا	اِذْ	وَ
ابلیس، شیطان	مگر	توانہوں نے سجدہ	آدم کو	سجدہ کرو	فرشتوں سے	ہم نے کہا	جب	اور

اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔

اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ٘ۗ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ(۳۴)

الْكٰفِرِیْنَ(۳۴)	مِنَ	كَانَ	وَ	اسْتَكْبَرَ	وَ	اَبٰى
کافروں	سے	ہوگیا	اور	تکبر کیا	اور	اس نے انکار کیا

اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافر ہوگیا۔

پارہ 15، بنی اسراءیل:37

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا(۳۷)

طُوْلًا(۳۷)	الْجِبَالَ	لَنْ تَبْلُغَ	وَ	الْاَرْضَ	لَنْ تَخْرِقَ	اِنَّكَ	مَرَحًا	فِی الْاَرْضِ	لَا تَمْشِ	وَ
بلندی (میں)	پہاڑوں (کو)	ہرگز نہیں پہنچ جائے گا	اور	زمین (کو)	ہرگز نہیں پھاڑ دے گا	بیشک تو	اتراتا ہوا	زمین میں	تو نہ چل	اور

اور زمین میں اتراتے ہوئے نہ چل بیشک تو ہرگز نہ زمین کو پھاڑ دے گا اور نہ ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ جائے گا۔

پارہ 21، لقمٰن:18، 19

وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اِنَّ	مَرَحًا	فِی الْاَرْضِ	لَا تَمْشِ	وَ	لِلنَّاسِ	خَدَّكَ	لَا تُصَعِّرْ	وَ
اللہ	بیشک	اکڑتے ہوئے	زمین میں	نہ چل	اور	لوگوں سے (بات کرتے وقت)	اپنا رخسار	ٹیڑھا نہ کر	اور

اور لوگوں سے بات کرتے وقت اپنا رخسار ٹیڑھا نہ کر اور زمین میں اکڑتے ہوئے نہ چل، بیشک اللہ

لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ(۱۸)ۚ وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَؕ

مِنْ صَوْتِكَ	اغْضُضْ	وَ	فِیْ مَشْیِكَ	اقْصِدْ	وَ	كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ(۱۸)	لَا یُحِبُّ
اپنی آواز	پست رکھ	اور	اپنی چال میں	درمیانی صورت اختیار کر	اور	ہر اکڑنے والے تکبر کرنے والے (کو)	پسند نہیں کرتا

کو ہر اکڑنے والا، تکبر کرنے والا ناپسند ہے ۔ اور اپنے چلنے میں درمیانی چال سے چل اور اپنی آواز کچھ پست رکھ،

اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ(۱۹)

لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ(۱۹)	اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ	اِنَّ
ضرور گدھے کی آواز (ہے)	آوازوں میں سب سے بری	بیشک

بیشک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

پارہ 30، الفلق: 4، 5

وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

حَسَدَ ﴿۵﴾	اِذَا	مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ	وَ	فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾	مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ	وَ
وہ حسد کرے	جب	حسد کرنے والے کے شر سے	اور	گرہوں میں	پھونکیں مارنے والی عورتوں کے شر سے	اور

اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں ○ اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ○

پارہ 8، الانعام: 120

وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ

سَیُجْزَوْنَ	الْاِثْمَ	یَكْسِبُوْنَ	الَّذِیْنَ	اِنَّ	ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ	ذَرُوْا	وَ
عنقریب انہیں بدلہ دیا جائے گا	گناہ	کماتے ہیں	وہ لوگ جو	بیشک	ظاہری اور باطنی گناہ	چھوڑ دو	اور

اور ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو بیشک جو لوگ گناہ کماتے ہیں انہیں عنقریب ان گناہوں کا بدلہ دیا جائے گا

بِمَا كَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

كَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾	بِمَا
وہ ارتکاب کرتے تھے	(ان گناہوں کا) جن کا

جن کا وہ ارتکاب کرتے تھے ○

پارہ 13، الرعد: 28

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ؕ

تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾	بِذِكْرِ اللّٰهِ	اَلَا	بِذِكْرِ اللّٰهِ	قُلُوْبُهُمْ	تَطْمَىٕنُّ	وَ	اٰمَنُوْا	اَلَّذِیْنَ
دل اطمینان پاتے ہیں	اللہ کے ذکر ہی سے	سن لو	اللہ کے ذکر سے	ان کے دل	اطمینان پاتے ہیں	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو

(ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے) جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں، سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل چین پاتے ہیں ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾ ... ہمیں خود بھی نماز ادا کرنی چاہیے اور اپنے گھر والوں کو بھی اس کی ترغیب دلانی چاہیے۔

﴿2﴾ ... جب کوئی مسلمان سلام کرے تو اسے بہتر انداز میں جواب دینا چاہیے۔

﴿3﴾ ... والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آیئے، ان سے ہمیشہ نرمی اور ادب کے ساتھ بات کیجیے۔

﴿4﴾ ... دو ناراض مسلمانوں میں صلح کروانا بہت اچھا کام ہے۔

﴿5﴾ ... کسی کے گھر میں اجازت لیے بغیر داخل نہیں ہونا چاہیے۔

﴿6﴾ ... تین مرتبہ اجازت مانگنے پر بھی کوئی جواب نہ ملے تو ناراض ہوئے بغیر واپس آجانا چاہیے۔

﴿7﴾ ... وعدہ پورا کرنا مومن کے اخلاق میں سے ہے۔

﴾8﴿...اللہ پاک نے امانت کی حفاظت کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے۔

﴾9﴿... ہمیں فُضُول خرچی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ فُضُول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

﴾10﴿...اللہ پاک کا ذکر کیجیے کہ اس سے دل کو چین اور سکون ملتا ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: نماز ادا کرنے کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: نماز کے علاوہ کوئی تین چیزیں بیان کریں جو مسلمانوں پر فرض ہیں۔

جواب: ____________________

____

سوال 3: والدین کے علاوہ اور کس کس کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا چاہیے؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: اِسراف یعنی فضول خرچی کرنے والوں کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: غیبت کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 6: بدگمانی کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 7: بعض لوگ ایک دوسرے کا نام بگاڑتے ہیں، برے نام رکھتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: ____________________

____

سوال 8: تجسس کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ____

____

سوال 9: ایک مسلمان کو کس طریقے سے بات کرنی چاہیے۔

جواب: ____

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر یہ خواہش کرنا کہ وہ ______ اس سے چھن جائے ______ کہلاتا ہے۔

﴿2﴾... لوگوں کی ______ باتیں اور عیب جاننے کی کوشش کرنا ______ کہلاتا ہے۔

﴿3﴾... کسی بھی مسلمان کا ______ بگاڑنا اور بُرا ______ رکھنا منع ہے۔

﴿4﴾... جب دو مسلمانوں میں کسی بات پر ______ ہو جائے تو ان میں ______ کروا دینی چاہیے۔

﴿5﴾... اپنے مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے اس کی ______ بیان کرنا ______ کہلاتا ہے۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو آپس میں ملا کر جملے مکمل کیجیے:

جھوٹوں پر	غیبت کہلاتا ہے۔
والدین کے ساتھ	گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔
دلوں کا سکون	کھا جاتا ہے۔
حسد نیکیوں کو	حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیے۔
پیٹھ پیچھے برائی بیان کرنا	اللہ کے ذکر میں ہے۔
چلا کر یا چیخ کر	اللہ کی لعنت ہے۔

دستخط ٹیچر: ______ دستخط سرپرست: ______

تعارف و مضامین:

تکویر کا معنیٰ ہے لپیٹنا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ "کُوِّرَتْ" سے ماخوذ ہے۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کے اَحوال بیان کیے گئے ہیں اور قرآنِ مجید کے اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے کو ثابت کیا گیا ہے نیز اس میں یہ مضامین بھی بیان کیے گئے ہیں: (1) اس سورت کی ابتدائی 13 آیات میں قیامت کے چند ہولناک اُمور بیان کر کے فرمایا گیا کہ جب یہ چیزیں واقع ہوں گی تو اس وقت ہر جان کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون سی نیکی یا بدی اپنے ساتھ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی ہے۔ (2) اُلٹے اور سیدھے چلنے والوں، ستاروں، رات کے آخری حصے اور صبح کی قسم کھا کر فرمایا گیا کہ بیشک قرآنِ مجید معزز فرشتے حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام کا پہنچایا ہوا کلام ہے نیز حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام کی شان بیان کی گئی۔ (3) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور قرآن مجید پر کیے گئے کفار کے اعتراضات کا جواب دیا اور یہ بتایا گیا کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں ہیں اور قرآن مجید سب جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، التکویر

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۞۱ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۞۲ وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ۞۳

اِذَا	الشَّمْسُ	كُوِّرَتْ ۞۱	وَ	اِذَا	النُّجُوْمُ	انْكَدَرَتْ ۞۲	وَ	اِذَا	الْجِبَالُ	سُیِّرَتْ ۞۳
جب	سورج	لپیٹ دیا جائے گا	اور	جب	تارے	جھڑ پڑیں گے	اور	جب	پہاڑ	چلائے جائیں گے

جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا ۞ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے ۞ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے ۞

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۞۴ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۞۵ وَاِذَا الْبِحَارُ

وَ	اِذَا	الْعِشَارُ	عُطِّلَتْ ۞۴	وَ	اِذَا	الْوُحُوْشُ	حُشِرَتْ ۞۵	وَ	اِذَا	الْبِحَارُ
اور	جب	دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں	چھوڑ دی جائیں گی	اور	جب	وحشی جانور	جمع کئے جائیں گے	اور	جب	سمندر

اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی ۞ اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے ۞ اور جب سمندر

سُجِّرَتْ ۞۶ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۞۷ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۞۸

سُجِّرَتْ ۞۶	وَ	اِذَا	النُّفُوْسُ	زُوِّجَتْ ۞۷	وَ	اِذَا	الْمَوْءٗدَةُ	سُئِلَتْ ۞۸
سلگائے جائیں گے	اور	جب	جانیں	جوڑی جائیں گی	اور	جب	زندہ دفن کی گئی لڑکی	اس سے پوچھا جائے گا

سلگائے جائیں گے ۞ اور جب جانوں کو جوڑا جائے گا ۞ اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا ۞

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۚ﴿۹﴾ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۪ۙ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۪ۙ﴿۱۱﴾

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ	قُتِلَتْ ﴿۹﴾	وَ	اِذَا	الصُّحُفُ	نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾	وَ	اِذَا	السَّمَآءُ	كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾
کس خطا کی وجہ سے	اسے قتل کیا گیا	اور	جب	اعمال نامے	کھولے جائیں گے	اور	جب	آسمان	کھینچ لیا جائے گا

کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟ ○ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے ○ اور جب آسمان کھینچ لیا جائے گا ○

وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۪ۙ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۪ۙ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ؕ﴿۱۴﴾

وَ	اِذَا	الْجَحِیْمُ	سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾	وَ	اِذَا	الْجَنَّةُ	اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾	عَلِمَتْ	نَفْسٌ	مَّاۤ	اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾
اور	جب	جہنم	بھڑکائی جائے گی	اور	جب	جنت	قریب لائی جائے گی	(اس وقت) جان لے گی	ہر جان	جو	اس نے حاضر کیا

اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی ○ اور جب جنت قریب لائی جائے گی ○ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی ○

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۙ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ﴿۱۶﴾ وَ الَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۙ﴿۱۷﴾

فَلَاۤ اُقْسِمُ	بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾	الْجَوَارِ	الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾	وَ	الَّیْلِ	اِذَا	عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾
تو مجھے قسم ہے	الٹا چلنے والوں کی	سیدھا چلنے والوں	چھپ جانے والوں (کی)	اور	رات (کی)	جب	وہ پیٹھ پھیر کر جائے

تو ان ستاروں کی قسم جو الٹے چلیں ○ جو سیدھے چلیں، چھپ جائیں ○ اور رات کی جب پیٹھ پھیر کر جائے ○

وَ الصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۙ﴿۱۹﴾ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ۙ﴿۲۰﴾

وَ	الصُّبْحِ	اِذَا	تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾	اِنَّهٗ	لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۹﴾	ذِیْ قُوَّةٍ	عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ	مَكِیْنٍ ﴿۲۰﴾
اور	صبح (کی)	جب	وہ سانس لے	بیشک وہ	ضرور عزت والے رسول کا کلام (ہے)	قوت والا (ہے)	عرش والے کے حضور	عزت والا (ہے)

اور صبح کی جب سانس لے ○ بیشک یہ ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے ○ جو قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے ○

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ؕ﴿۲۱﴾ وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲۲﴾ وَ لَقَدْ رَاٰهُ

مُّطَاعٍ	ثَمَّ	اَمِیْنٍ ﴿۲۱﴾	وَ	مَا	صَاحِبُكُمْ	بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾	وَ	لَقَدْ	رَاٰهُ
اس کا حکم مانا جاتا ہے	وہاں	امانت دار (ہے)	اور	نہیں	تمہارے صاحب	مجنون	اور	ضرور بیشک	اس نے دیکھا اس (جبریل) کو

وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، امانت دار ہے ○ اور تمہارے صاحب ہرگز مجنون نہیں ○ اور یقیناً بیشک انہوں نے اسے

بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۚ﴿۲۳﴾ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۚ﴿۲۴﴾ وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ۙ﴿۲۵﴾

بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ﴿۲۳﴾	وَ	مَا	هُوَ	عَلَى الْغَیْبِ	بِضَنِیْنٍ ﴿۲۴﴾	وَ	مَا	هُوَ	بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۲۵﴾
روشن کنارے پر	اور	نہیں	وہ (نبی)	غیب (بتانے) پر	بخیل	اور	نہیں	وہ (قرآن)	شیطان مردود کا پڑھا ہوا

روشن کنارے پر دیکھا ○ اور یہ نبی غیب بتانے پر ہرگز بخیل نہیں ○ اور وہ (قرآن) ہرگز مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں ○

فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ؕ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ

فَاَیْنَ	تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ	لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۷﴾	لِمَنْ	شَآءَ	مِنْكُمْ
پھر کہاں	تم جاتے ہو	نہیں	وہ	مگر	نصیحت	تمام جہانوں کے لئے	(اس) کے لئے جو	چاہے	تم میں سے

پھر تم کدھر جاتے ہو؟ ○ وہ تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے ○ اس کے لیے جو تم میں سے

اَنۡ یَّسۡتَقِیۡمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۹﴾

رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۹﴾	اللّٰہُ	یَّشَآءَ	اَنۡ	اِلَّاۤ	مَا تَشَآءُوۡنَ	وَ	یَّسۡتَقِیۡمَ ﴿۲۸﴾	اَنۡ
(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	اللہ	چاہے	یہ کہ	مگر	تم نہیں چاہ سکتے	اور	وہ سیدھا ہو جائے	کہ

سیدھا ہونا چاہے ○ اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... قیامت کے دن سورج، چاند، ستارے، سمندر، آسمان ہر چیز فنا ہو جائے گی۔

﴿2﴾... آخرت میں جانوروں کو بھی دوسرے جانوروں پر ظلم کرنے کی سزا دی جائے گی۔

﴿3﴾... مشرکین بیٹیوں کو برا سمجھتے اور انہیں زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔

﴿4﴾... انسان دنیا میں جو کچھ کرتا ہے قیامت کے دن ان سب کا حساب دینا پڑے گا۔

﴿5﴾... حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی اصلی صورت میں بھی دیکھا ہے۔

﴿6﴾... ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی امت کو غیب کی باتیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ تکویر کو تکویر کہنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: سورۂ تکویر میں قیامت کے جو احوال بیان کیے گئے ہیں ان میں سے پانچ بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 3: قیامت کے دن زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے کیا سوال کیا جائے گا؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: سورۂ تکویر میں اللہ تعالیٰ نے کن چیزوں کی قسم یاد فرمائی ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: سورۂ تکویر میں حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: ____

____

درست کیجیے:

سبق میں دی گئی آیات اور ترجمہ کی مدد سے ہر آیت کے صحیح ترجمے کی نشاندہی کیجیے۔

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۟ۙ (٢)	اور جب سمندر سلگائے جائیں گے۔
وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۟ۙ (٣)	اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔
وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۟ۙ (٦)	اور یہ نبی غیب بتانے پر ہرگز بخیل نہیں۔
وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ ۟ۙ (٨)	اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی۔
وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۟ۙ (١٢)	اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔
اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۟ۙ (١٩)	وہ تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے۔
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۟ۚ (٢٢)	اور جب تارے جھڑ پڑیں گے۔
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۟ۙ (٢٧)	بیشک یہ ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ تکویر میں بیان کی گئی قیامت کی نشانیاں یاد کرکے دوستوں سے شیئر کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

آسمانی کتابیں

آسمانی کتابوں پر ایمان:

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو پیدا کیا اور اس میں انسانوں کو آباد کیا پھر انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مبعوث فرمایا۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بعثت کا مقصد لوگوں کو آخرت کی طرف دعوت دینا تھا اور اسی مقصد کے لیے آسمانی کتابیں نازل کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبیوں پر صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں، اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں:

(1) توریت۔ (2) زبور۔ (3) انجیل۔ (4) قرآن شریف۔

"توریت" حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی۔

"زبور" حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی۔

"اِنجیل" حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی۔

"قرآنِ عظیم" جو کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہوئی۔

سب آسمانی کتابیں حق ہیں:

اللہ تعالیٰ نے جتنے صحیفے اور کتابیں آسمان سے نازل فرمائی ہیں سب حق ہیں اور سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں، کسی ایک کتاب کا انکار بھی کفر ہے۔ اُن میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان لانا اور انہیں سچ ماننا ضروری ہے، لیکن اتنا ضرور ہے کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمّت کے سپرد کی تھی، اُن سے اُس کا تحفظ نہ ہوسکا۔ کلامِ الٰہی جیسا اُترا تھا اُن کے ہاتھوں میں ویسا باقی نہ رہا بلکہ اُن کے شریر لوگوں نے یہ کیا کہ اُن میں تحریفیں (تبدیلیاں) کر دیں، یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا۔ لہٰذا جب کوئی بات اُن کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے، ہم اُس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ اُن کی تحریفات سے ہے اور اگر موافقت، مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب بلکہ یوں کہیں کہ: "اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ" یعنی (اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر میرا ایمان ہے۔)

قرآنِ مجید:

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے اُتارا۔ اس میں سارے علم ہیں اور یہ ایسی بے مثل کتاب ہے کہ چاہے ساری دنیا کے لوگ مل جائیں مگر ایسی کتاب نہیں بنا سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب اپنے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمائی۔ جیسے اس سے پہلے دوسری کتابیں دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر نازل فرمائی تھیں وہ سب کتابیں برحق ہیں۔ ہمارا ان سب پر ایمان ہے مگر پہلے زمانہ کے شریر لوگوں نے اگلی کتابوں کو بدل ڈالا وہ اصلی نہیں ملتیں۔ چونکہ دینِ اسلام ہمیشہ رہنے والا ہے، اس لیے قرآنِ عظیم کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذِمّہ رکھی، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 14، الحجر: 9

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ⑨

اِنَّا	نَحْنُ	نَزَّلْنَا	الذِّكْرَ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ ⑨ ①
بیشک	ہم (نے)	نازل کیا	قرآن	اور	بیشک ہم (ہی)	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہیں)

بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ○

پارہ 1، البقرۃ: 23،24

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ

وَ	اِنْ	كُنْتُمْ	فِيْ رَيْبٍ	مِّمَّا	نَزَّلْنَا	عَلٰى	عَبْدِنَا	فَاْتُوْا	بِسُوْرَةٍ
اور	اگر	تم ہو	شک میں	(اس) سے جو	ہم نے نازل کیا، اتارا	پر	اپنے بندے	تو لے آؤ	ایک سورت

اور اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں کوئی شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر نازل کی ہے تو تم اس جیسی

مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ㉓

مِّنْ	مِّثْلِهٖ	وَ	ادْعُوْا	شُهَدَآءَكُمْ	مِّنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ㉓ ②
سے	اس کی مثل، اس جیسی	اور	بلالو	اپنے مددگاروں (کو)	سے	اللہ کے علاوہ	اگر	تم ہو	سچے

ایک سورت بنالاؤ اور اللہ کے علاوہ اپنے سب مددگاروں کو بلالو اگر تم سچے ہو ○ پھر اگر تم یہ نہ کرسکو

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ

فَاِنْ	لَّمْ تَفْعَلُوْا	وَ	لَنْ تَفْعَلُوْا	فَاتَّقُوا	النَّارَ	الَّتِيْ	وَقُوْدُهَا	النَّاسُ	وَ	الْحِجَارَةُ
پھر اگر	تم نے نہ کیا	اور	ہرگز نہ کرسکوگے	تو ڈرو	آگ (سے)	جو	اس کا ایندھن	آدمی	اور	پتھر (ہیں)

اور تم ہرگز نہ کرسکوگے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ㉔

اُعِدَّتْ ③	لِلْكٰفِرِيْنَ ㉔ ④
تیار کی گئی (ہے)	کافروں کے لئے

وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ○

① قرآنِ کریم کی یہ حفاظت کئی طرح سے ہے (1) قرآنِ کریم کو معجزہ کے طور پر نازل کیا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے۔ (2) اس کو معارضے اور مقابلے سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو۔ (3) ساری مخلوق کو اسے معدوم کرنے سے عاجز کردیا کہ کفار شدید عداوت کے باوجود اس مقدس کتاب کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔

② یہ چیلنج قیامت تک تمام انسانوں کے لیے ہے، آج بھی قرآن کو محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصنیف کہنے والے کفار تو بہت ہیں مگر قرآن کی مثل ایک آیت بنانے والا آج تک کوئی سامنے نہیں آیا اور جس نے اس کا دعویٰ کیا اس کا پول خود ہی چند دنوں میں کھل گیا۔

③ اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے کیونکہ یہاں ماضی کے الفاظ ہیں۔

④ "کافروں کے لیے" فرمانے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہنم میں ہمیشہ کے داخلے سے محفوظ رہیں گے کیونکہ جہنم بطورِ خاص کافروں کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بعثت کا مقصد لوگوں کو آخرت کی دعوت دینا تھا۔

﴿2﴾... اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبیوں پر صحیفے اور آسمانی کتابیں نازل فرمائیں، اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔

﴿3﴾... تورات حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر، زبور حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام پر اور انجیل حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی۔

﴿4﴾... قرآن شریف ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہوا۔

﴿5﴾... اللہ تعالیٰ نے جتنے صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں سب پر ایمان لانا اور انہیں سچ ماننا ضروری ہے۔

﴿6﴾... پہلی کتابوں میں شریر لوگوں نے اپنی خواہش کے مطابق احکامات میں ردّوبدل کر دیا تھا۔

﴿7﴾... پہلی کتابوں کی جوبات قرآن مجید کے موافق ہو گی ہم اُسے مانیں گے اور جوبات قرآن کے مخالف ہو گی ہم اُسے نہیں مانیں گے۔

﴿8﴾... قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام اور بے مثل کتاب ہے اس جیسی کتاب کوئی نہیں بنا سکتا۔

﴿9﴾... قرآن پاک کی حفاظت کا ذمّہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے، اگر ساری دنیا اِس کے بدلنے کے لیے جمع ہو جائے تب بھی قرآن پاک میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔

﴿10﴾... قرآن پاک کا یہ معجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے جبکہ پہلے نبیوں پر نازل ہونے والی کتابیں صرف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ہی کو یاد ہوتی تھیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اس دنیا میں مبعوث کرنے کا مقصد کیا تھا؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: چار مشہور آسمانی کتابوں کے نام بتائیے اور یہ بھی بتائیے کہ کون سی کتاب کس نبی پر نازل ہوئی؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: کیا تمام آسمانی کتابیں اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: کیا تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟ کسی بھی کتاب سے انکار کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ____

____

سوال 5: قرآن شریف کی حفاظت کا ذمہ کس نے لیا ہے؟ قرآن کی آیت سے ثابت کیجیے۔

جواب: ____

____

خالی جگہیں پر کیجیے:

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ________ کے لیے انبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مبعوث فرمایا۔

﴿2﴾... آسمانی کتاب "تورات" ________ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی۔

﴿3﴾... تمام صحیفے اور آسمانی کتابیں ________ ہیں۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کی ________ کا ذمہ لیا۔

﴿5﴾... قرآنِ پاک میں کسی حرف یا نقطے کی کمی بیشی ________ ہے۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... ٹیچر سے پوچھ کر قرآنِ پاک کے کچھ فضائل لکھیں۔

دستخط ٹیچر: ________ دستخط سرپرست: ________

سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار

تعارف و مضامین:

اِنْفِطار کا معنی ہے پھٹ جانا، اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں موجود لفظ "اِنْفَطَرَتْ" سے ماخوذ ہے۔

اس سورت کا مرکزی مضمون ہے: "قیامت کی علامات"۔ اس میں مزید یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں: (1) سورت کی ابتداء میں قیامت کے وقت کائنات میں ہونے والی ہیبت ناک تبدیلیاں بیان کی گئی ہیں، اس وقت ہر جان کو وہ سب کچھ معلوم ہو جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔ (2) انسان کو عطا کردہ نعمتیں بیان کرکے جھنجھوڑا گیا ہے کہ اے انسان تجھے اپنے کرم والے رب سے کس چیز نے دھوکے میں ڈالا کہ تو نے اس کی نافرمانی شروع کر دی۔ (3) یہ بتایا گیا کہ ہر انسان پر دو فرشتے کِرَاماً کاتِبِیْن مقرر ہیں جو اس کے اَعمال اور اَقوال کے نگہبان ہیں اور وہ اس کے تمام کام جانتے ہیں۔ (4) اس سورت کے آخر میں نیکوں اور بدکاروں کا انجام بیان کیا گیا اور روزِ قیامت کے احوال بیان کیے گئے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، الانفطار

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ﴿۳﴾

اِذَا	السَّمَآءُ	انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾	وَ	اِذَا	الْكَوَاكِبُ	انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾	وَ	اِذَا	الْبِحَارُ	فُجِّرَتْ ﴿۳﴾
جب	آسمان	پھٹ جائے گا	اور	جب	ستارے	جھڑ پڑیں گے	اور	جب	سمندر	بہا دیے جائیں گے

جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب سمندر بہا دیے جائیں گے ○

وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ؕ﴿۵﴾

وَ	اِذَا	الْقُبُوْرُ	بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾	عَلِمَتْ	نَفْسٌ	مَّا	قَدَّمَتْ	وَ	اَخَّرَتْ ﴿۵﴾
اور	جب	قبریں	کریدی جائیں گی	(اس وقت) جان لے گی	ہر جان	جو	اس نے آگے بھیجا	اور	(جو) پیچھے چھوڑا

اور جب قبریں کریدی جائیں گی ○ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ○

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِیْ خَلَقَكَ

یٰۤاَیُّهَا	الْاِنْسَانُ	مَا	غَرَّكَ	بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ﴿۶﴾	الَّذِیْ	خَلَقَكَ
اے	انسان	کس چیز نے	دھوکے میں ڈال دیا تجھے	اپنے کرم والے رب کے بارے میں	جس نے	پیدا کیا تجھے

اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے کرم والے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا ○ جس نے تجھے پیدا کیا

فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ۙ﴿۹﴾

بِالدِّیْنِ ﴿۹﴾	تُكَذِّبُوْنَ	بَلْ	كَلَّا	رَكَّبَكَ ﴿۸﴾	مَّا شَآءَ	فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ	فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾	فَسَوّٰىكَ
انصاف ہونے کو	تم جھٹلاتے ہو	بلکہ	ہرگز نہیں	جوڑ دیا تجھے	اس نے چاہا	جس صورت میں	پھر اعتدال والا کیا تجھے	پھر ٹھیک بنایا تجھے

پھر ٹھیک بنایا پھر اعتدال والا کیا ○ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ○ ہرگز نہیں، بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو ○

وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۙ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ۙ﴿۱۱﴾ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾	مَا	یَعْلَمُوْنَ	كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ﴿۱۱﴾	لَحٰفِظِیْنَ ﴿۱۰﴾	عَلَیْكُمْ	اِنَّ	وَ
تم کرتے ہو	جو کچھ	وہ جانتے ہیں	معزز لکھنے والے	ضرور نگہبانی کرنے والے (مقرر ہیں)	تمہارے اوپر	بیشک	اور

اور بیشک تم پر ضرور کچھ نگہبان مقرر ہیں ○ معزز لکھنے والے ○ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو ○

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿۱۴﴾ یَّصْلَوْنَهَا

یَّصْلَوْنَهَا	لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿۱۴﴾	الْفُجَّارَ	اِنَّ	وَ	لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۱۳﴾	الْاَبْرَارَ	اِنَّ
وہ داخل ہوں گے اس میں	ضرور جہنم میں (ہیں)	بدکار لوگ (یعنی کافر)	بیشک	اور	ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہیں)	نیک لوگ	بیشک

بیشک نیک لوگ ضرور چین میں (جانے والے) ہیں ○ اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں ○ انصاف کے دن اس میں

یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۱۵﴾ وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآىٕبِیْنَ ؕ﴿۱۶﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۙ﴿۱۷﴾

یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۷﴾	مَا	مَاۤ اَدْرٰىكَ	وَ	بِغَآىٕبِیْنَ ﴿۱۶﴾	عَنْهَا	هُمْ	مَا	وَ	یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۱۵﴾
جزاء، انصاف کا دن	(ہے)	کیا معلوم تجھے	اور	چھپ سکنے والے	اس سے	وہ	نہیں	اور	جزاء، انصاف کے دن

جائیں گے ○ اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے ○ اور تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ ○

ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ؕ﴿۱۸﴾ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْــٴًـا ؕ

شَیْــٴًـا	لِّنَفْسٍ	نَفْسٌ	لَا تَمْلِكُ	یَوْمَ	یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۸﴾	مَا	مَاۤ اَدْرٰىكَ	ثُمَّ
کچھ	کسی جان کے لئے	کوئی جان	اختیار نہ رکھے گی	(جس) دن	جزاء، انصاف کا دن	کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے	پھر

پھر تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ ○ جس دن کوئی جان کسی جان کے لئے کچھ اختیار نہ رکھے گی

وَ الْاَمْرُ یَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾	یَوْمَىٕذٍ	الْاَمْرُ	وَ
اللہ کا (ہو گا)	اس دن	سارا حکم	اور

اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہو گا ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... قیامت کے دن آسمان پھٹ جائے گا، ستارے جھڑ جائیں گے اور سمندر مل جائیں گے۔

﴿2﴾... حشر میں سب قبریں کھل جائیں گی اور سب مُردوں کو حساب کے لیے ان سے باہر نکالا جائے گا۔

﴿3﴾... ہر انسان کے ساتھ محافظ فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

﴿4﴾... کراماً کاتبین بندے کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں ان سے انسان کا کوئی بھی عمل پوشیدہ نہیں۔

﴿5﴾... قیامت کے دن کفار کو کوئی مسلمان یا کافر فائدہ نہیں پہنچا سکے گا۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ اِنْفِطار کی ابتدائی پانچ آیات میں کس چیز کے احوال بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: سورۂ اِنْفِطار کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 3: سورۂ انفطار کی روشنی میں کراماً کاتبین کی تین صفات بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

درست کیجیے:

آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ کی نشاندہی کیجیے:

آیت نمبر	الفاظ
آیت نمبر 3	کافر بروز قیامت دوزخ میں جائیں گے
آیت نمبر 7	ہر انسان پر نگہبان فرشتے ہیں
آیت نمبر 10	رب کریم نے انسان کو تخلیق فرمایا
آیت نمبر 15	سمندر بہادیئے جائیں گے

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ انفطار کے ترجمے کی روشنی میں روزِ قیامت کے حالات یاد کر کے گھر والوں کو سنایئے۔

دستخط ٹیچر: __________ دستخط سرپرست: __________

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں، آپ حضرت یوسف کے والد، حضرت اسحاق کے بیٹے اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِمُ السَّلَام کے پوتے ہیں۔ آپ کا لقب اسرائیل ہے اور آپ کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بارہ بیٹے عطا کیے، آپ کی اولاد میں بہت برکت ہوئی۔ قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر آپ کا ذکر ہے، بعض جگہ نام کے ساتھ، بعض جگہ لقب کے ساتھ اور بعض جگہ اشاروں میں۔ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنے فرزند حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس مصر میں چوبیس سال عیش و آرام اور خوش حالی کے ساتھ رہے، جب وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو وصیت کی کہ مجھے ارضِ مقدسہ (ملکِ شام) میں میرے والد حضرت اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر شریف کے پاس دفن کرنا۔ اس وصیت کی تعمیل کی گئی اور وفات کے بعد ساج کی لکڑی کے تابوت میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا جسدِ اطہر ملکِ شام (موجودہ فلسطین) میں لایا گیا اور حضرت اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کے پہلو میں دفن کیے گئے۔ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک سو سینتالیس (147) سال کی عمر میں وفات پائی۔[1]

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی قرآنی صفات:

اللہ کریم نے قرآنِ مجید میں حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا ذکر مختلف مقامات پر مختلف انداز میں فرمایا ہے: (1) اولاد کو اسلام کی وصیت۔[2] (2) پیدائش کی خوشخبری۔[3] (3) صبرِ یعقوب۔[4] (4) تدبیر کے ساتھ تقدیر پر یقین۔[5] (5) اُمیدِ رحمت۔[6] (6) یادِ آخرت۔[7]

(1) اولاد کو اسلام کی وصیت:

قرآنِ کریم میں حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ وصف بیان ہوا ہے کہ آپ نے اپنے بیٹوں کو خاص طور پر وصیت فرمائی تھی کہ تم ہمیشہ دینِ اسلام پر قائم رہنا اور مسلمان ہی مرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس دین کو چُنا ہے، جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے بیٹوں سے پوچھا: میرے دنیا سے جانے کے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے رب اور اپنے آباؤ اجداد حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق عَلَیْہِمُ السَّلَام کے رب کی عبادت کریں گے اور ہمیشہ اس کے فرمانبردار رہیں گے۔[8]

(2) پیدائش کی خوشخبری:

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی زوجہ حضرت سارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عمر کافی ہو چکی تھی لیکن ان کی کوئی اولاد نہ تھی پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں طویل عمر میں ان کے بیٹے حضرت اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے پوتے حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت کی خوشخبری سنائی اور ان دونوں حضرات کی پیدائش کو قرآن میں خوشخبری کے طور پر بیان فرمایا۔[9]

(3) صبرِ یعقوب:

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے صاحبزادے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے بہت محبت تھی، جب بیٹوں نے آپ کو بتایا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو آپ کو شدید صدمہ پہنچا لیکن آپ نے اس مصیبت پر اپنی زبان سے کوئی شکوہ شکایت نہ کیا اور نہ بے صبری کا مظاہرہ کیا بلکہ فرمایا: صبر اچھی چیز ہے اور میں اس تکلیف پر اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں آپ نے حضرت یوسف کی جدائی کی تکلیف میں طویل عرصہ صبر کرتے ہوئے گزار دیا۔[10]

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد آپ کے بھائی بنیامین کی جدائی سے حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے غم میں اور اضافہ ہو گیا لیکن آپ اپنا دُکھ کسی سے نہ کہتے، یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے غم میں رو رو کر آپ کی بینائی بھی کمزور ہو گئی تھی۔ آپ کے بیٹے کہتے کہ یوسف کو اتنا یاد نہ کیا کریں کہ اس سے آپ کا غم اور زیادہ بڑھ جائے گا اور آپ وفات پا جائیں گے، آپ فرماتے: میری پریشانی کم ہو یا زیادہ، میں اپنے غم کی فریاد کسی سے نہیں کرتا بلکہ میری فریاد تو صرف اللہ ہی سے ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اپنی رحمت اور احسان سے مجھے آسانی عطا کرے گا۔[11]

(4) تدبیر کے ساتھ تقدیر پر یقین:

قحط سالی کے زمانے میں جب آپ نے اپنے بیٹوں کو غلہ لانے کے لیے مصر بھیجا تو ان سے کہا کہ تم شہر میں داخل ہوتے وقت الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا کیونکہ آپ کے تمام بیٹے نہایت خوبصورت اور قد آور تھے، آپ نے انہیں نظر لگنے سے بچانے کے لیے یہ تدبیر فرمائی لیکن ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہو گا وہی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا، اگر تقدیر میں تمہیں تکلیف پہنچنا لکھا ہے تو تم الگ الگ رہو یا ساتھ رہو تکلیف پہنچ کر رہے گی، میں اس تکلیف کو دور نہیں کر سکتا لیکن اس تدبیر کے ساتھ میں اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوں اور وہی ذات بھروسہ کے لائق ہے۔[12]

(5) اُمیدِ رحمت:

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام بہت تکلیفوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہونے کے باوجود کبھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے، حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی جدائی کو عرصہ گزر جانے کے بعد آپ نے بیٹوں سے فرمایا: جاؤ! یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک اللہ کی رحمت سے کافر ہی نااُمید ہوتے ہیں اور بالآخر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آپ کی یہ اُمید پوری ہو گئی اور مدتوں بعد حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام آپ کو مل گئے۔[13]

(6) یادِ آخرت:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی تعریف یوں بیان فرمائی ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام آخرت کے گھر سے

محبت کرتے ہیں اور کثرت سے آخرت کو یاد کرتے ہیں، آپ کے دل میں دنیا کی محبت نہیں اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل فرمایا ہے۔ (14)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 1، البقرة: 132، 133

وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى

وَ	وَصّٰى	بِهَاۤ	اِبْرٰهٖمُ	بَنِیْهِ	وَ	یَعْقُوْبُ	یٰبَنِیَّ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰى
اور	وصیت کی	اس کے ساتھ	ابراہیم (نے)	اپنے بیٹوں (کو)	اور	یعقوب (نے)	اے میرے بیٹو	بیشک	اللہ (نے)	چن لیا

اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے

لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ﴿۱۳۲﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ

لَكُمُ	الدِّیْنَ	فَلَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا	وَ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾	اَمْ	كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ
تمہارے لئے	دین (اسلام)	تو تم ہر گز نہ مرنا	مگر	اور (اس حال میں کہ)	تم	مسلمان ہو	کیا	تم تھے	حاضر، موجود

چن لیا ہے تو تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو ○ (اے یہودیو!) کیا تم اس وقت موجود تھے

اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ

اِذْ	حَضَرَ	یَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ	اِذْ	قَالَ	لِبَنِیْهِ	مَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ	بَعْدِیْ
جب	قریب آئی	یعقوب (کے)	موت	جب	انہوں نے کہا	اپنے بیٹوں سے	کس کی	تم عبادت کروگے	سے	میرے بعد

جب یعقوب کے وصال کا وقت آیا، جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: (اے بیٹو!) میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ

قَالُوْا	نَعْبُدُ	اِلٰهَكَ	وَ	اِلٰهَ اٰبَآىٕكَ	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ
انہوں نے کہا	ہم عبادت کریں گے	آپ کے معبود (کی)	اور	آپ کے آباؤاجداد کے معبود (کی)	ابراہیم	اور	اسماعیل

تو انہوں نے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے آباؤاجداد ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی

وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

وَ	اِسْحٰقَ	اِلٰهًا وَّاحِدًا	وَّ	نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾
اور	اسحاق (کا معبود)	ایک معبود	اور	ہم	اس کے لئے	اطاعت کرنے والے، فرمانبردار

عبادت کریں گے جو ایک معبود ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ○

پارہ 12، ھود: 71

وَامْرَاَتُهٗ قَآىٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾

وَ	امْرَاَتُهٗ	قَآىٕمَةٌ	فَضَحِكَتْ	فَبَشَّرْنٰهَا	بِاِسْحٰقَ	وَ	مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ	یَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾
اور	اس کی بیوی	کھڑی (تھی)	تو وہ ہنسنے لگی	تو ہم نے بشارت دی اسے	اسحاق کی	اور	اسحاق کے پیچھے	یعقوب (کی)

اور ان کی بیوی (وہاں) کھڑی تھی تو وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی خوشخبری دی ○

پارہ 12، یوسف: 18

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ

وَ	جَآءُوْ	عَلٰى قَمِیْصِهٖ	بِدَمٍ كَذِبٍ	قَالَ	بَلْ	سَوَّلَتْ	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا
اور	(لے) آئے	اس کے کرتے پر	جھوٹا خون (لگا کر)	(یعقوب نے) کہا	بلکہ	بنالی ہے	تمہارے لئے	تمہارے دلوں (نے)	ایک بات

اور وہ اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے۔ یعقوب نے فرمایا: بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑ لی ہے

فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

فَصَبْرٌ	جَمِیْلٌ	وَ	اللّٰهُ	الْمُسْتَعَانُ	عَلٰى	مَا	تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾
تو صبر	اچھا	اور	اللہ (ہی سے)	مدد چاہی جاتی (ہے)	(اس) پر	جو	تم بیان کررہے ہو

تو صبر اچھا اور تمہاری باتوں پر اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ○

پارہ 13، یوسف: 67، 68

وَقَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ

وَ	قَالَ	یٰبَنِیَّ	لَا تَدْخُلُوْا	مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ	وَّ	ادْخُلُوْا	مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ
اور	فرمایا	اے میرے بیٹو	تم داخل نہ ہونا	ایک دروازے سے	اور	داخل ہونا	جدا جدا دروازوں سے

اور فرمایا: اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا،

وَمَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ

وَ	مَاۤ اُغْنِیْ	عَنْكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ	اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ	عَلَیْهِ	تَوَكَّلْتُ
اور	میں نہیں بچاسکتا	تم سے (تمہیں)	اللہ (کی تقدیر) سے	کچھ	نہیں حکم	مگر	اللہ کا	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا

میں تمہیں اللہ سے بچا نہیں سکتا، حکم تو اللہ ہی کا چلتا ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا

وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ

وَ	عَلَیْهِ	فَلْیَتَوَكَّلِ	الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾	وَ	لَمَّا	دَخَلُوْا	مِنْ حَیْثُ	اَمَرَهُمْ	اَبُوْهُمْ
اور	اسی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	بھروسہ کرنے والے	اور	جب	وہ داخل ہوئے	جہاں سے	حکم دیا تھا انہیں	ان کے باپ (نے)

اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اور جب وہ وہیں سے داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ نے حکم دیا تھا،

مَا كَانَ یُغۡنِیۡ عَنۡهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیۡ نَفۡسِ یَعۡقُوۡبَ قَضٰىهَا ؕ

مَا كَانَ یُغۡنِیۡ	عَنۡهُمۡ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنۡ شَیۡءٍ	اِلَّا	حَاجَةً	فِیۡ نَفۡسِ یَعۡقُوۡبَ	قَضٰىهَا
وہ نہیں بچا سکتا تھا	ان سے (انہیں)	اللہ (کی تقدیر) سے	کچھ	مگر	ایک خواہش (تھی)	یعقوب کے دل میں	اس نے پورا کرلیا اسے

وہ انہیں اللہ سے کچھ بچا نہ سکتے تھے البتہ یعقوب کے دل میں ایک خواہش تھی جو اس نے پوری کرلی

وَ اِنَّهٗ لَذُوۡ عِلۡمٍ لِّمَا عَلَّمۡنٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۸﴾

وَ	اِنَّهٗ	لَذُوۡ عِلۡمٍ	لِّمَا	عَلَّمۡنٰهُ	وَ	لٰكِنَّ	اَكۡثَرَ النَّاسِ	لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۸﴾
اور	بیشک وہ	ضرور علم والا (تھا)	(اس) لئے کہ	ہم نے تعلیم دی تھی اسے	اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے

اور بیشک وہ صاحب علم تھا کیونکہ ہم نے اسے تعلیم دی تھی مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ○

پارہ 13، یوسف: 86، 87

قَالَ اِنَّمَاۤ اَشۡكُوۡا بَثِّیۡ وَ حُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ وَ اَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ

قَالَ	اِنَّمَاۤ	اَشۡكُوۡا	بَثِّیۡ	وَ	حُزۡنِیۡۤ	اِلَی اللّٰهِ	وَ	اَعۡلَمُ	مِنَ اللّٰهِ
(یعقوب نے) کہا	صرف	میں فریاد کرتا ہوں	اپنی پریشانی	اور	اپنے غم (کی)	اللہ کی طرف	اور	میں جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے

یعقوب نے کہا: میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں

مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾ یٰبَنِیَّ اذۡهَبُوۡا فَتَحَسَّسُوۡا مِنۡ یُّوۡسُفَ وَ اَخِیۡهِ وَ لَا تَایۡـَٔسُوۡا

مَا	لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾	یٰبَنِیَّ	اذۡهَبُوۡا	فَتَحَسَّسُوۡا	مِنۡ یُّوۡسُفَ وَ اَخِیۡهِ	وَ	لَا تَایۡـَٔسُوۡا
وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	اے میرے بیٹو	جاؤ	تو سراغ لگاؤ	یوسف اور اس کے بھائی (کا)	اور	ناامید نہ ہونا

جو تم نہیں جانتے ○ اے بیٹو! تم جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے

مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یَایۡـَٔسُ مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۷﴾

مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ	اِنَّهٗ	لَا یَایۡـَٔسُ	مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ	اِلَّا	الۡقَوۡمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۷﴾
اللہ کی رحمت سے	بیشک	ناامید نہیں ہوتے	اللہ کی رحمت سے	مگر	کافر لوگ

مایوس نہ ہو، بیشک اللہ کی رحمت سے کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں ○

پارہ 23، ص: 45، 46

وَ اذۡكُرۡ عِبٰدَنَاۤ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ اُولِی الۡاَیۡدِیۡ وَ الۡاَبۡصَارِ ﴿۴۵﴾

وَ	اذۡكُرۡ	عِبٰدَنَاۤ	اِبۡرٰهِیۡمَ	وَ	اِسۡحٰقَ	وَ	یَعۡقُوۡبَ	اُولِی الۡاَیۡدِیۡ وَ الۡاَبۡصَارِ ﴿۴۵﴾
اور	یاد کرو	ہمارے بندوں	ابراہیم	اور	اسحاق	اور	یعقوب (کو)	(جو) قوت اور سمجھ رکھنے والے (تھے)

اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو قوت والے اور سمجھ رکھنے والے تھے ○

اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾			
اِنَّآ	اَخْلَصْنٰهُمْ	بِخَالِصَةٍ	ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾
بیشک	ہم نے چن لیا انہیں	ایک کھری بات سے	(وہ اخروی) گھر کی یاد (ہے)
بیشک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے چن لیا وہ اس (آخرت کے) گھر کی یاد ہے ○			

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اولاد کو نیک اعمال، دین پر استقامت اور گناہوں سے بچنے کی بھی وصیت کرنی چاہیے۔

﴿2﴾... ہر خبر پر فوراً یقین نہیں کر لینا چاہیے بلکہ اس کے سچا یا جھوٹا ہونے کی تحقیق کر لینا مناسب ہے۔

﴿3﴾... تکلیف پہنچنے پر صبر کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے۔

﴿4﴾... تقدیر پر یقین رکھتے ہوئے مصیبت سے بچنے کی تدبیر کرنا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا طریقہ ہے۔

﴿5﴾... نظر کا لگنا برحق ہے، اس لیے بری نظر سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ نقصان نہ پہنچے۔

﴿6﴾... بڑی سے بڑی مصیبت میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اُمید رکھنی چاہیے۔

﴿7﴾... اللہ کی رحمت سے نااُمید ہونا کافروں کا طریقہ ہے۔

﴿8﴾... اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے آخرت سے محبت کرتے ہیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا لقب کیا ہے؟

جواب: ____

____

سوال 2: قرآن پاک میں حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا ذکر جس طرح آیا ہے ان میں سے کوئی تین بیان کیجیے۔

جواب: ____

____

سوال 3: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹوں کو کس چیز کی وصیت کی تھی؟

جواب: ____

____

سوال 4: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بینائی کس وجہ سے کمزور ہوئی تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی قرآنی صفات میں سے کوئی چار صفات بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 6: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹوں کو مصر میں داخل ہوتے وقت نظر لگنے سے بچانے کے لیے کیا تدبیر بتائی تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 7: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹوں کو یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو تلاش کرنے کے لیے بھیجتے وقت کیا نصیحت کی تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 8: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: ____________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ اپنے والدین کی نصیحتوں پر عمل کرتے ہیں؟

﴿2﴾... آپ مصیبت وپریشانی میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس تو نہیں ہوتے؟

﴿3﴾... آپ اپنے کام تدبیر سے کرتے ہیں؟

﴿4﴾... آپ آخرت سے زیادہ دنیا سے تو محبت نہیں کرتے؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... مضامین دیکھ کر آیات کا حوالہ دیجئے:

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی اپنے بیٹوں کو وصیت۔	
حضرت اسحاق و یعقوب عَلَیْہِمَا السَّلَام کے پیدا ہونے کی بشارت۔	ہود، آیت: 71
الگ الگ دروازوں سے مصر میں داخل ہونا۔	
غم کی فریاد صرف اللہ ہی سے کرنا۔	
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھنا۔	
اللہ تعالیٰ کے قوت اور سمجھ رکھنے والے بندے۔	

﴿2﴾... حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی قرآنی صفات پر ایک مختصر نوٹ تحریر کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

بروزِ قیامت تاج پہنایا جائے گا

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآن پڑھنا سکھایا تو بروزِ قیامت جنت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی بنا پر اہلِ جنت جان لیں گے کہ اس شخص نے دنیا میں اپنے بیٹے کو تعلیم دلوائی تھی۔ (معجم الاوسط، 1/40، حدیث: 96)

اگلے پچھلے گناہ بخش دئیے جاتے ہیں

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآنِ کریم سکھائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (معجم الاوسط، 1/524، حدیث: 9635)

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن

تعارف و مضامین:

مُطَفِّفِیْن کا معنی ہے "ناپ تول میں کمی کرنے والے"۔ اس سورت کی پہلی آیت میں موجود اسی لفظ کی مناسبت سے اسے "سورۂ مُطَفِّفِیْن" کہتے ہیں۔

اِس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اِس میں اِسلام کے بنیادی عقائد بیان کیے گئے اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ اِس میں مزید یہ مَضامین بھی بیان ہوئے ہیں: (1) ناپ تول میں کمی کرنے پر شدید وعید بیان کی گئی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں لوگ ناپ تول میں کمی کرتے تھے اور خاص طور پر ابوجُھَینہ ایسا شخص تھا جس نے چیزیں لینے اور دینے کے لیے دو جدا جدا پیمانے رکھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔[1] (2) کافروں کا اعمال نامہ سب سے نیچی جگہ سِجِّین میں لکھا ہوا ہے اور جس دن وہ اَعمال نامہ نکالا جائے گا اُس دن قیامت کے منکروں کے لیے خرابی ہے نیز یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن کو وہی جھٹلاتا ہے جو سرکش اور گناہگار ہے۔ (3) جو کافر قرآنِ مجید کو سابقہ لوگوں کی کہانیوں پر مشتمل کتاب کہتے تھے اُن کا رد کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ جس طرح وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار کرنے سے محروم رہے اسی طرح قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہیں گے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ (4) نیک لوگوں کے نامۂ اَعمال کی جگہ اور اُن کی جزا بیان کی گئی۔ (5) اِس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ دنیا میں جو کافر مسلمانوں کا مذاق اُڑاتے اور اُن پر ہنستے تھے، قیامت کے دن اُن کی رُسوائی اور دردناک انجام دیکھ کر مسلمان ان پر ہنسیں گے۔

اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، المطففین

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۪﴿۲﴾

وَیْلٌ	لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ﴿۱﴾	الَّذِیْنَ	اِذَا	اكْتَالُوْا	عَلَى النَّاسِ	یَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾
خرابی (ہے)	کم تولنے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	جب	ناپ کرلیں	لوگوں سے	(تو) پورا وصول کریں

کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے ○ وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں تو پورا وصول کریں ○

وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ؕ﴿۳﴾ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓىٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿۴﴾

وَ	اِذَا	كَالُوْهُمْ	اَوْ وَّزَنُوْهُمْ	یُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾	اَلَا یَظُنُّ	اُولٰٓىٕكَ	اَنَّهُمْ	مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾
اور	جب	ناپ کردیں انہیں	یا تول کر دیں انہیں	(تو) کم کردیں	کیا یقین نہیں رکھتے	یہ لوگ	کہ وہ	اٹھائے جائیں گے

اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کردیں ○ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھایا جائے گا ○

لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٦﴾ كَلَّا إِنَّ

لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾	يَوْمَ	يَقُومُ	النَّاسُ	لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٦﴾	كَلَّا	إِنَّ
ایک عظمت والے دن کے لئے	(جس) دن	کھڑے ہوں گے	تمام لوگ	تمام جہانوں کے رب کے حضور	یقیناً	بیشک

ایک عظمت والے دن کے لیے ○ جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے ○ یقیناً بیشک

كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿٧﴾ وَمَا أَدْرٰىكَ مَا سِجِّينٌ ﴿٨﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُومٌ ﴿٩﴾

كِتٰبَ الْفُجَّارِ	لَفِي سِجِّينٍ ﴿٧﴾	وَ	مَا أَدْرٰىكَ	مَا	سِجِّينٌ ﴿٨﴾	كِتٰبٌ	مَّرْقُومٌ ﴿٩﴾
بدکاروں کا اعمال نامہ	ضرور سجین میں (ہے)	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	سجین	(وہ) ایک کتاب (ہے)	مہر لگائی ہوئی

بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجین میں ہے ○ اور تجھے کیا معلوم کہ سجین کیا ہے؟ ○ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ○

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿١١﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖ

وَيْلٌ	يَوْمَئِذٍ	لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾	الَّذِينَ	يُكَذِّبُونَ	بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿١١﴾	وَ	مَا يُكَذِّبُ	بِهٖ
خرابی (ہے)	اس دن	جھٹلانے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	جھٹلاتے ہیں	جزاء انصاف کے دن کو	اور	نہیں جھٹلائے گا	اس کو

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○ جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں ○ اور اسے نہیں جھٹلائے گا

إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾

إِلَّا	كُلُّ مُعْتَدٍ	أَثِيمٍ ﴿١٢﴾	إِذَا	تُتْلٰى	عَلَيْهِ	اٰيٰتُنَا	قَالَ	أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾
مگر	ہر سرکش	بڑا گناہگار	جب	پڑھی جاتی ہیں	اس پر	ہماری آیتیں	(تو) کہتا ہے	(یہ) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہیں)

مگر ہر سرکش، بڑا گناہگار ○ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے (یہ قرآن) اگلوں کی کہانیاں ہیں ○

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ كَلَّا إِنَّهُمْ

كَلَّا	بَلْ	رَانَ	عَلٰى قُلُوبِهِمْ	مَّا	كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾	كَلَّا	إِنَّهُمْ
ہرگز نہیں	بلکہ	زنگ چڑھا دیا ہے	ان کے دلوں پر	(اس نے) جو	وہ کماتے (کام کرتے) تھے	یقیناً	بیشک وہ

(ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ ان کے کمائے ہوئے اعمال نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ○ یقیناً بیشک وہ

عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ﴿١٦﴾

عَنْ رَّبِّهِمْ	يَوْمَئِذٍ	لَّمَحْجُوبُونَ ﴿١٥﴾	ثُمَّ	إِنَّهُمْ	لَصَالُوا	الْجَحِيمِ ﴿١٦﴾
اپنے رب (کے دیدار) سے	اس دن	ضرور حجاب یعنی پردے میں ہوں گے	پھر	بیشک وہ	ضرور داخل ہونے والے	جہنم (میں)

اس دن اپنے رب کے دیدار سے ضرور محروم ہوں گے ○ پھر بیشک وہ ضرور جہنم میں داخل ہونے والے ہیں ○

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهٖ تُكَذِّبُونَ ﴿١٧﴾ كَلَّا إِنَّ كِتٰبَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾

ثُمَّ	يُقَالُ	هٰذَا	الَّذِي	كُنتُم بِهٖ تُكَذِّبُونَ ﴿١٧﴾	كَلَّا	إِنَّ	كِتٰبَ الْأَبْرَارِ	لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾
پھر	کہا جائے گا	یہ (ہے)	وہ جو	تم اس کو جھٹلاتے تھے	یقیناً	بیشک	نیک لوگوں کا اعمال نامہ	ضرور علیین میں (ہے)

پھر کہا جائے گا: یہ وہ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے ○ یقیناً بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال ضرور علیین میں ہے ○

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾	كِتٰبٌ	مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾	يَّشْهَدُهُ	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾
اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	علیین	(وہ) ایک کتاب (ہے)	مہر لگائی ہوئی	حاضر ہوتے ہیں اس پر	قرب والے (فرشتے)

اور تجھے کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ ○ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ○ قرب والے اس کی زیارت کرتے ہیں ○

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ

اِنَّ	الْاَبْرَارَ	لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾	عَلَى الْاَرَآئِكِ	يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾	تَعْرِفُ	فِيْ وُجُوْهِهِمْ
بیشک	نیک لوگ	ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہوں گے)	تختوں پر	نظارے کر رہے ہوں گے	تو پہچان لے گا	ان کے چہروں میں

بیشک نیک لوگ ضرور چین میں ہوں گے ○ تختوں پر نظارے کر رہے ہوں گے ○ تم ان کے چہروں میں نعمتوں کی

نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ

نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾	يُسْقَوْنَ	مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾	خِتٰمُهٗ	مِسْكٌ	وَ	فِيْ ذٰلِكَ
نعمتوں کی تروتازگی	انہیں پلایا جائے گا	مہر لگائی ہوئی خالص شراب سے	اس کی مہر	مشک (کی ہے)	اور	اسی میں (پر)

تروتازگی پہچان لوگے ○ انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگائی ہوئی ہوگی ○ اس کی مہر مشک (کی) ہے اور للچانے والوں کو

فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾

فَلْيَتَنَافَسِ	الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	مِزَاجُهٗ	مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾	عَيْنًا	يَّشْرَبُ	بِهَا	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾
تو چاہئے کہ للچائیں	للچانے والے	اور	اس کی ملاوٹ	تسنیم سے (ہے)	(وہ) ایک چشمہ (ہے)	پئیں گے	اس سے	مقرب بندے

تو اسی پر للچانا چاہئے ○ اور اس کی ملاوٹ تسنیم سے ہے ○ ایک چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے ○

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اَجْرَمُوْا	كَانُوْا	مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	اِذَا	مَرُّوْا	بِهِمْ
بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	جرم کئے	وہ تھے	ایمان والوں سے (پر)	ہنسا کرتے	اور	جب	وہ گزرتے	ان پر

بیشک مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے ○ اور جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو یہ آپس میں (ان پر)

يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾

يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾	وَ	اِذَا	انْقَلَبُوْۤا	اِلٰۤى اَهْلِهِمُ	انْقَلَبُوْا	فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾
(تو) یہ آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے	اور	جب	وہ پلٹتے	اپنے گھروں کی طرف	(تو) پلٹتے	خوش ہوتے ہوئے

آنکھوں سے اشارے کرتے تھے ○ اور جب یہ کافر اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تو خوش ہو کر لوٹتے ○

وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَاۤ اُرْسِلُوْا

وَ	اِذَا	رَاَوْهُمْ	قَالُوْۤا	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	مَاۤ اُرْسِلُوْا
اور	جب	وہ دیکھتے ان (مسلمانوں) کو	(تو) کہتے	بیشک	یہ لوگ	ضرور بہکے ہوئے (ہیں)	اور (حالانکہ)	انہیں نہیں بھیجا گیا

اور جب مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے: بیشک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں ○ حالانکہ ان کافروں کو

عَلَیۡہِمۡ حٰفِظِیۡنَ ﴿۳۳﴾ فَالۡیَوۡمَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنَ الۡکُفَّارِ یَضۡحَکُوۡنَ ﴿۳۴﴾

عَلَیۡہِمۡ	حٰفِظِیۡنَ ﴿۳۳﴾	فَالۡیَوۡمَ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	مِنَ الۡکُفَّارِ	یَضۡحَکُوۡنَ ﴿۳۴﴾
ان (مسلمانوں) پر	نگہبان (بنا کر)	تو آج	وہ لوگ جو	ایمان لائے	کافروں سے (پر)	ہنسیں گے

مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا ○ تو آج ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے ○

عَلَی الۡاَرَآئِکِ ۙ یَنۡظُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ ہَلۡ ثُوِّبَ الۡکُفَّارُ مَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۶﴾

عَلَی الۡاَرَآئِکِ	یَنۡظُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾	ہَلۡ	ثُوِّبَ	الۡکُفَّارُ	مَا	کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۶﴾
تختوں پر (بیٹھ کر)	دیکھ رہے ہوں گے	کیا	بدلہ دیا گیا	کافروں (کو)	(اس کا) جو	وہ کام کرتے تھے

تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے ○ کیا بدلہ دیا گیا کافروں کو اس کا جو وہ کام کرتے تھے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... خرید و فروخت کے وقت ناپ تول میں کمی نہیں کرنی چاہیے۔

﴿2﴾... دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کریں جس کی دوسروں سے اپنے لیے اُمید رکھتے ہیں۔

﴿3﴾... جس کتاب میں کافروں کے اَعمال لکھے ہیں وہ ساتویں زمین کی سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے۔

﴿4﴾... گناہ دل کو میلا کرتے ہیں اور گناہوں کی زیادتی دل کے زنگ کا باعث ہے۔

﴿5﴾... بروزِ قیامت مومنین کو رب تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گا جبکہ کفار دیدارِ الٰہی سے محروم رہیں گے۔

﴿6﴾... جنتی جنت میں جواہرات کے تختوں پر بیٹھ کر کفار کی ذِلت و رُسوائی اور عذاب کی شدت دیکھ کر اُن پر ہنسیں گے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سِجِّین کیا ہے؟

جواب:

سوال 2: گناہوں کا دل پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب:

سوال 3: کیا قیامت میں رب تعالیٰ کا دیدار ہو گا؟

جواب:

سوال 4: عِلِّیِّیْن کیا ہے؟

جواب :______________________________

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... خرید و فروخت کرتے ہوئے ______ میں کمی کرنا ناجائز ہے۔

﴿2﴾... گناہ ______ کو میلا کرتے ہیں۔

﴿3﴾... ______ کی زیادتی دل کے زنگ کا باعث ہے۔

﴿4﴾... قیامت میں ______ کو ربّ تعالیٰ کا ______ نصیب ہو گا۔

﴿5﴾... ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ______ ہے۔

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿4﴾... کہیں آپ ناپ تول میں کمی تو نہیں کرتے؟

﴿5﴾... آپ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بُرا سلوک تو نہیں کرتے؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... معاشرے میں رائج ناپ تول میں کمی کی صورتیں ٹیچر سے پوچھ کر لکھیے۔

﴿2﴾... درست ترتیب سے جملے بنائیے۔

تول چاہیے کرنی کمی میں ناپ نہیں۔	ناپ تول میں کمی نہیں کرنی چاہیے۔
طریقہ کفار کا کرنا انکار قیامت کا ہے۔	
لوگوں ہو گا کا کے دن حساب قیامت تمام۔	
داخل گے اطاعت گزار ہوں مومنین جنت میں۔	
جنتی گے جنت بیٹھیں میں کے جواہرات تختوں پر۔	
رہیں جہنم گے ہمیشہ کفار میں۔	

دستخط ٹیچر:______ دستخط سرپرست:______

مَنّ وسَلوٰی

فرعون کے غرق ہونے کے بعد بنی اسرائیل دوبارہ مصر میں آباد ہوگئے۔ کچھ عرصے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے انہیں حکمِ الٰہی سنایا کہ ملکِ شام کی طرف ہجرت کرو اسی میں بیت المقدس ہے، اُسے عمالقہ قوم سے آزاد کرانے کے لیے جہاد کرو اور مصر چھوڑ کر وہیں وطن بناؤ۔ مصر کا چھوڑنا بنی اسرائیل کیلئے بڑا تکلیف دہ تھا۔ شروع میں تو انہوں نے ٹال مٹول کی لیکن جب مجبور ہو کر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کے ساتھ روانہ ہونا ہی پڑا تو راستے میں جو کوئی سختی اور دشواری پیش آتی تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے شکایتیں کرتے۔ جب اُس صحرا میں پہنچے جہاں نہ سبزہ تھا اور نہ ہی کوئی سایہ دار جگہ۔ وہاں پہنچ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے دھوپ، گرمی اور بھوک کی شکایت کرنے لگے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے اُس دعا کی برکت سے ایک سفید بادل کو ان پر سائبان بنادیا۔[1]

اُس میدان میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا کی برکت سے ان کے کھانے کا انتظام یوں ہوا کہ انہیں مَنّ اور سَلوٰی ملنا شروع ہوگیا۔ "من" بالکل سفید شہد کی طرح ایک حلوہ تھا یا سفید رنگ کا شہد ہی تھا جو روزانہ آسمان سے برف کی طرح برستا تھا جبکہ سلوٰی پکی ہوئی بٹیریں تھیں یہ بھی آسمان سے نازل ہوتی تھیں یہ دونوں چیزیں ہفتے کو بالکل نہ آتیں، اس کے علاوہ روزانہ پہنچتیں، جمعہ کو دُگنی (ڈبل) آتیں۔ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ جمعہ کو ہفتے کے لیے بھی جمع کرلو مگر ایک دن سے زیادہ کا جمع نہ کرنا۔ بنی اسرائیل نے حکمِ الٰہی کی نافرمانی کی اور ایک دن سے زیادہ کا کھانا جمع کیا تو وہ سڑ گیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ نعمت آنا بند ہوگئی۔ یہ انہوں نے اپنا ہی نقصان کیا کہ دنیا میں نعمت سے محروم ہوئے اور آخرت میں سزا کے مستحق ہوئے۔[2]

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بنی اسرائیل نہ ہوتے تو نہ کھانا کبھی خراب ہوتا اور نہ گوشت سڑتا۔[3] معلوم ہوا کھانے کا خراب ہونا اور گوشت کا سڑنا اُسی تاریخ سے شروع ہوا، ورنہ اس سے پہلے نہ کھانا خراب ہوتا تھا نہ گوشت سڑتا تھا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 1، البقرۃ: 57

وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ

وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَیْكُمُ	الْغَمَامَ	وَ	اَنْزَلْنَا	عَلَیْكُمُ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى	كُلُوْا	مِنْ	طَیِّبٰتِ
اور	ہم نے سایہ بنادیا	تمہارے اوپر	بادل (کو)	اور	نازل کیا	تمہارے اوپر	مَنّ	اور	سلوٰی	کھاؤ	سے	پاکیزہ چیزیں

اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کو سایہ بنادیا اور تمہارے اوپر من اور سلوٰی اتارا (کہ) ہماری دی ہوئی

مَا رَزَقْنٰكُمْؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۝۵۷

مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ	مَا ظَلَمُوْنَا	وَ	لٰكِنْ	كَانُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُوْنَ۝۵۷
جو	ہم نے دیں تمہیں	اور	انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہ کیا، ہمارا کچھ نہ بگاڑا	اور	لیکن	وہ تھے	اپنی جانوں (پر)	ظلم کرتے

پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے احکامات پر ہر صورت عمل کرنا چاہیے۔

﴿2﴾... رسولوں کی دعاؤں کی برکت سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔

﴿3﴾... اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے نعمتیں چھن جاتی ہیں۔

﴿5﴾... گناہ سے انسان خود اپنا نقصان کرتا ہے۔

﴿6﴾... اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیے، بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ پر توکل نہ کیا اور منع ہونے کے باوجود ایک دن سے زیادہ کا رزق ذخیرہ کیا تو ان سے وہ نعمت چھن گئی۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: بنی اسرائیل کو کونسا ملک چھوڑنے کا حکم دیا گیا؟

جواب: ______________________________

____

سوال 2: بنی اسرائیل پر کس چیز نے سایہ کیا؟

جواب: ______________________________

____

سوال 3: بنی اسرائیل پر کھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیزیں بھیجیں؟

جواب: ______________________________

____

سوال 4: کھانا خراب ہونے کی ابتدا کب ہوئی؟

جواب: ______________________________

____

سوال 5: بنی اسرائیل سے مَن و سلوٰی کی نعمت کیوں چھن گئی؟

جواب : ____________________

____

صحیح اور غلط پر نشانات لگائیے:

﴿1﴾	بنی اسرائیل کو ملکِ شام چھوڑنے کا حکم دیا گیا تھا۔	صحیح	غلط
﴿2﴾	بنی اسرائیل کے اوپر ایک درخت نے سایہ کیا۔	صحیح	غلط
﴿3﴾	بنی اسرائیل پر من و سلوی اتارا گیا۔	صحیح	غلط
﴿4﴾	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بنی اسرائیل کو قوم عمالقہ کے خلاف جہاد کرنے کا حکم سنایا۔	صحیح	غلط

کرنے کے کام:

﴿1﴾... یہ واقعہ ذہن نشین کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیے۔

﴿2﴾... اس واقعہ کو ذہن میں رکھ کر اپنے بارے میں غور و فکر کریں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے کتنی نعمتیں دی ہیں اور کیا ہم اس کا شکر کرتے ہیں؟

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

مجاھدوں کے لئے رزق

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں کفار کے مقابلے پر بھیجا اور کھجور کی ایک بوری بطور زادِ راہ عنایت فرمائی۔ ہمارے سپہ سالار (یعنی کمانڈر) حضرت ابو عبیدہ روزانہ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے جو رات تک کافی ہو جاتی۔ ہم ساحل سمندر پر پہنچے تو وہاں بڑے ٹیلے کے مانند ایک بہت بڑی مچھلی پڑی تھی، حضرت ابو عُبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: یہ مُردار ہے، پھر خود ہی فرمایا: ہم راہِ خدا میں ہیں اور آپ حضرات حالت مجبوری میں ہو اِس لیے (اسے) کھا لیجئے۔ ہم نے ایک ماہ اس پر گزارہ کیا اور ہم 300 (آدمی) تھے حتی کہ ہم فَربہ (موٹے) ہو گئے۔ مجھے یاد ہے کہ ہم اُس (مچھلی) سے بیل جتنے بڑے بڑے ٹکڑے کاٹتے۔ (اس مچھلی کی آنکھ کا حلقہ اتنا بڑا تھا کہ) حضرت ابو عُبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو اس کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھا دیا (تو سب آگئے)۔ اُس کی ایک پسلی (کمان کی طرح) کھڑی کی پھر ایک بڑے اُونٹ پر کَجاوہ کسا اور وہ اس (پسلی کی کمان) کے نیچے سے گزر گیا۔ ہم نے اس کے خشک گوشت کے ٹکڑے کھانے کے لئے ساتھ رکھ لئے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو نبی کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرکت میں حاضر ہوئے اور اس کا ذِکر کیا تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ رِزْق تھا جو اللہ کریم نے تمہارے لیے پَیدا فرمایا، کیا تمہارے پاس اُس گوشت میں سے کچھ ہے؟ (اگر ہو تو) ہمیں بھی کِھلاؤ۔ ہم نے حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وسلَّم کی جناب میں اُس مچھلی کا گوشت بھیجا تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وسلَّم نے تناوُل فرمایا۔ (مسلم، ص1070، حدیث:1935)

سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق

تعارف و مضامین:

اِنْشِقَاق کا معنی ہے پھٹنا، اِس سورت کا یہ نام اِس کی پہلی آیت میں موجود لفظ "اِنْشَقَّتْ" سے ماخوذ ہے۔

اس سورت کا مرکزی مضمون قیامت کی ہَولناکیوں کا بیان ہے۔ اس سورت میں یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں: (1) ابتداء میں قیامت کے وقت کائنات میں ہونے والی بعض تبدیلیاں بیان کی گئیں۔ (2) ہر انسان مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اَعمال کا حساب ضرور دے گا اور اپنے اَعمال کی جزا یا سزا پائے گا۔ (3) قیامت کے دن جس کو اَعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے جنتی گھر والوں کی طرف خوشی خوشی لوٹے گا اور جنہیں پیٹھ کے پیچھے سے اَعمال نامہ دیا جائے گا وہ عذاب سے چھٹکارا پانے کے لیے موت مانگیں گے اور انہیں جہنم کی بھڑکتی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (4) تین قسمیں ذکر کر کے فرمایا گیا کہ قیامت کے دن مشرکین ہَولناک اور مشکل ترین اَحوال کا سامنا کریں گے۔ (5) سورت کے آخر میں ایمان قبول نہ کرنے پر کفار و مشرکین وغیرہ کو دردناک عذاب سے ڈرایا گیا، جو لوگ ایمان لائے، نیک اَعمال کیے تو انہیں ہمیشہ رہنے والے ثواب کی خوشخبری سُنائی گئی ہے۔

آسان حساب سے کیا مراد ہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک بار میں نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز کے بعد یہ دعا مانگتے سنا: "اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا" اے اللہ! مجھ سے آسان حساب لینا۔ جب نماز سے فارغ ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس ہوئے تو میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آسان حساب سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ بس بندے کے اعمال نامے کو دیکھا جائے، اس کے گناہوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اے عائشہ! قیامت کے دن جس سے اعمال کے حساب کے معاملے میں جَرح (پوچھ گچھ) کی گئی تو وہ ہلاک (یعنی عذاب میں گرفتار) ہو جائے گا۔ [1]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، الانشقاق

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْاَرْضُ

اِذَا	السَّمَآءُ	انْشَقَّتْ ﴿۱﴾	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّهَا	وَ	حُقَّتْ ﴿۲﴾	وَ	اِذَا	الْاَرْضُ
جب	آسمان	پھٹ جائے گا	اور	وہ سنے گا	اپنے رب کا (حکم)	اور	(یہی) اسے لائق ہے	اور	جب	زمین

جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گا اور اسے یہی لائق ہے ○ اور جب زمین کو

مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا

مُدَّتْ ۳	وَ	اَلْقَتْ	مَا	فِیْهَا	وَ	تَخَلَّتْ ۴	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّهَا
دراز کر دی جائے گی	اور	وہ (باہر) ڈال دے گی	جو کچھ	اس میں (ہے)	اور	خالی ہو جائے گی	اور	وہ سنے گی	اپنے رب کا (حکم)

دراز کر دیا جائے گا○ اور جو کچھ اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی○ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی

وَ حُقَّتْ ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ﴿۶﴾

وَ	حُقَّتْ ۵	یٰۤاَیُّهَا	الْاِنْسَانُ	اِنَّكَ	كَادِحٌ	اِلٰى رَبِّكَ	كَدْحًا	فَمُلٰقِیْهِ ۶
اور	(یہی) اسے لائق ہے	اے	انسان	بیشک تو	دوڑنے والا (ہے)	اپنے رب کی طرف	دوڑنا	پھر ملنے والا (ہے) اس سے

اور اسے یہی لائق ہے○ اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے○

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ﴿۸﴾

فَاَمَّا	مَنْ	اُوْتِیَ	كِتٰبَهٗ	بِیَمِیْنِهٖ ۷	فَسَوْفَ یُحَاسَبُ	حِسَابًا یَّسِیْرًا ۸
تو بہر حال	جسے	دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو عنقریب اس سے حساب لیا جائے گا	آسان حساب

تو بہر حال جسے اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا○ تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا○

وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ

وَّ	یَنْقَلِبُ	اِلٰۤى اَهْلِهٖ	مَسْرُوْرًا ۹	وَ	اَمَّا	مَنْ	اُوْتِیَ	كِتٰبَهٗ
اور	وہ پلٹے گا	اپنے گھر والوں کی طرف	خوش ہوتا ہوا	اور	بہر حال	جسے	دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ

اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی خوشی پلٹے گا○ اور رہا وہ جسے اس کا نامۂ اعمال اس کی

وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَّ یَصْلٰى سَعِیْرًا ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ

وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۱۰	فَسَوْفَ یَدْعُوْا	ثُبُوْرًا ۱۱	وَّ	یَصْلٰى	سَعِیْرًا ۱۲	اِنَّهٗ	كَانَ
اس کی پیٹھ کے پیچھے (سے)	تو عنقریب وہ مانگے گا	موت	اور	وہ داخل ہوگا	بھڑکتی آگ (میں)	بیشک وہ	تھا

پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا○ تو وہ عنقریب موت مانگے گا○ اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا○ بیشک وہ

فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ

فِیْۤ اَهْلِهٖ	مَسْرُوْرًا ۱۳	اِنَّهٗ	ظَنَّ	اَنْ	لَّنْ یَّحُوْرَ ۱۴	بَلٰۤى	اِنَّ	رَبَّهٗ
اپنے گھر والوں میں	خوش	بیشک وہ	سمجھا	کہ	وہ ہر گز واپس نہیں لوٹے گا	کیوں نہیں	بیشک	اس کا رب

اپنے گھر والوں میں خوش تھا○ بیشک اس نے سمجھا کہ وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا○ ہاں، کیوں نہیں! بیشک اس کا رب

كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا ﴿۱۵﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّیْلِ وَ مَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾

كَانَ	بِهٖ	بَصِیْرًا ۱۵	فَلَاۤ اُقْسِمُ	بِالشَّفَقِ ۱۶	وَ	الَّیْلِ	وَ	مَا	وَسَقَ ۱۷
ہے	اس کو	دیکھنے والا	تو مجھے قسم ہے	شام کے اجالے کی	اور	رات (کی)	اور	(اس کی) جسے	وہ جمع کر دے

اسے دیکھ رہا ہے○ تو مجھے شام کے اجالے کی قسم ہے○ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں رات جمع کر دے○

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

وَ	الْقَمَرِ	اِذَا	اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾	لَتَرْكَبُنَّ	طَبَقًا	عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾	فَمَا	لَهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾
اور	چاند (کی)	جب	وہ پورا ہو جائے	ضرور تم چڑھو گے	ایک حالت (کی طرف)	ایک حالت سے	تو کیا ہوا	ان کو	وہ ایمان نہیں لاتے

اور چاند کی جب اس کا نور پورا ہو جائے ○ ضرور تم ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف چڑھو گے ○ تو انہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے ○

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾

وَ	اِذَا	قُرِئَ	عَلَيْهِمُ	الْقُرْاٰنُ	لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾	بَلِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾
اور	جب	پڑھا جاتا ہے	ان پر (کے سامنے)	قرآن	(تو) وہ سجدہ نہیں کرتے	بلکہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	وہ جھٹلا رہے ہیں

اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ○ بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ○

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾	فَبَشِّرْهُمْ	بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾	اِلَّا	الَّذِيْنَ
اور	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں	تو تم بشارت سنا دو انہیں	دردناک عذاب کی	مگر	وہ لوگ جو

اور اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں ○ تو تم انہیں دردناک عذاب کی بشارت سنا دو ○ مگر جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ	اَجْرٌ	غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾
ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ان کے لئے	ثواب (ہے)	نہ ختم ہونے والا

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گا ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾ ... جب قیامت قائم ہو گی تو زمین برابر کر کے دراز کر دی جائے گی، اس پر کوئی عمارت اور پہاڑ باقی نہ رہے گا۔

﴿2﴾ ... زمین اپنے اندر موجود سب خزانے اور مردے باہر نکال دے گی۔

﴿3﴾ ... مومنوں کا حساب نرمی سے ہو گا، ان کا نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

﴿4﴾ ... ہر مسلمان کو چاہیے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے عمل کرے اور ناراض کرنے والے اعمال سے اپنے آپ کو بچائے۔

﴿5﴾ ... جنہوں نے اپنے کفر سے توبہ کی، ایمان لائے اور نیک اَعمال کیے اُن کے لیے آخرت میں دائمی ثواب ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: جب قیامت آئے گی تو آسمان اور زمین کی کیا حالت ہو گی؟

جواب: ______________________________

____

سوال 2: قیامت میں لوگوں کو نامۂ اَعمال کس طرح دیا جائے گا؟

جواب:

سوال 3: مومنین کا حساب کس طرح ہو گا؟

جواب:

کرنے کے کام:

﴾1﴿... سبق میں موجود حدیثِ پاک یاد کیجیے۔

﴾2﴿... حدیثِ پاک میں موجود دُعا زبانی یاد کر کے وقتاً فوقتاً دُعا مانگنے کی عادت بنایئے۔

دستخط ٹیچر:

دستخط سرپرست:

قیامت کے دن مسلمانوں کے حساب کی صورتیں

﴾1﴿ قیامت کے دن بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ جنہیں اعمال نامہ دیا ہی نہیں جائے گا اور وہ بغیر حساب و کتاب کے سیدھے جنت میں چلے جائیں گے ﴾2﴿ بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ جب وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو ان سے تحقیق اور جَرح والا حساب نہیں ہو گا بلکہ صرف ان کے اعمال ان پر پیش کئے جائیں گے، وہ اپنی نیکیوں اور گناہوں کو پہچانیں گے، پھر انہیں نیکیوں پر ثواب دیا جائے گا اور ان کے گناہوں سے درگزر کیا جائے گا اور اگر کسی سے مطالبہ کیا گیا تو اسے کوئی عذر کام نہ آئے گا اور نہ وہ کوئی حجت پائے گا اس طرح وہ رسوا ہو جائے گا۔ ﴾3﴿ بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ جب وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوں گے تو ان کے ہر عمل کی پوچھ گچھ ہو گی، ان کا کوئی گناہ نظر انداز نہیں کیا جائے گا اور انہیں برے اعمال کی سزا کاٹنے کے لئے ایک مخصوص مدت تک جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں، قیامت کے دن آسان حساب لئے جانے کی دعا مانگا کرے۔

صراط الجنان 10/587 ملخصاً

دھوکا مت دیجئے

السلام علیکم امی جان! عمران نے اسکول بیگ رکھتے ہوئے کہا۔

وعلیکم السلام بیٹا! ہاتھ منہ دھو کر آجاؤ میں کھانا لگا دیتی ہوں۔ عمران کی امی نے دستر خوان لگاتے ہوئے کہا۔

امی جان! آج میں بہت خوش ہوں، بہت مزہ آیا مجھے۔ عمران نے دستر خوان پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اچھا! وہ کیسے؟ امی نے عمران کی پلیٹ میں سالن ڈالتے ہوئے پوچھا۔

عمران بولا: امی میں نے آج شہباز کو بے وقوف بنا دیا۔ میں نے اُسے کہا: تم اسکول کے مین گیٹ پر کھڑے ہو کر میرا انتظار کرنا ہم اکٹھے گھر چلیں گے، شہباز نے حامی بھر لی لیکن جب چھٹی ہوئی تو میں چپکے سے گھر آ گیا شہباز وہیں کھڑا میرا انتظار کر رہا ہو گا۔

بیٹا! یہ تو بہت بُری بات ہے، یہ تو دھوکا ہے۔ آپ کو اپنے دوست کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ امی نے عمران کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

اس طرح آپ اپنے دوستوں میں اعتماد کھو بیٹھیں گے اور ویسے بھی کسی کو دھوکا دینا بہت بڑا گناہ ہے اللہ پاک نے دھوکا دینے والوں کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: زمین میں بڑائی چاہنے اور برا مکر و فریب کرنے کی وجہ سے (وہ ایمان نہ لائے) اور برا مکر و فریب اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے، تو وہ پہلے لوگوں کے دستور ہی کا انتظار کر رہے ہیں تو تم ہرگز اللہ کے دستور کیلئے تبدیلی نہیں پاؤ گے اور ہرگز اللہ کے قانون کیلئے ٹالنا نہ پاؤ گے۔ (1)

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دھوکا دینے والے کے بارے میں بہت سخت سزائیں ارشاد فرمائیں ہیں میں تمہیں کچھ حدیثیں سناتی ہوں:

(1) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے ہم سے دھوکا کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ (2)

(2) حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مکر، دھوکا اور خیانت جہنم میں ہے (یعنی مکر، دھوکا اور خیانت کرنے والا جہنم میں ہے)۔ (3)

(3) پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دھوکے باز جنت میں داخل نہ ہو گا اور نہ ہی بخیل اور احسان جتلانے والا۔ (4)

(4) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ مُسْلِمًا اَوْ ضَرَّہٗ اَوْمَا کَرَہٗ یعنی وہ شخص ہمارے گروہ میں سے نہیں ہے جو مسلمان کو دھوکا دے یا تکلیف پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر کرے۔ (5)

امی آپ نے مجھے بہت ہی اچھی اور کام کی بات بتائی میں اللہ پاک سے اس گناہ کی توبہ کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کسی کو دھوکا نہیں دوں گا اور شہباز سے معافی بھی مانگوں گا۔ عمران نے کہا۔

امی نے عمران کا ماتھا چومتے ہوئے کہا: شاباش میرا بچہ! ہاں اپنے دوست شہباز سے معافی مانگ کر اُسے راضی کرلینا کیونکہ ہوسکتا ہے تمہارے اس طرح کرنے سے اُس کی دِل آزاری ہوگئی ہو۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 22، فاطر: 43

اسْتِكْبَارًا فِی الْاَرْضِ وَ مَكْرَ السَّیِّئِ ؕ وَ لَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا

اسْتِكْبَارًا	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَكْرَ السَّیِّئِ	وَ	لَا یَحِیْقُ	الْمَكْرُ السَّیِّئُ	اِلَّا
بڑائی چاہنے (کی وجہ سے)	زمین میں	اور	بُرا مکر و فریب (کرنے کی وجہ سے)	اور	نہیں گھیرتا، نہیں پڑتا	بُرا مکر و فریب	مگر

زمین میں بڑائی چاہنے اور بُرا مکر و فریب کرنے کی وجہ سے (وہ ایمان نہ لائے) اور بُرا مکر و فریب اپنے چلنے والے ہی پر

بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِیْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ۚ

بِاَهْلِهٖ	فَهَلْ	یَنْظُرُوْنَ	اِلَّا	سُنَّتَ الْاَوَّلِیْنَ	فَلَنْ تَجِدَ	لِسُنَّتِ اللّٰهِ	تَبْدِیْلًا
اپنے چلنے والے کو	تو کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	مگر	پہلے لوگوں کے دستور (کا)	تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے	کوئی تبدیلی

پڑتا ہے، تو وہ پہلے لوگوں کے دستور ہی کا انتظار کر رہے ہیں تو تم ہرگز اللہ کے دستور کیلئے تبدیلی نہیں پاؤ گے

وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِیْلًا ﴿۴۳﴾

وَ	لَنْ تَجِدَ	لِسُنَّتِ اللّٰهِ	تَحْوِیْلًا ﴿۴۳﴾
اور	ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے	ٹالنا

اور ہرگز اللہ کے قانون کیلئے ٹالنا نہ پاؤ گے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... کسی کو دھوکا دینا بہت بڑا گناہ ہے۔

﴿2﴾... دھوکا دینے والا دوسروں میں اپنا اعتماد کھو بیٹھتا ہے پھر اس کی بات کا کوئی اعتبار نہیں کرتا۔

﴿3﴾... دھوکا دینے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: دھوکا دینے والے کے بارے میں قرآن میں کیا حکم ہے؟

جواب: ____

____

سوال 2: دھوکا دینے والے کے بارے میں حدیث میں کیا کیا سزائیں بیان کی گئی؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: عمران کی امی نے اُسے کتنی حدیثیں سنائیں؟ اُن میں سے کوئی ایک حدیث لکھیں۔

جواب: ____________________

____

کرنے کے کام:

﴿1﴾... اپنے دوستوں کو دھوکے کے گناہ کے بارے میں بتائیے۔

﴿2﴾... دھوکے کے متعلق دو حدیثیں یاد کر کے اپنے دوستوں اور گھر والوں کو سنائیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

دھوکا دینے کا گناہ

حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے کسی مسلمان کو نقصان پہنچایا یا اسے دھوکا دیا تو وہ ملعون ہے۔" (ترمذی، 3/378، حدیث: 1948)

دھوکا کسے کہتے ہیں

حضرت علامہ عبد الرؤف مَناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی چیز کی (اصلی) حالت کو پوشیدہ رکھنا دھوکا ہے۔ (فیض القدیر، 6/240)

حضرت ابراہیم بن اسحاق بغدادی حَربی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: دھوکا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو ظاہر کرے اور اس کے خلاف (حقیقت) کو چھپائے یا کوئی بات کہے اور اس کے خلاف (حقیقی بات) کو چھپائے۔ (غریب الحدیث للحربی، 2/658)

سُوْرَۃُ الْبُرُوْج

تعارف و مضامین:

ستاروں کی منزلوں کو بُروج کہتے ہیں۔ اِس سورت کی پہلی آیت میں اللہ پاک نے بُرجوں والے آسمان کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ بروج" کہتے ہیں۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اِس میں سابقہ اُمتوں کے اَحوال بیان کرکے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیّتوں پر تسلی دی گئی ہے۔ اِس سورت میں مزید یہ مضامین بھی بیان کیے گئے ہیں: (1) سورت کی ابتدائی آیات میں مختلف چیزوں کی قسمیں ذکر کرکے فرمایا گیا کہ کفارِ قریش بھی اِسی طرح ملعون ہیں جس طرح کھائی میں آگ بھڑکانے والے۔ (2) بعض سابقہ امتوں کے واقعات بیان کئے گئے، انہی واقعات کے ضمن میں بتایا گیا کہ مسلمان مَردوں اور عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کرنے والے جو لوگ حالتِ کفر میں مر گئے اُن کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ (3) اللہ تعالیٰ کی پکڑ بہت شدید ہے۔ وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے، توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا اور نیک بندوں سے محبت فرمانے والا ہے، عزت والے عرش کا مالک اور ہمیشہ جو چاہے کرنے والا ہے۔ (4) سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ کفارِ مکہ سابقہ امتوں کے انجام سے نصیحت حاصل کرنے کی بجائے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآنِ مجید کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں، قرآن کو شاعری اور کہانَت کی کتاب کہتے ہیں حالانکہ وہ تو بہت بزرگی والا قرآن ہے اور لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وعدے کے دن سے قیامت کا دن، حاضر ہونے کے دن سے عرفہ کا دن اور گواہ کے دن سے جمعہ کا دن مراد ہے۔[1]

کھائی والوں کا واقعہ:

حضرت صُہَیْب رومی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں، آپ میرے پاس ایک لڑکا بھیج دیں تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں۔ بادشاہ نے اس کے پاس جادو سیکھنے کے لیے ایک لڑکا بھیج دیا، وہ لڑکا جس راستے سے گزر کر جادوگر کے پاس جاتا اس راستے میں ایک راہب رہتا تھا، وہ لڑکا (روزانہ) اس راہب کے پاس بیٹھ کر اس کی باتیں سننے لگا اور اُس راہب کا کلام اِس لڑکے کے دل میں اترتا جا رہا تھا۔ جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس پہنچتا تو (دیر سے آنے پر) جادوگر اسے مارتا۔ لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی تو راہب نے کہا: جب تمہیں جادوگر سے خوف ہو تو کہہ دینا: گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے خوف ہو تو ان سے کہہ دینا کہ جادوگر نے مجھے روک لیا تھا۔ یہ سلسلہ یونہی جاری تھا کہ اسی دوران ایک بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا، لڑکے نے سوچا: آج میں آزماؤں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب؟ چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! اگر تجھے راہب کے

کام جادو گر سے زیادہ پسند ہیں تو اس پتھر سے جانور کو ہلاک کر دے تا کہ لوگ راستے سے گزر سکیں۔ چنانچہ جب لڑکے نے پتھر مارا تو وہ جانور اس کے پتھر سے مر گیا اور لوگ گزر گئے۔ پھر اس نے راہب کے پاس جا کر واقعے کی خبر دی تو اس نے کہا: اے بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہو گئے ہو، تمہارا مرتبہ وہاں تک پہنچ گیا ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ عنقریب تم مصیبت میں گرفتار ہو گے اور جب تم مصیبت میں گرفتار ہو تو کسی کو میرا پتا نہ دینا۔

بیمار شفا پانے لگے:

اس کے بعد اس لڑکے کی دعائیں قبول ہونے لگیں اور اس کی دعا سے پیدائشی اندھے اور برص کے مریض اچھے ہونے لگے اور وہ تمام بیماریوں کا علاج کرنے لگا۔ بادشاہ کا ایک ساتھی نابینا ہو گیا تھا، اس نے جب یہ خبر سنی تو وہ اس لڑکے کے پاس بہت سے تحائف لے کر آیا اور اس سے کہا: اگر تم نے مجھے شفا دے دی تو میں یہ سب چیزیں تمہیں دے دوں گا۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اور وہ تمہیں شفا عطا کر دے گا۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی۔ جب وہ بادشاہ کے پاس گیا اور پہلے کی طرح اس کے پاس بیٹھا تو بادشاہ نے پوچھا: تمہاری بینائی کس نے لوٹائی ہے؟ اس نے کہا: میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا: کیا میرے سوا تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں! میرا اور تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ سن کر بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا اور اس وقت تک اسے اَذِیَّت دیتا رہا جب تک اس نے لڑکے کا پتا نہ بتا دیا۔ پھر اس لڑکے کو لایا گیا اور بادشاہ نے اس سے کہا: اے بیٹے! تمہارا جادو یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ تم پیدائشی اندھوں کو ٹھیک کر دیتے ہو، برص کے مریضوں کو تندرست کر دیتے ہو اور اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کرتے ہو۔ اس لڑکے نے کہا: شفا تو میرا اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا اور اس وقت تک اسے اَذِیَّت دیتا رہا جب تک اس نے راہب کا پتا نہ بتا دیا۔

راہب کا قتل:

بادشاہ نے راہب کو گرفتار کر کے کہا اپنے دین سے پھر جاؤ۔ راہب نے انکار کر دیا تو بادشاہ نے آرا منگوا کر اس کے سر کے درمیان رکھا اور اسے آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا۔ پھر اس نے اپنے ساتھی کو بلایا اور اس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ۔ اس نے انکار کیا تو بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آرا رکھا اور اسے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا۔ پھر اس لڑکے کو بلایا اور اس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ۔ اس لڑکے نے انکار کر دیا۔

لڑکے کے قتل کی تدبیریں:

بادشاہ نے اپنے چند ساتھیوں سے کہا: اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جاؤ، اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک ورنہ اسے نیچے پھینک دینا۔ وہ لوگ اس لڑکے کو لے کر گئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اس لڑکے نے دعا کی! اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا

لے۔ اسی وقت ایک زلزلہ آیا اور وہ سب لوگ پہاڑ سے نیچے گر گئے۔ اس کے بعد وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا گیا تو بادشاہ نے اس سے پوچھا: جو لوگ تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا؟ لڑکے نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچالیا۔ بادشاہ نے پھر اسے اپنے چند ساتھیوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اسے بیچ سمندر میں لے جاؤ، اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ورنہ اسے سمندر میں پھینک دینا۔ وہ لوگ اسے سمندر میں لے گئے تو اس نے دعا کی: اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے۔ کشتی فوراً الٹ گئی اور اس لڑکے کے علاوہ سب لوگ غرق ہو گئے۔ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس چلا گیا تو بادشاہ نے پوچھا: جو لوگ تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچالیا۔ پھر اس نے بادشاہ سے کہا: تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکو گے جب تک میرے کہنے کے مطابق عمل نہ کرو۔ بادشاہ نے کہا: بتا کیا بات ہے، اس نے کہا: تو ایک میدان میں لوگوں کو جمع کر اور مجھے درخت کے تنے پر سولی چڑھا پھر میرے تَرکَش (تیر رکھنے کا خول) سے ایک تیر لے کر کمان میں رکھ اور یہ الفاظ کہتے ہوئے مجھے تیر مار بِاسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ (یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے)، جب تو ایسا کرے گا تو مجھے قتل کر سکے گا۔ چنانچہ بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر کے لڑکے کو سولی پر لٹکا کر اس کے تَرکَش (تیر رکھنے کا خول) سے ایک تیر لیا اور کمان میں رکھ کر بِاسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ کہا اور تیر چھوڑ دیا، وہ تیر لڑکے کی کنپٹی میں لگا، لڑکے نے تیر لگنے کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور انتقال کر گیا۔

لوگ مسلمان ہو گئے:

لوگوں نے یہ منظر دیکھ کر کہا کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ بادشاہ کو اس واقعے کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا کہ کیا تم نے دیکھا کہ جس سے تم ڈرتے تھے اللہ تعالیٰ نے وہی کچھ تمہارے ساتھ کر دیا اور تمام لوگ ایمان لے آئے۔ اس نے گلیوں کے کناروں پر خندقیں کھودنے کا حکم دیا، جب ان کی کھدائی مکمل ہوئی تو ان میں آگ جلوائی گئی، پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ جو اپنے دین سے نہ پھرے اسے آگ میں ڈال دو۔ چنانچہ لوگ اس آگ میں ڈالے جانے لگے یہاں تک کہ ایک عورت اپنے بچے کے ساتھ آئی، وہ آگ میں داخل ہونے سے کچھ ہچکچانے لگی تو بچے نے کہا: اے ماں صبر کر! تو حق پر ہے (اور وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈال دیئے گئے)۔ [2]

آگ میں جانے سے پہلے ہی رُوحیں قبض:

حضرت ربیع بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جو مومن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے آگ میں جانے سے پہلے ہی اُن کی رُوحیں قبض فرما کر انہیں نجات دی اور آگ نے خندق سے باہر نکل کر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلا دیا۔ [3]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، البروج

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ؕ﴿۳﴾

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾	وَ	الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾	وَ	شَاهِدٍ	وَّ	مَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾
برجوں والے آسمان کی قسم	اور	وعدہ کئے گئے دن (کی)	اور	گواہ (دن کی)	اور	حاضر کئے ہوئے (دن کی)

برجوں والے آسمان کی قسم ۝ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ۝ اور گواہ دن کی اور اس دن کی جس میں (لوگ) حاضر ہوتے ہیں ۝

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّهُمْ

قُتِلَ	اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾	النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾	اِذْ	هُمْ	عَلَيْهَا	قُعُوْدٌ ﴿۶﴾	وَّ	هُمْ
مارے جائیں	کھائی والے	بھڑکنے والی آگ (والے)	جب	وہ	اس (کے کناروں) پر	بیٹھے ہوئے (تھے)	اور	وہ

کھائی والوں پر لعنت ہو ۝ بھڑکتی آگ والے ۝ جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے ۝ اور وہ

عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ

عَلٰى	مَا	يَفْعَلُوْنَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ	شُهُوْدٌ ﴿۷﴾	وَ	مَا نَقَمُوْا	مِنْهُمْ	اِلَّاۤ
(اس) پر	جو	وہ کر رہے تھے	ایمان والوں کے ساتھ	گواہ (ہیں)	اور	انہیں برا نہ لگا	ان (مسلمانوں) کی طرف سے	مگر

خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے ۝ اور انہیں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی

اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۸﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

اَنْ	يُّؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ	الْعَزِيْزِ	الْحَمِيْدِ ﴿۸﴾	الَّذِيْ لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یہ کہ	وہ ایمان لائے	اللہ پر	(جو) بہت عزت والا، غلبے والا	ہر تعریف کے لائق (ہے)	جس کے لئے	آسمانوں اور زمین کی سلطنت (ہے)

کہ وہ اس اللہ پر ایمان لے آئے جو بہت عزت والا، ہر تعریف کے لائق ہے ۝ وہ جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيْدٌ ﴿۹﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	فَتَنُوْا	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ
اور	اللہ	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	آزمائش میں ڈالا	مسلمان مردوں	اور	مسلمان عورتوں (کو)

اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ۝ بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا

ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؕ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ثُمَّ	لَمْ يَتُوْبُوْا	فَلَهُمْ	عَذَابُ جَهَنَّمَ	وَ	لَهُمْ	عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
پھر	انہوں نے توبہ نہ کی	تو ان کے لئے	جہنم کا عذاب (ہے)	اور	ان کے لئے	آگ کا عذاب (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے

پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب ہے ۝ بے شک جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ	جَنّٰتٌ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾
اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ان کے لئے	باغات (ہیں)	بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	یہی	بڑی کامیابی (ہے)

اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے ○

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾

اِنَّ	بَطْشَ رَبِّكَ	لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾	اِنَّهٗ	هُوَ	يُبْدِئُ	وَ	يُعِيْدُ ﴿۱۳﴾
بیشک	تیرے رب کی پکڑ	ضرور بہت سخت (ہے)	بیشک وہ	وہی	(پیدائش کی) ابتداء فرماتا ہے	اور	(وہی موت کے بعد) لوٹائے گا

بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے ○ بیشک وہی پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا ○

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾

وَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾	ذُو الْعَرْشِ	الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾	فَعَّالٌ	لِّمَا	يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾
اور	وہی	بہت بخشنے والا	نہایت محبت فرمانے والا (ہے)	عرش کا مالک	بڑی عظمت والا	(ہمیشہ) کرنے والا	(اس) کو جو	وہ چاہے

اور وہی بہت بخشنے والا ہے، نہایت محبت فرمانے والا ہے ○ عرش کا مالک بڑی عظمت والا ہے ○ (ہمیشہ) جو چاہے کرنے والا ہے ○

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾	فِرْعَوْنَ	وَ	ثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾	بَلِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
کیا	آئی تمہارے پاس	لشکروں کی بات	فرعون	اور	ثمود	بلکہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی ○ فرعون اور ثمود ○ بلکہ کافر

فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾

فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾	وَّ	اللّٰهُ	مِنْ وَّرَآئِهِمْ	مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾	بَلْ	هُوَ	قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾
جھٹلانے میں (لگے ہوئے ہیں)	اور	اللہ	ان کے پیچھے سے	گھیرے ہوئے (ہے)	بلکہ	وہ	بہت بزرگی والا قرآن (ہے)

جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ○ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے ○ بلکہ وہ بہت بزرگی والا قرآن ہے ○

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾
لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا ہے)

لوحِ محفوظ میں ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... جمعہ اور عرفہ کے دن بڑی برکت والے ہیں۔

﴿2﴾... آسمان میں بارہ برج ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے عجائبات ہیں اس لئے ان کی قسم ارشاد فرمائی گئی۔

﴿3﴾... ایمان والوں کو راہِ خدا میں پیش آنے والی تکالیف پر صبر کرنا چاہیے۔

﴾4﴿... اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں۔

﴾5﴿... قرآنِ مجید کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام کتابوں سے بڑا ہے اور وہ لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ بروج میں کن لوگوں پر لعنت کی گئی ہے؟

جواب: ______________________________

____

سوال 2: سورۂ بروج میں کس چیز کو بڑی کامیابی قرار دیا گیا ہے؟

جواب: ______________________________

____

سوال 3: سورۂ بروج میں قرآن کے بارے میں کفار کے کس نظریے کا رد فرمایا گیا ہے؟

جواب: ______________________________

____

سوال 4: سبق میں موجود حدیث کی روشنی میں بتایئے وعدے کے دن، حاضر ہونے کے دن اور گواہ کے دن سے کیا مراد ہے؟

جواب: ______________________________

____

خالی جگہیں پر کیجیے:

﴾1﴿... قیامت کا دِن ________ ہے اور قیامت آکر ہی رہے گی۔

﴾2﴿... کھائی والوں کی طرح کفار مکہ پر بلکہ ________ پر اللہ کی لعنت ہے۔

﴾3﴿... کافر مومن کے ________ کی وجہ سے اس کا دشمن ہے۔

﴾4﴿... مومنین اور نیک لوگوں کا ________ میں داخلہ بڑی کامیابی ہے۔

اپنا جائزہ لیجیے:

﴾4﴿... کیا آج آپ نے کسی دوست کو کوئی اچھی بات بتائی؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... نیچے دیئے گئے نام نقشے میں سے تلاش کیجیے۔

قرآنِ مجید۔ اللہ تعالیٰ۔ لوحِ محفوظ۔ قومِ ثمود۔ اللہ کے ولی۔ ایمان والے۔ بڑی کامیابی۔

ج	ب	س	و	ے	ر	گ	ق	چ	ہ	و	ذ	ا
چ	ن	ر	ط	ی	ٹ	س	ا	ئ	ق	ژ	ب	ز
ا	ح	ت	ا	غ	ف	ڈ	ل	ش	ء	گ	ڑ	ع
ل	ض	خ	ی	ن	ط	ے	ل	ہ	ی	ے	ی	ب
ل	ز	ش	م	ب	چ	ص	ہ	ھ	ل	م	ک	ط
ہ	ف	د	ا	ف	ا	ش	ت	ض	و	خ	ا	غ
ک	پ	ء	ن	و	ظ	غ	ع	ڈ	ح	و	م	ق
ے	ہ	ئ	و	ت	ق	ر	ا	ن	م	ج	ی	د
و	ق	ٹ	ا	ز	ژ	ھ	ل	ت	ح	ے	ا	گ
ل	م	ھ	ل	خ	ھ	ص	ی	ب	ف	ہ	ب	ش
ی	ہ	ڈ	ے	ز	ء	ژ	ض	ق	و	ع	ی	ء
چ	ض	ف	چ	گ	ر	ع	غ	ح	ظ	و	ق	ط
ن	ے	ق	و	م	ش	م	و	د	غ	ڈ	س	ھ

﴿2﴾... سبق میں موجود واقعہ یاد کرکے اپنے گھر والوں کو سنایئے۔

دستخط ٹیچر: ____________

دستخط سرپرست: ____________

ختمِ نبوت

خاتم النبیین کا معنیٰ:

خاتم النبیین ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لقب ہے۔ یاد رہے لفظِ خاتم خَتَم سے بنا ہے جس کے لغوی معنی ہیں مہر لگانا۔ اصطلاح میں اس کے معنی ہیں تمام کرنا، ختم کرنا، بند کرنا، کیونکہ مہر یا تو مضمون کے آخر پر لگتی ہے جس سے مضمون بند ہو جاتا ہے یا پارسل بند ہونے پر لگتی ہے جب نہ کوئی شے اس میں داخل ہو سکے نہ خارج۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نبیوں میں سب سے آخر میں دنیا میں تشریف لانے والے ہیں آپ کے آنے سے نبوت پر مہر لگ گئی یعنی اب آپ کے بعد کوئی نیا نبی تشریف نہ لائے گا۔

ختمِ نبوت اور قرآنی آیات:

رب تعالیٰ فرماتا ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (1)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔

اس جگہ خَاتَم عرفی معنی میں استعمال ہوا یعنی آخری اور پچھلا۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کسی کو نبوت ملنا ناممکن ہے۔ اس معنی کی تائید مندرجہ ذیل آیات سے ہوتی ہے:

(1) اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ (2)

آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔

مفسرین فرماتے ہیں: دین کا مکمل کرنا یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ دین کامل ہو چکا، سورج نکل آنے پر چراغ کی ضرورت نہیں۔

(2) ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ (3)

پھر تشریف لائیں تمہارے پاس وہ رسول جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کریں تو تم سب نبی ان پر ایمان لانا اور ان کی مدد کرنا۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام نبیوں کی تصدیق کی ہے۔ کسی نبی کی بشارت یا خوشخبری نہیں دی۔ پچھلے نبی کی تصدیق ہوتی ہے اور آئندہ کی بشارت۔ اگر آپ کے بعد کوئی اور نبی ہوتا تو آپ اس کے بشیر بھی ہوتے۔

(3) فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا (4)

تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان لائیں گے۔

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سارے پیغمبروں اور ان کی امتوں پر گواہ ہیں لیکن کوئی نبی حضور یا حضور کی امت کا گواہ نہیں جس سے معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

ضروری نوٹ: خاتم النبیین کا مطلب "آخری نبی" خود ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا اور اس پر امت کا اجماع رہا۔

ختمِ نبوت پر احادیث:

احادیث میں واضح طور پر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آخری نبی ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

(1) حضرت ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ "میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔"[5]

(2) میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک نہایت خوبصورت مکان بنایا مگر اس کے کونے میں میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس مکان کے ارد گرد گھومتے، اس کی تعریف کرتے اور کہتے اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔[6]

(3) میں محمد ہوں، احمد ہوں، ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہو گا اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔[7]

(4) رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی، اب میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا نہ کوئی نبی۔[8]

نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے:

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے زمانے ہی میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کے بارے میں بیان فرما دیا تھا، آپ نے فرمایا: "عنقریب میری امت میں تیس (30) کذاب (بڑے جھوٹے) ہوں گے، ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"[9] ان میں سے کچھ نے تو رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے ہی میں، کچھ نے صحابہ کے زمانے میں اور کچھ نے طویل عرصہ گزرنے کے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔[10] مُسَیْلِمَہ کَذَّاب، اَسوَد عَنسی، مُختار ثَقفی، حارِث کَذَّاب اور مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔

کیا اب کسی نبی کا آنا ممکن ہے؟

قرآن و حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں۔ اب کسی نبی کا آنا ممکن نہیں اور آپ کو آخری نبی ماننا فرض ہے لہٰذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خاتم النبیین مانے۔ جو آپ کو آخری نبی نہ مانے یا آپ کے بعد کسی اور کو نبی مانے یا کسی کو نبوت ملنا ممکن سمجھے وہ کافر ہے کیونکہ اس میں قرآن و حدیث اور دینِ اسلام کے بنیادی عقیدہ کی نفی پائی جا رہی ہے۔[11]

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 5، النساء: 136

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اٰمِنُوْا[1]	بِاللّٰهِ	وَ	رَسُوْلِهٖ	وَ	الْكِتٰبِ	الَّذِيْ	نَزَّلَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ایمان رکھو	اللہ پر	اور	اس کے رسول	اور	(اس) کتاب (پر)	جو	اس نے نازل کی

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے

عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ

عَلٰى	رَسُوْلِهٖ	وَ	الْكِتٰبِ	الَّذِيْٓ	اَنْزَلَ	مِنْ	قَبْلُ	وَ	مَنْ	يَّكْفُرْ	بِاللّٰهِ
پر	اپنے رسول	اور	(اس) کتاب (پر)	جو	نازل کی	سے	(اس سے) پہلے	اور	جو	انکار کرے	اللہ کا

اپنے رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی (ان سب پر ہمیشہ) ایمان رکھو اور جو اللہ

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾

وَ	مَلٰٓئِكَتِهٖ	وَ	كُتُبِهٖ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	فَقَدْ	ضَلَّ	ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾
اور	اس کے فرشتوں	اور	اس کی کتابوں	اور	اس کے رسولوں	اور	آخرت کے دن (کا)	تو بیشک	وہ بھٹک گیا	دور کی گمراہی (میں)

اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کو نہ مانے تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں جا پڑا○

پارہ 17، الانبیاء: 107

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

وَ	مَآ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا	رَحْمَةً	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾
اور	ہم نے نہیں بھیجا تجھے	مگر	رحمت (بناکر)	تمام جہان والوں کے لئے

اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا○

پارہ 22، الاحزاب: 40

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ

مَا كَانَ	مُحَمَّدٌ	اَبَآ اَحَدٍ	مِّنْ رِّجَالِكُمْ	وَ	لٰكِنْ	رَّسُوْلَ اللّٰهِ	وَ	خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ
نہیں ہے	محمد	کسی ایک کا (بھی) باپ	تمہارے مردوں میں سے	اور	لیکن	اللہ کا رسول (ہے)	اور	تمام نبیوں میں آخری (نبی)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں

---

[1] اگر یہ خطاب حقیقی مسلمانوں کو ہے تو اس کا معنیٰ ہو گا کہ ایمان پر ثابت قدم رہو۔ اور اگر یہ خطاب یہود و نصاریٰ سے ہو تو معنیٰ یہ ہوں گے کہ اے بعض کتابوں اور بعض رسولوں پر ایمان لانے والو! تم مکمل ایمان لاؤ۔ اور اگر یہ خطاب منافقین سے ہو تو اس کے معنٰی یہ ہوں گے کہ اے ایمان کا ظاہری دعویٰ کرنے والو! اخلاص کے ساتھ ایمان لاؤ۔

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝40

وَ	كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمًا ۝40
اور	ہے	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا

اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ۝

پارہ9، الاعراف:158

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ

قُلْ	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	اِنِّیْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا	الَّذِیْ لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
تم کہو	اے	لوگو	بیشک میں	(اس) اللہ کا رسول (ہوں)	تم سب کی طرف	جس کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت

تم فرماؤ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے،

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ

لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	یُحْیٖ	وَ	یُمِیْتُ	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ	النَّبِیِّ
نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	وہ زندہ کرتا ہے	اور	موت دیتا ہے	تو ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	نبی

اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر جو نبی ہیں،

الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝158

الْاُمِّیِّ	الَّذِیْ	یُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ	وَ	اتَّبِعُوْهُ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ۝158
(کسی سے) پڑھا ہوا نہیں (ہے)	جو	ایمان لاتا ہے	اللہ اور اس کی تمام باتوں پر	اور	پیروی کرو اس (رسول) کی	تاکہ تم	ہدایت پاجاؤ

(کسی سے) پڑھے ہوئے نہیں ہیں، اللہ اور اس کی تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پالو ۝

پارہ18، الفرقان:1

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَاۙ ۝1

تَبٰرَكَ	الَّذِیْ	نَزَّلَ	الْفُرْقَانَ	عَلٰى عَبْدِهٖ	لِیَكُوْنَ	لِلْعٰلَمِیْنَ	نَذِیْرًا ۝1
بڑی برکت والا ہے	وہ (اللہ) جس نے	نازل فرمایا	قرآن	اپنے بندے پر	تاکہ وہ ہو	تمام جہانوں کے لیے	ڈر سنانے والا

وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہان والوں کو ڈر سنانے والا ہو ۝

پارہ6، المآئدۃ:3

حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ

حُرِّمَتْ	عَلَیْكُمُ	الْمَیْتَةُ	وَ	الدَّمُ	وَ	لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ	وَ	مَاۤ	اُهِلَّ
حرام کر دیا گیا	تمہارے اوپر	مردار	اور	خون	اور	سور کا گوشت	اور	(وہ جانور) جو	(ذبح کے وقت) پکارا جائے

تم پر حرام کر دیا گیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس کے ذبح کے وقت غیرُاللہ کا نام

لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ وَ الْمُتَرَدِّیَةُ

لِغَیْرِ اللّٰهِ	بِهٖ	وَ	الْمُنْخَنِقَةُ	وَ	الْمَوْقُوْذَةُ	وَ	الْمُتَرَدِّیَةُ
اللہ کے غیر (کا نام)	اس پر	اور	گلا گھونٹنے سے مرنے والا	اور	چوٹ مار کر ہلاک کیا گیا	اور	بلندی سے گر کر مرنے والا

پکارا گیا ہو اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور وہ جو بغیر دھاری دار چیز (کی چوٹ) سے مارا جائے اور جو بلندی سے گر کر مرا ہو اور

وَ النَّطِیْحَةُ وَ مَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ

وَ	النَّطِیْحَةُ	وَ	مَاۤ	اَكَلَ	السَّبُعُ	اِلَّا	مَا	ذَكَّیْتُمْ
اور	سینگ لگنے سے مرنے والا	اور	جو (جسے)	کھا جائیں	درندے	مگر	جو (جنہیں)	تم نے ذبح کرلیا

جو کسی جانور کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور وہ جسے کسی درندے نے کھالیا ہو مگر (درندوں کا شکار کیا ہوا) وہ جانور جنہیں تم نے (زندہ پاکر) ذبح کرلیا ہو

وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ

وَ	مَا	ذُبِحَ	عَلَى النُّصُبِ	وَ	اَنْ	تَسْتَقْسِمُوْا	بِالْاَزْلَامِ	ذٰلِكُمْ	فِسْقٌ
اور	جو	ذبح کیا گیا	بتوں (کے آستانے) پر	اور	یہ کہ	قسمت معلوم کرو	مخصوص تیروں کے ساتھ	یہ (کام)	گناہ (ہے)

اور جو کسی بت کے آستانے پر ذبح کیا گیا ہو اور (حرام ہے) کہ پانسے ڈال کر قسمت معلوم کرو یہ گناہ کا کام ہے۔

اَلْیَوْمَ یَىٕسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِیْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ

اَلْیَوْمَ	یَىٕسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا	مِنْ دِیْنِكُمْ	فَلَا تَخْشَوْهُمْ	وَ	اخْشَوْنِ	اَلْیَوْمَ	اَكْمَلْتُ
آج	مایوس ہوگئے وہ جنہوں نے کفر کیا	تمہارے دین سے	تو نہ ڈرو ان سے	اور	ڈرو مجھ سے	آج	میں نے مکمل کر دیا

آج تمہارے دین کی طرف سے کافر ناامید ہوگئے تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے

لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

لَكُمْ	دِیْنَكُمْ	وَ	اَتْمَمْتُ	عَلَیْكُمْ	نِعْمَتِیْ	وَ	رَضِیْتُ	لَكُمُ	الْاِسْلَامَ	دِیْنًا
تمہارے لئے	تمہارا دین	اور	پوری کردی	تمہارے اوپر	اپنی نعمت	اور	پسند کیا	تمہارے لئے	اسلام (کو)	دین

تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا

فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ③

فَمَنِ	اضْطُرَّ	فِیْ مَخْمَصَةٍ	غَیْرَ مُتَجَانِفٍ	لِّاِثْمٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ③
تو جو	مجبور ہو جائے	بھوک پیاس کی شدت میں	نہ مائل ہونے والا	گناہ کی طرف	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان

تو جو بھوک پیاس کی شدت میں مجبور ہو اس حال میں کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو (تو وہ کھا سکتا ہے۔) تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

پارہ 22، سبا: 28

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا

وَ	مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا	كَآفَّةً لِّلنَّاسِ	بَشِیْرًا	وَّ	نَذِیْرًا
اور	ہم نے نہ بھیجا تمہیں	مگر	تمام لوگوں کیلئے	خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا (بنا کر)

اور اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾
اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے

لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔

﴿2﴾... پہلے نبی کسی خاص قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے لیکن ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی طرف بھیجا ہے۔

﴿3﴾... دینِ اسلام ہی اللہ کریم کا پسندیدہ و مقبول دین ہے۔

﴿4﴾... ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انبیاء و ملائکہ، انسان و جنات، حیوانات و نباتات الغرض ہر چیز کے لیے رحمت ہیں۔

﴿5﴾... جس طرح قرآنِ مجید اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح گزشتہ آسمانی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: خاتم النبیین کس کا لقب ہے اور اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ________________________________

____

سوال 2: عقیدۂ ختم نبوت کیا ہے؟

جواب: ________________________________

____

سوال 3: کیا عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کرنے والا مسلمان کہلائے گا؟

جواب: ________________________________

____

سوال 4: قرآنِ کریم کی ایک ایسی آیت کا ترجمہ لکھیے جس میں اس بات کا بیان ہو کہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں؟

جواب: ________________________________

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾… خاتم کا معنیٰ ہے ______ اور ______ کسی بھی چیز کے مکمل اور ختم ہونے پر لگائی جاتی ہے۔

﴿2﴾… دین محمدی کو نامکمل کہنا ______ کو جھوٹا کہنے کے مترادف ہے کہ جو اس دین کے کامل ہونے کو بیان کر رہا ہے۔

﴿3﴾… عنقریب میری امت میں ______ جھوٹے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔

﴿4﴾… جو آپ کو آخری نبی نہ مانے یا آپ کے بعد کسی اور کو ______ مانے یا کسی کو نبوت ملنا ______ سمجھے وہ کافر ہے۔

﴿5﴾… ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے ______ دینے والا اور ______ سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

﴿6﴾… وہ بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے ______ پر قرآن نازل فرمایا تا کہ وہ ______ جہان والوں کو ڈر سنانے والا ہو۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾… سبق میں موجود ان آیات کو مع ترجمہ یاد کیجیے جن میں رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاتم النبیین، بشیر، نذیر اور رحمت ہونے کا ذکر ہے۔

﴿2﴾… جس آیت سے عقیدۂ ختم نبوت کا ثبوت ملتا ہے اسے ذہن نشین کیجیے۔

﴿3﴾… ختمِ نبوت سے متعلق کم از کم دو احادیث یاد کیجیے۔

﴿4﴾… اپنے گھر والوں کو عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں بتائیے اور ان سے بھی اس موضوع کے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ______ دستخط سرپرست: ______

سُوْرَةُ الطَّارِق

تعارف و مضامین:

طارق اُس ستارے کو کہتے ہیں جو رات میں خوب چمکتا ہے نیز رات میں آنے والے شخص کو بھی طارق کہتے ہیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس ستارے کی قسم اِرشاد فرمائی ہے اس لئے اسے "سورۂ طارق" کہتے ہیں۔

اِس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے، حشر و نشر اور حساب و جزا پر ایمان لانے کے بارے میں کلام کیا گیا ہے نیز یہ مضامین بھی بیان کیے گئے ہیں:

(1) سورت کی ابتداء میں دو قسمیں ذکر فرما کر بتایا گیا کہ ہر انسان پر حفاظت کرنے والا ایک فرشتہ مقرر ہے۔ (2) اِنسان کو اپنی تخلیق کی ابتداء میں غور کرنے کا حکم دیا گیا تا کہ اسے معلوم ہو کہ پہلی بار پیدا کرنے والا رب تعالیٰ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔ (3) جب قیامت کے دن عقائد، اعمال اور نیتیں ظاہر کر دی جائیں گی تو اس وقت مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والے کے پاس کوئی طاقت اور کوئی مددگار نہ ہو گا جو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکے۔ (4) آسمان اور زمین کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا گیا کہ قرآنِ مجید کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں بلکہ یہ حق اور باطل میں فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔ (5) سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ کفار اللہ تعالیٰ کے دِین کو مٹانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہے جس کی انہیں خبر نہیں۔ (1)

ابتدائی آیات کا شانِ نُزول:

ایک رات ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ابو طالب کچھ ہدیہ لائے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کو تناوُل فرما (کھا) رہے تھے کہ اسی دوران ایک ستارا ٹوٹا اور پوری فضا آگ سے بھر گئی۔ ابو طالب گھبرا کر کہنے لگے کہ یہ کیا ہے؟ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے۔" ابو طالب کو اس سے تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق میں) یہ آیات نازل فرمائیں۔ (2)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، الطارق

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾

وَ	السَّمَآءِ	وَ	الطَّارِقِ ﴿۱﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	الطَّارِقُ ﴿۲﴾	النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾
آسمان کی قسم		اور	رات کو آنے والے (کی)	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	رات کو آنے والا	خوب چمکنے والا ستارا (ہے)

آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ ○ خوب چمکنے والا ستارا ہے ○

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌؕ ﴿۴﴾ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَؕ ﴿۵﴾

اِنْ	كُلُّ نَفْسٍ	لَّمَّا	عَلَیْهَا	حَافِظٌ ﴿۴﴾	فَلْیَنْظُرِ	الْاِنْسَانُ	مِمَّ	خُلِقَ ﴿۵﴾
نہیں	کوئی جان	مگر	اس پر	نگہبان (موجود ہے)	تو چاہئے کہ غور کرے	انسان	کس چیز سے	اسے پیدا کیا گیا

کوئی جان نہیں مگر اس پر نگہبان موجود ہے○ انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا○

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍۙ ﴿۶﴾ یَّخْرُجُ مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآىٕبِؕ ﴿۷﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌؕ ﴿۸﴾

خُلِقَ	مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾	یَّخْرُجُ	مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآىٕبِ ﴿۷﴾	اِنَّهٗ	عَلٰى رَجْعِهٖ	لَقَادِرٌ ﴿۸﴾
اسے پیدا کیا گیا	اچھل کر نکلنے والے پانی سے	جو نکلتا ہے	پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے	بیشک وہ (اللہ)	اسے واپس کرنے پر	ضرور قادر (ہے)

اچھل کر نکلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا○ جو پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے○ بیشک اللہ اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے○

یَوْمَ تُبْلَى السَّرَآىٕرُۙ ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّ لَا نَاصِرٍؕ ﴿۱۰﴾

یَوْمَ	تُبْلَى	السَّرَآىٕرُ ﴿۹﴾	فَمَا	لَهٗ	مِنْ قُوَّةٍ	وَّ	لَا	نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾
(جس) دن	جانچا جائے گا	چھپی باتوں (کو)	تو نہ (ہوگی)	آدمی کے لئے	کوئی قوت	اور	نہ	کوئی مددگار

جس دن چھپی باتوں کو جانچا جائے گا○ تو آدمی کے پاس نہ کچھ قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار○

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِۙ ﴿۱۱﴾ وَ الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِۙ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌۙ ﴿۱۳﴾

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾	وَ	الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾	اِنَّهٗ	لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾
لوٹ لوٹ کر آنے (برسنے) والے آسمان کی قسم	اور	پھاڑی جانے والی زمین (کی)	بیشک وہ (قرآن)	ضرور فیصلہ کردینے والا کلام (ہے)

اس آسمان کی قسم جو لوٹ لوٹ کر برستا ہے○ اور پھاڑی جانے والی زمین کی○ بیشک قرآن ضرور فیصلہ کردینے والا کلام ہے○

وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِؕ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًاۙ ﴿۱۵﴾ وَّ اَكِیْدُ كَیْدًاۚۖ ﴿۱۶﴾

وَّ	مَا	هُوَ	بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾	اِنَّهُمْ	یَكِیْدُوْنَ	كَیْدًا ﴿۱۵﴾	وَّ	اَكِیْدُ	كَیْدًا ﴿۱۶﴾
اور	نہیں	وہ	کوئی ہنسی مذاق کی بات	بیشک وہ (کافر)	چالیں چل رہے ہیں	چال	اور	میں خفیہ تدبیر کرتا ہوں	خفیہ تدبیر

اور وہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے○ بیشک کافر اپنی چالیں چل رہے ہیں○ اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں○

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا۠ ﴿۱۷﴾

فَمَهِّلِ	الْكٰفِرِیْنَ	اَمْهِلْهُمْ	رُوَیْدًا ﴿۱۷﴾
تو تم ڈھیل دو	کافروں (کو)	مہلت دو انہیں	تھوڑی سی

تو تم کافروں کو ڈھیل دو، انہیں کچھ تھوڑی سی مہلت دو○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾… اللہ پاک خود سب کی ہر طرح حفاظت فرمانے پر قادر ہے مگر قانون یہ ہے کہ یہ کام اس کے مقرر کردہ فرشتے کریں۔

﴿2﴾… اللہ پاک کے بعض نام اس کے بندوں کو بھی دے سکتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک نام حافظ ہے جبکہ اس سورت میں فرشتوں کو بھی حافظ کہا گیا ہے۔

﴿3﴾... ظاہری اعمال کے ساتھ ساتھ باطنی اور پوشیدہ اعمال کو بھی درست رکھنا چاہیے تاکہ قیامت کے دن رسوائی سے بچا جاسکے۔

﴿4﴾... روزِ قیامت منکرین کے لیے کوئی مددگار نہ ہوگا جو انہیں رب کے عذاب سے بچاسکے۔

﴿5﴾... قرآن حق و باطل میں فرق اور امتیاز کر دیتا ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ طارق کی آیت نمبر چار میں کونسا قانونِ الٰہی بیان کیا گیا ہے؟

جواب: ____

____

سوال 2: قیامت کے دن رسوائی سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ____

____

سوال 3: سورۂ طارق کی آیت نمبر 11، 12 میں اللہ تعالیٰ کی کن نعمتوں کا ذکر ہے؟

جواب: ____

____

سوال 4: سورۂ طارق میں قرآن کی کونسی صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: ____

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... ہر انسان پر رب تعالیٰ کی طرف سے ______ مقرر ہیں جو اس کے تمام نیک و بد اعمال لکھ لیتے ہیں۔

﴿2﴾... جس رب تعالیٰ نے اِنسان کو ______ پیدا کیا ہے وہ اُسے موت کے بعد ______ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

﴿3﴾... قرآن ______ کر دینے والا کلام ہے۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ ______ کے حیلوں سے باخبر ہے لیکن وہ کفار اللہ کی ______ سے واقف نہیں۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... جملوں کی ترتیب درست کیجیے۔

فرمانے ہے کسی ہر رب تعالیٰ کی حفاظت قادر پر۔	
ہیں لیتے ظاہر و پوشیدہ تمام اَعمال فرشتے لکھ۔	فرشتے تمام ظاہر و پوشیدہ اعمال لکھ لیتے ہیں
کا ہے طریقہ کا مذاق قرآن اُڑانا کفار۔	
اللہ تعالیٰ اِنسانوں ہے تمام کو پیدا نے فرمایا۔	
ہیں کراماً کاتبین اَعمال والے فرشتوں کو لکھنے کہتے۔	
گناہوں چاہیے طرح ہمیں ہر کے بچنا سے۔	

﴿2﴾... مضامین دیکھ کر آیات کا حوالہ دیجئے:

زمین کی قسم	
بارش کا نزول	
کفار کا مکر	
اللہ کی خفیہ تدبیر	طارق، آیت:16
حق و باطل میں فرق کرنے والا قرآن	

دستخط ٹیچر:__________ دستخط سرپرست:__________

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام (حصہ 1)

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ آپ کے والد کا نام یعقوب اور والدہ کا نام راحیل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں آپ کے نام پر پوری سورت نازل فرمائی ہے۔ آپ نہایت حسین و جمیل تھے۔ آپ کے قصے کو قرآنِ مجید میں سب سے بہترین قصہ فرمایا گیا ہے۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا خواب:

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے بارہ سال کی عمر میں خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے، چاند اور سورج آپ کو سجدہ کر رہے ہیں، آپ کے والد حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے تعبیر بتائی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں خوابوں کی تعبیر نکالنا سکھائے گا لیکن میرے بچے! یہ خواب بھائیوں سے مت کہنا ورنہ وہ تمہارے خلاف سازش کریں گے، یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنے تمام بیٹوں میں سب سے زیادہ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے محبت کرتے تھے، آپ کو پتا تھا کہ اس محبت کی وجہ سے میرے بیٹے یوسف سے حسد کرتے ہیں۔ (1)

برادرانِ یوسف کا باہمی مشورہ:

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے بے انتہا محبت دیکھ کر یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے سوتیلے بھائیوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ والد صاحب کی خصوصی محبت حاصل کرنے کے لیے یوسف کو قتل کر دیتے ہیں یا کہیں دور پھینک آتے ہیں، ان میں سے ایک بھائی نے کہا: یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ کسی کنویں میں ڈال دو، چنانچہ انہوں نے یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا کہ یوسف کو ہمارے ساتھ کل جنگل کی سیر کے لیے بھیج دیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ اسے بھیڑیا نہ کھا جائے، انہوں نے کہا کہ ہمارے ہوتے ہوئے اسے بھیڑیا کھائے جائے تو ہم کس کام کے ہیں؟ آخر کار آپ نے یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔ (2)

خون آلودہ قمیص:

سیر کے لیے جاتے ہوئے جب تک وہ یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے رہے یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو کندھوں پر اُٹھا کر محبت کا اظہار کرتے رہے لیکن جیسے ہی ان کی نظر سے اوجھل ہو کر کچھ دور پہنچے تو آپ کو مارا پیٹا اور پھر آپ کی قمیص اُتار کر آپ کو کنویں میں ڈال دیا، اور قمیص پر بکری کے بچے کا خون لگا کر روتے ہوئے گھر آئے اور یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا کہ ہم دوڑ لگاتے ہوئے دور چلے گئے تھے اور یوسف کو سامان کے پاس بٹھایا تھا، اسی دوران ایک بھیڑیا یوسف کو کھا گیا، اس حادثے سے یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو شدید صدمہ پہنچا، بھائیوں نے قمیص پر خون تو لگایا تھا مگر اسے پھاڑنا بھول گئے تھے، یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: سچ تو یہ ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو لیکن صبر اچھی چیز ہے اور تم جو کہہ رہو اس پر میں اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں۔ (3)

ضروری وضاحت: حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں کی یہ ساری حرکات صرف حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے تھیں، نفس کی خاطر نہ تھیں۔ اسی لئے انہیں بعد میں سچی توبہ نصیب ہوگئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی جائز بلکہ اعلیٰ ترین

مقصد کے حصول کیلئے بھی ناجائز ذریعہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں، جیسے یہاں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں کا مقصد والد کی محبت کا حصول تھا جو کہ منصبِ نبوت پر فائز بھی تھے لیکن انہوں نے اس کیلئے ناجائز ذریعہ اختیار کیا اور اس کی مذمت کی گئی۔

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام بازارِ مصر میں:

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو کنویں میں تین دن ہوئے تھے کہ وہاں ایک قافلہ آیا، قافلے والوں نے پانی کے لیے ایک شخص کو بھیجا اس نے پانی کے لیے کنویں میں ڈول ڈالا تو یوسف عَلَیْہِ السَّلَام اس ڈول سے لٹک کر باہر آگئے، یہ آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور آپ کو غلام بنالیا، پھر آپ کو مصر کے بازار میں آپ کے وزن کے برابر سونے، اتنی ہی چاندی، مشک اور ریشم کے بدلے عزیزِ مصر قِطْفِیر کو بیچ دیا، وہ آپ کو گھر لایا اور اپنی بیوی زلیخا سے کہا کہ ان کا اچھی طرح خیال رکھنا یہ ہمارے بہت کام آسکتے ہیں۔ (4)

دودھ پیتے بچے نے گواہی دی:

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام بہت زیادہ حسین و جمیل تھے، آپ کے حسن سے زلیخا بھی بہت متاثر تھی، ایک دن اس نے آپ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا مگر آپ نے انکار کردیا، یہ معاملہ عزیز مصر کو معلوم ہوا تو زلیخا نے خود کو بچانے کے لیے یوسف عَلَیْہِ السَّلَام پر الزام لگا دیا لیکن اللہ رب العزت کے کرم سے دودھ پیتے بچے نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے بے قصور ہونے کی گواہی دی۔ اس کے بعد بھی زلیخا آپ کو پریشان کرتی رہی بالآخر آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! جس کام کی طرف یہ بلاتی ہے اس کے مقابلے میں قید ہو جانا مجھے زیادہ پسند ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور بالآخر بے قصور ہونے کے باوجود عزیز مصر نے اپنی عزت بچانے کے لیے آپ کو قید خانے میں بھیج دیا۔ (5)

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام قید خانے میں:

جب آپ کو جیل میں ڈالا گیا تو آپ کے ساتھ بادشاہ کے ساقی اور باورچی کو بھی جیل میں ڈالا گیا، ان دونوں نے آپ سے کہا کہ ہم نے خواب دیکھا ہے اس کی تعبیر بتایئے، ساقی نے کہا: میں نے دیکھا کہ انگوروں سے شراب نچوڑ کر بادشاہ کو پلا رہا ہوں، دوسرے نے کہا میں نے دیکھا کہ میرے سر پر روٹیاں ہیں اور انہیں پرندے کھا رہے ہیں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے انہیں پہلے دین کی دعوت دی کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ، ایک خدا کو مانو اور اس کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ اس کے بعد ساقی کو تعبیر بتائی کہ تم اپنے عہدے پر دوبارہ فائز ہو گے اور بادشاہ کو شراب پلاؤ گے اور دوسرے کو سزائے موت دی جائے گی اور پرندے اس کا سر کھائیں گے۔ تعبیر سننے کے بعد وہ بولے ہم تو مذاق کر رہے تھے، آپ نے فرمایا: جو میں نے کہہ دیا اب وہی ہو گا اور پھر وہی ہوا جو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا تھا۔ (6)

بادشاہ کا خواب:

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے ساقی سے کہا کہ جیل سے نکلنے کے بعد بادشاہ کو میری بے گناہی کے بارے میں بتانا لیکن شیطان

نے ساقی کو بھلادیا کہ وہ بادشاہ سے تذکرہ کرے، اس کے بعد سات سال تک آپ جیل میں رہے۔ پھر بادشاہ ریان بن ولید نے خواب دیکھا کہ سات دُبلی پتلی گائیں سات موٹی گائیوں کو کھا رہی ہیں اور اس نے سات سر سبز اور سات خشک بالیاں دیکھیں، اس خواب کی تعبیر کوئی نہ بتاسکا، اس موقع پر ساقی کو یوسف عَلَیْہِ السَّلَام یاد آگئے اس نے کہا کہ مجھے جیل بھیجو وہاں ایک عالم ہیں جو خواب کی تعبیر بتاسکتے ہیں، چنانچہ ساقی نے جیل میں آکر یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: اے یوسف! بادشاہ نے یہ خواب دیکھا ہے تم اس کی تعبیر بتادو شاید تمہاری رہائی کا کوئی سبب بن جائے، یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے تعبیر بتائی کہ سات موٹی گائیوں اور سر سبز بالیوں سے اس طرف اشارہ ہے کہ سات سال خوب پیداوار ہوگی، اس میں تم غلہ جمع کروگے اور سات پتلی گائیوں اور خشک بالیوں سے اس طرف اشارہ ہے کہ سات سال قحط سالی ہوگی ان میں تم جمع کیا ہوا غلہ کھاؤ گے پھر اس کے بعد بارش ہوگی۔ (7)

قید سے رہائی اور عظیم منصب:

بادشاہ کو تعبیر سنائی گئی تو اسے بہت پسند آئی اور اس نے یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو لانے کا حکم دیا۔ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے جیل سے باہر آکر بادشاہ سے ملاقات کی، اسے پورا خواب اور تعبیر بتائی۔ بادشاہ نے کہا: غلہ وغیرہ جمع کرنے کا انتظام کون کرے گا؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ کام میرے سپرد کردو، وہ رضامند ہوگیا، ایک سال بعد اس نے عزیزِ مصر کو معزول کرکے آپ کو اس کے عہدے پر فائز کر دیا اور سب کچھ آپ کے حوالے کردیا۔ آپ نے پہلے سات سالوں میں بڑے بڑے گوداموں میں غلہ جمع کیا، جب قحط سالی آئی تو لوگوں نے اپنے مال، زمینیں، غلام، بچے یہاں تک کہ خود کو آپ کے ہاتھوں بیچ کر غلہ حاصل کیا اور ایک وقت ایسا آیا کہ تمام اہلِ مصر آپ کے غلام ہوگئے۔ اس کے بعد یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے رحمت و شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لوگوں کو ان کا سب کچھ واپس کر دیا اور سب کو آزاد کردیا۔ (8)

سورۂ یوسف کا تعارف

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حالاتِ زندگی اور ان کی سیرتِ مبارکہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اس سورت کا نام "سورۂ یوسف" رکھا گیا۔

شانِ نزول:

اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ یہودیوں کے علماء نے عرب کے سرداروں سے کہا تھا کہ محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کرو کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد ملکِ شام سے مصر میں کس طرح پہنچی اور اُن کے وہاں جاکر آباد ہونے کا سبب کیا ہوا اور حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ کیا ہے؟ اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی۔(9)

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 12، یوسف: 1 تا 52

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۟ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۟

الٓرٰ	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۟	اِنَّاۤ	اَنْزَلْنٰهُ	قُرْءٰنًا	عَرَبِيًّا	لَّعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ۟
الٓرٰ	یہ	روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	بیشک	ہم نے نازل کیا اسے	قرآن	عربی	تاکہ تم	سمجھو

الٓرٰ، یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ بیشک ہم نے اس قرآن کو عربی نازل فرمایا تاکہ تم سمجھو ○

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ

نَحْنُ	نَقُصُّ	عَلَيْكَ	اَحْسَنَ الْقَصَصِ	بِمَاۤ	اَوْحَيْنَاۤ	اِلَيْكَ	هٰذَا	الْقُرْاٰنَ
ہم	بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)	سب سے اچھا واقعہ	(اس کے) ذریعے جو	ہم نے وحی کیا	تمہاری طرف	یہ	قرآن

ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی اس کے ذریعے ہم تمہارے سامنے سب سے اچھا واقعہ بیان کرتے ہیں

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۟ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ

وَاِنْ	كُنْتَ	مِنْ قَبْلِهٖ	لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۟	اِذْ	قَالَ	يُوْسُفُ	لِاَبِيْهِ	يٰۤاَبَتِ
اگرچہ	تم تھے	اس سے پہلے	ضرور بے خبروں میں سے	جب	کہا	یوسف (نے)	اپنے باپ سے	اے میرے باپ

اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً اس سے بے خبر تھے ○ یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا: اے میرے باپ!

اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۟

اِنِّيْ	رَاَيْتُ	اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	وَّ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	رَاَيْتُهُمْ	لِيْ	سٰجِدِيْنَ ۟
بیشک میں (نے)	دیکھا	گیارہ ستاروں	اور	سورج	اور	چاند (کو)	میں نے دیکھا انہیں	اپنے لئے	سجدہ کرتے ہوئے

میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا، میں نے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ○

قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا ؕ

قَالَ	یٰبُنَیَّ	لَا تَقْصُصْ	رُءْیَاكَ	عَلٰۤى اِخْوَتِكَ	فَیَكِیْدُوْا	لَكَ	كَیْدًا
کہا	اے میرے بیٹے	تم بیان نہ کرنا	اپنا خواب	اپنے بھائیوں پر (کے سامنے)	(اگر ایسا کیا) تو وہ چال چلیں گے	تمہارے لئے (خلاف)	کوئی چال

فرمایا: اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ تمہارے خلاف کوئی سازش کریں گے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۵﴾ وَ كَذٰلِكَ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ وَ یُعَلِّمُكَ

اِنَّ	الشَّیْطٰنَ	لِلْاِنْسَانِ	عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۵﴾	وَ	كَذٰلِكَ	یَجْتَبِیْكَ	رَبُّكَ	وَ	یُعَلِّمُكَ
بیشک	شیطان	انسان کا	کھلا دشمن (ہے)	اور	اسی طرح	منتخب کرلے گا تجھے	تیرا رب	اور	سکھائے گا تجھے

بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے ○ اور اسی طرح تیرا رب تمہیں منتخب فرمالے گا اور تجھے باتوں کا

مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَ یُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤى اٰلِ یَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا

مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ	وَ	یُتِمُّ	نِعْمَتَهٗ	عَلَیْكَ	وَ	عَلٰۤى اٰلِ یَعْقُوْبَ	كَمَاۤ	اَتَمَّهَا
باتوں کا انجام نکالنا	اور	پوری کرے گا	اپنی نعمت	تجھ پر	اور	یعقوب کے گھر والوں پر	جس طرح	اس نے پورا کیا اسے

انجام نکالنا سکھائے گا اور تجھ پر اور یعقوب کے گھر والوں پر اپنا احسان مکمل فرمائے گا جس طرح اس نے

عَلٰۤى اَبَوَیْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۶﴾ ع

عَلٰۤى اَبَوَیْكَ	مِنْ قَبْلُ	اِبْرٰهِیْمَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِنَّ	رَبَّكَ	عَلِیْمٌ	حَكِیْمٌ ﴿۶﴾
تمہارے باپ دادا پر	پہلے	(یعنی) ابراہیم	اور	اسحٰق (پر)	بیشک	تیرا رب	علم والا	حکمت والا (ہے)

پہلے تمہارے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر اپنی نعمت مکمل فرمائی بیشک تیرا رب علم والا، حکمت والا ہے ○

لَقَدْ كَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ اٰیٰتٌ لِّلسَّآىٕلِیْنَ ﴿۷﴾ اِذْ قَالُوْا لَیُوْسُفُ

لَقَدْ	كَانَ	فِیْ یُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ	اٰیٰتٌ	لِّلسَّآىٕلِیْنَ ﴿۷﴾	اِذْ	قَالُوْا	لَیُوْسُفُ
ضرور بیشک	ہیں	یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعے) میں	نشانیاں	پوچھنے والوں کے لئے	جب	انہوں نے کہا	ضرور یوسف

بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعے) میں پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ یاد کرو جب بھائی بولے: بیشک یوسف

وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِیْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا

وَ	اَخُوْهُ	اَحَبُّ	اِلٰۤى اَبِیْنَا	مِنَّا	وَ	نَحْنُ	عُصْبَةٌ	اِنَّ	اَبَانَا
اور	اس کا بھائی	زیادہ محبوب (ہیں)	ہمارے باپ کے نزدیک	ہم سے	اور (حالانکہ)	ہم	ایک جماعت (ہیں)	بیشک	ہمارے باپ

اور اس کا سگا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں بیشک ہمارے والد

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ﴿۸﴾ ج اقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ﴿۸﴾	اقْتُلُوْا	یُوْسُفَ	اَوِ اطْرَحُوْهُ	اَرْضًا	یَّخْلُ	لَكُمْ
ضرور کھلی وارفتگی (محبت) میں (ہیں)	مار ڈالو	یوسف (کو)	یا پھینک دو اسے	(کہیں) زمین (میں)	(یوں) خالی ہو جائے گا	تمہارے لئے

کھلی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ○ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک آؤ تاکہ تمہارے باپ کا چہرہ

وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝٩ قَالَ قَآىٕلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ

وَجْهُ اَبِیْكُمْ	وَ	تَكُوْنُوْا	مِنْۢ بَعْدِهٖ	قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝٩	قَالَ	قَآىٕلٌ	مِّنْهُمْ	لَا تَقْتُلُوْا	یُوْسُفَ
تمہارے باپ کا چہرہ	اور	تم ہو جانا	اس کے بعد	نیک لوگ	بولا	ایک کہنے والا	ان میں سے	تم قتل نہ کرو	یوسف (کو)

تمہاری طرف ہی رہے اور اس کے بعد تم پھر نیک ہو جانا ○ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: یوسف کو قتل نہ کرو

وَ اَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ۝١٠ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا

وَ	اَلْقُوْهُ	فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ	یَلْتَقِطْهُ	بَعْضُ السَّیَّارَةِ	اِنْ	كُنْتُمْ	فٰعِلِیْنَ ۝١٠	قَالُوْا	یٰۤاَبَانَا
اور	ڈال دو اسے	کنویں کی تاریکی میں	اٹھالے گا اسے	مسافروں میں سے کوئی	اگر	تم ہو	کرنے والے	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

اور اسے کسی تاریک کنویں میں ڈال دو کہ کوئی مسافر اسے اٹھالے جائے گا اگر تم کچھ کرنے والے ہو ○ بھائیوں نے کہا: اے ہمارے باپ!

مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى یُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝١١

مَا	لَكَ	لَا تَاْمَنَّا	عَلٰى یُوْسُفَ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَنٰصِحُوْنَ ۝١١
کیا ہوا	آپ کو	آپ اعتبار نہیں کرتے ہمارا	یوسف پر (کے بارے)	اور (حالانکہ)	بیشک ہم	اس کی	یقیناً خیر خواہی کرنے والے (ہیں)

آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملے میں آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم یقیناً اس کے خیر خواہ ہیں ○

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَ یَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝١٢

اَرْسِلْهُ	مَعَنَا	غَدًا	یَّرْتَعْ	وَ	یَلْعَبْ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ ۝١٢
آپ بھیج دیں اسے	ہمارے ساتھ	کل	(تاکہ) وہ پھل کھائے	اور	کھیلے	اور	بیشک ہم	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہیں)

آپ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ وہ پھل کھائے اور کھیلے اور بیشک ہم اس کے محافظ ہیں ○

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ

قَالَ	اِنِّیْ	لَیَحْزُنُنِیْۤ	اَنْ تَذْهَبُوْا	بِهٖ	وَ	اَخَافُ	اَنْ	یَّاْكُلَهُ	الذِّئْبُ
کہا	بیشک میں	ضرور غمزدہ کردے گا مجھے	تمہارا لے جانا	اس کو	اور	میں ڈرتا ہوں	(اس بات سے) کہ	کھالے اسے	بھیڑیا

فرمایا: بیشک تمہارا اسے لے جانا مجھے غمگین کردے گا اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھالے

وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝١٣ قَالُوْا لَىٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ

وَ	اَنْتُمْ	عَنْهُ	غٰفِلُوْنَ ۝١٣	قَالُوْا	لَىٕنْ	اَكَلَهُ	الذِّئْبُ	وَ	نَحْنُ	عُصْبَةٌ
اور	تم	اس سے	بے خبر رہو	انہوں نے کہا	ضرور اگر	کھا جائے اسے	بھیڑیا	اور (حالانکہ)	ہم	جماعت (ہیں)

اور تم اس کی طرف سے بے خبر ہو جاؤ ○ انہوں نے کہا: اگر اسے بھیڑیا کھا جائے حالانکہ ہم ایک جماعت (موجود) ہوں

اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝١٤ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا

اِنَّاۤ	اِذًا	لَّخٰسِرُوْنَ ۝١٤	فَلَمَّا	ذَهَبُوْا بِهٖ	وَ	اَجْمَعُوْۤا
(تو) بیشک ہم	اس وقت	ضرور نقصان اٹھانے والے (یعنی بے کار ہوں گے)	پھر جب	وہ لے گئے اسے	اور	انہوں نے اتفاق کرلیا

جب تو ہم کسی کام کے نہ ہوئے ○ پھر جب وہ اسے لے گئے اور سب نے اتفاق کرلیا

اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا

اَنْ	يَّجْعَلُوْهُ	فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ	وَ	اَوْحَيْنَآ	اِلَيْهِ	لَتُنَبِّئَنَّهُمْ	بِاَمْرِهِمْ هٰذَا
کہ	وہ ڈال دیں اسے	کنویں کی تاریکی میں	اور	ہم نے وحی بھیجی	اس کی طرف	ضرور تم آگاہ کروگے انہیں	ان کے اس کام سے

کہ اسے تاریک کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے اسے وحی بھیجی کہ تم ضرور انہیں ان کی یہ حرکت یاد دلاؤ گے

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ

وَ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾	وَ	جَآءُوْٓ	اَبَاهُمْ	عِشَآءً	يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾	قَالُوْا	يٰٓاَبَانَآ
اور	وہ	جانتے نہ ہوں گے	اور	وہ آئے	اپنے باپ (کے پاس)	رات کے وقت	روتے ہوئے	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

اور اس وقت وہ جانتے نہ ہوں گے ۝ اور رات کے وقت اپنے باپ کے پاس وہ روتے ہوئے آئے ۝ کہنے لگے: اے ہمارے باپ!

اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ

اِنَّا	ذَهَبْنَا	نَسْتَبِقُ	وَ	تَرَكْنَا	يُوْسُفَ	عِنْدَ مَتَاعِنَا	فَاَكَلَهُ	الذِّئْبُ
بیشک ہم	(دور) چلے گئے	دوڑ کا مقابلہ کرتے ہوئے	اور	ہم نے چھوڑ دیا	یوسف (کو)	اپنے سامان کے پاس	تو کھا گیا اسے	بھیڑیا

ہم دوڑ کا مقابلہ کرتے (دور) چلے گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تو اسے بھیڑیا کھا گیا

وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ

وَ	مَآ اَنْتَ	بِمُؤْمِنٍ	لَّنَا	وَلَوْ	كُنَّا	صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	جَآءُوْ	عَلٰى قَمِيْصِهٖ	بِدَمٍ كَذِبٍ
اور	آپ نہیں	یقین کرنے والے	ہمارا	اگرچہ	ہم ہوں	سچے	اور	(لے) آئے	اس کے کرتے پر	جھوٹا خون (لگاکر)

اور آپ کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں ۝ اور وہ اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگالائے۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

قَالَ	بَلْ	سَوَّلَتْ	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا	فَصَبْرٌ	جَمِيْلٌ	وَ	اللّٰهُ	الْمُسْتَعَانُ
(یعقوب نے) کہا	بلکہ	بنالی ہے	تمہارے لئے	تمہارے دلوں (نے)	ایک بات	تو صبر	اچھا	اور	اللہ (ہی سے)	مدد چاہی جاتی (ہے)

یعقوب نے فرمایا: بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑلی ہے تو صبر اچھا اور تمہاری باتوں پر اللہ ہی سے

عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ

عَلٰى	مَا	تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾	وَ	جَآءَتْ	سَيَّارَةٌ	فَاَرْسَلُوْا	وَارِدَهُمْ	فَاَدْلٰى	دَلْوَهٗ
(اس) پر	جو	تم بیان کررہے ہو	اور	آیا	ایک قافلہ	تو انہوں نے بھیجا	اپنا پانی لانے والا	تو اس نے لٹکایا	اپنا ڈول

مدد چاہتا ہوں ۝ اور ایک قافلہ آیا تو انہوں نے اپنا پانی لانے والا آدمی بھیجا تو اس نے اپنا ڈول ڈالا۔

قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

قَالَ	يٰبُشْرٰى	هٰذَا	غُلٰمٌ	وَ	اَسَرُّوْهُ	بِضَاعَةً	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ
کہا	ہائے خوشی	یہ	ایک لڑکا (ہے)	اور	انہوں نے چھپالیا اسے	سامان تجارت (قرار دے کر)	اور	اللہ	جاننے والا (ہے)

اس پانی لانے والے نے کہا: کیسی خوشی کی بات ہے، یہ تو ایک لڑکا ہے۔ اور انہوں نے اسے سامانِ تجارت قرار دے کر چھپالیا اور اللہ جانتا ہے

بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍۚ وَ كَانُوْا فِیْهِ

بِمَا	یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	شَرَوْهُ	بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ	دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ	وَ	كَانُوْا	فِیْهِ
(اس) کو جو	وہ کررہے تھے	اور	(بھائیوں نے) بیچ دیا اسے	کھوٹے داموں کے بدلے	گنے ہوئے درہم	اور	وہ تھے	اس (یوسف) میں

جو وہ کررہے تھے ○ اور بھائیوں نے بہت کم قیمت چند درہموں کے بدلے میں اسے بیچ ڈالا اور انہیں اس میں

مِنَ الزّٰهِدِیْنَ۠ ﴿۲۰﴾ وَ قَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ

مِنَ الزّٰهِدِیْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	قَالَ	الَّذِی	اشْتَرٰىهُ	مِنْ مِّصْرَ	لِامْرَاَتِهٖۤ	اَكْرِمِیْ
بے رغبتی کرنے والوں سے	اور	کہا	جس نے	خریدا اسے	مصر (کے لوگوں میں) سے	اپنی بیوی سے	اعزاز کے ساتھ اہتمام کرو

کچھ رغبت نہ تھی ○ اور مصر کے جس شخص نے انہیں خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا: انہیں عزت سے

مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًاؕ وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا

مَثْوٰىهُ	عَسٰۤى	اَنْ	یَّنْفَعَنَاۤ	اَوْ	نَتَّخِذَهٗ	وَلَدًا	وَ	كَذٰلِكَ	مَكَّنَّا
اس کی رہائش (کا)	قریب ہے	کہ	وہ نفع دے ہمیں	یا	ہم بنالیں اسے	بیٹا	اور	اسی طرح	ہم نے ٹھکانہ دیا

رکھو شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے یا ہم انہیں بیٹا بنالیں اور اسی طرح ہم نے یوسف کو

لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ٘ وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِؕ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ

لِیُوْسُفَ	فِی الْاَرْضِ	وَ	لِنُعَلِّمَهٗ	مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ	وَ	اللّٰهُ	غَالِبٌ	عَلٰۤى اَمْرِهٖ
یوسف کو	زمین میں	اور	تاکہ ہم سکھائیں اسے	باتوں کا انجام نکالنا	اور	اللہ	غالب (ہے)	اپنے کام پر

زمین میں ٹھکانہ دیا اور تاکہ ہم اسے باتوں کا انجام سکھائیں اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا

وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	لَمَّا	بَلَغَ	اَشُدَّهٗ	اٰتَیْنٰهُ	حُكْمًا
اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	جب	وہ پہنچا	اپنی پوری قوت (بھرپور جوانی کو)	(تو) ہم نے دی اسے	حکمت

مگر اکثر آدمی نہیں جانتے ○ اور جب یوسف بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچے تو ہم نے اسے حکمت

وَّ عِلْمًاؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ

وَّ	عِلْمًا	وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	رَاوَدَتْهُ	الَّتِیْ	هُوَ
اور	علم	اور	اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)	اور	پھسلانے کی کوشش کی اسے	اس (عورت) نے جو	وہ (یوسف)

اور علم عطا فرمایا اور ہم نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ اور وہ جس عورت کے گھر میں تھے اُس نے اُنہیں

فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَیْتَ لَكَؕ

فِیْ بَیْتِهَا	عَنْ نَّفْسِهٖ	وَ	غَلَّقَتِ	الْاَبْوَابَ	وَ	قَالَتْ	هَیْتَ	لَكَ
اس کے گھر میں (تھا)	اس کے نفس سے (کے خلاف)	اور	اس نے بند کردیئے	دروازے	اور	کہا	آؤ	(یہ) تم سے (ہی کہتی ہوں)

اُن کے نفس کے خلاف پھسلانے کی کوشش کی اور سب دروازے بند کردیئے اور کہنے لگی: آؤ، (یہ) تم ہی سے کہہ رہی ہوں۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ

قَالَ	مَعَاذَ اللّٰهِ	اِنَّهٗ	رَبِّیْۤ	اَحْسَنَ	مَثْوَایَ
(یوسف نے) کہا	اللہ کی پناہ	بیشک وہ (یعنی عزیز)	میری پرورش کرنے والا (ہے)	اس نے بہت اچھا اہتمام کیا	میری رہائش (کا)

یوسف نے جواب دیا: (ایسے کام سے) اللہ کی پناہ۔ بیشک وہ مجھے خریدنے والا شخص میری پرورش کرنے والا ہے، اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے۔

اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا

اِنَّهٗ	لَا یُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَ	لَقَدْ	هَمَّتْ	بِهٖ	وَ	هَمَّ	بِهَا
بیشک	فلاح نہیں پاتے	ظلم کرنے والے	اور	ضرور بیشک	عورت نے ارادہ کیا	اس (یوسف) کا	اور	وہ ارادہ کرلیتا	اس (عورت) کا

بیشک زیادتی کرنے والے فلاح نہیں پاتے ○ اور بیشک عورت نے یوسف کا ارادہ کیا

لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ

لَوْ لَاۤ	اَنْ	رَّاٰ	بُرْهَانَ رَبِّهٖ	كَذٰلِكَ	لِنَصْرِفَ	عَنْهُ	السُّوْٓءَ
اگر نہ ہوتا	یہ کہ	اس نے دیکھ لی	اپنے رب کی دلیل	اسی طرح (ہم نے کیا)	تاکہ ہم پھیر دیں	اس سے	برائی

اور اگر وہ اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا تو وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا۔ ہم نے اسی طرح کیا تاکہ اس سے برائی

وَ الْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ

وَ	الْفَحْشَآءَ	اِنَّهٗ	مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	اسْتَبَقَا	الْبَابَ
اور	بے حیائی	بیشک وہ	ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے (ہے)	اور	وہ دونوں دوڑے	دروازہ (کی طرف)

اور بے حیائی کو پھیر دیں، بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ○ اور وہ دونوں دروازے کی طرف دوڑے

وَ قَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ

وَ	قَدَّتْ	قَمِیْصَهٗ	مِنْ دُبُرٍ	وَّ	اَلْفَیَا	سَیِّدَهَا	لَدَا الْبَابِ
اور	عورت نے پھاڑ دیا	اس کا کرتا	پیچھے سے	اور	دونوں نے پایا	اس (عورت) کے شوہر (کو)	دروازے کے پاس

اور عورت نے ان کی قمیص کو پیچھے سے پھاڑ دیا اور دونوں نے دروازے کے پاس عورت کے شوہر کو پایا

قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ

قَالَتْ	مَا	جَزَآءُ	مَنْ	اَرَادَ	بِاَهْلِكَ	سُوْٓءًا	اِلَّاۤ	اَنْ	یُّسْجَنَ
عورت نے کہا	کیا	سزا (ہے)	(اس شخص کی) جو	ارادہ کرے	تیری گھر والی کے ساتھ	برائی (کا)	مگر	یہ کہ	اسے قید کردیا جائے

تو عورت کہنے لگی۔ اس شخص کی کیا سزا ہے جو تمہاری گھر والی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے؟ یہی کہ اسے قید کردیا جائے

اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَ شَهِدَ

اَوْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾	قَالَ	هِیَ	رَاوَدَتْنِیْ	عَنْ نَّفْسِیْ	وَ	شَهِدَ
یا	دردناک سزا (دی جائے)	(یوسف نے) کہا	وہ	اس نے پھسلانے کی کوشش کی مجھے	میرے نفس سے	اور	گواہی دی

یا دردناک سزا (دی جائے) ○ یوسف نے فرمایا: اسی نے میرے دل کو پھسلانے کی کوشش کی ہے اور

شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ

شَاهِدٌ	مِّنْ اَهْلِهَا	اِنْ	كَانَ	قَمِيْصُهٗ	قُدَّ	مِنْ قُبُلٍ	فَصَدَقَتْ
ایک گواہ (نے)	اس (عورت) کے گھر والوں میں سے	اگر	ہو	اس کا کرتا	پھٹا ہوا	آگے سے	تو عورت سچی ہے

عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر ان کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو پھر تو عورت سچی ہے

وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ

وَ	هُوَ	مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	اِنْ	كَانَ	قَمِيْصُهٗ	قُدَّ	مِنْ دُبُرٍ	فَكَذَبَتْ	وَ	هُوَ
اور	وہ	غلط کہنے والوں میں سے (ہے)	اور	اگر	ہو	اس کا کرتا	پھٹا ہوا	پیچھے سے	تو عورت جھوٹی ہے	اور	وہ

اور یہ سچے نہیں ○ اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یہ

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾	فَلَمَّا	رَاٰ	قَمِيْصَهٗ	قُدَّ	مِنْ دُبُرٍ	قَالَ	اِنَّهٗ	مِنْ كَيْدِكُنَّ
سچوں میں سے (ہے)	پھر جب	(عزیز نے) دیکھا	اس کا کرتا	پھٹا ہوا	پیچھے سے	(تو) کہا	بیشک وہ	تم عورتوں کے مکر میں سے (ہے)

سچے ہیں ○ پھر جب عزیز نے اس کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو کہا: بیشک یہ تم عورتوں کا مکر ہے۔

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ

اِنَّ	كَيْدَكُنَّ	عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾	يُوْسُفُ	اَعْرِضْ	عَنْ هٰذَا	وَ	اسْتَغْفِرِيْ	لِذَنْۢبِكِ
بیشک	تمہارا مکر	بہت بڑا (ہے)	(اے) یوسف	تم درگزر کرو	اس (بات) سے	اور	(اے عورت) معافی مانگ	اپنے گناہ کی

بیشک تمہارا مکر بہت بڑا ہے ○ اے یوسف! تم اس بات سے درگزر کرو اور اے عورت! تو اپنے گناہ کی معافی مانگ۔

اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ ع وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ

اِنَّكِ	كُنْتِ	مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	قَالَ	نِسْوَةٌ	فِي الْمَدِيْنَةِ	امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ	تُرَاوِدُ
بیشک تو (ہی)	ہے	خطاکاروں میں سے	اور	کہا	کچھ عورتوں (نے)	شہر میں	عزیز کی عورت	پھسلانے کی کوشش کرتی ہے

بیشک تو ہی خطاکاروں میں سے ہے ○ اور شہر میں کچھ عورتوں نے کہا: عزیز کی بیوی اپنے نوجوان کا دل

فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا

فَتٰىهَا	عَنْ نَّفْسِهٖ	قَدْ	شَغَفَهَا	حُبًّا	اِنَّا	لَنَرٰىهَا
اپنے نوجوان (کو)	اس کے نفس سے	بیشک	(دل میں) سما گئی ہے اس کے	(نوجوان کی) محبت	بیشک ہم	ضرور دیکھ رہے ہیں اسے

لبھانے کی کوشش کرتی ہے، بیشک ان کی محبت اس کے دل میں سما گئی ہے، ہم تو اس عورت کو کھلی محبت میں

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾	فَلَمَّا	سَمِعَتْ	بِمَكْرِهِنَّ	اَرْسَلَتْ	اِلَيْهِنَّ	وَ	اَعْتَدَتْ	لَهُنَّ
کھلی وارفتگی (محبت) میں	تو جب	اس عورت نے سنا	ان کی بات کو	(تو) پیغام بھیجا	ان کی طرف	اور	تیار کر دیں	ان کے لئے

گم دیکھ رہے ہیں ○ تو جب اس عورت نے ان کی بات سنی تو ان عورتوں کی طرف پیغام بھیجا اور ان کے لیے تکیہ لگا کر بیٹھنے کی نشستیں

مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ

مُتَّكَاً	وَّ	اٰتَتْ	كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ	سِكِّيْنًا	وَّ	قَالَتِ	اخْرُجْ	عَلَيْهِنَّ	فَلَمَّا	رَاَيْنَهٗۤ
مسندیں	اور	دی	ان میں سے ہر ایک کو	چھری	اور	کہا	نکل آؤ	ان پر (کے سامنے)	تو جب	عورتوں نے دیکھا اسے

تیار کردیں اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک چھری دیدی اور یوسف سے کہا: ان کے سامنے نکل آیئے تو جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا

اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ

اَكْبَرْنَهٗ	وَ	قَطَّعْنَ	اَيْدِيَهُنَّ	وَ	قُلْنَ	حَاشَ لِلّٰهِ	مَا	هٰذَا	بَشَرًا
(تو) بڑائی بولنے لگیں اس کی	اور	انہوں نے کاٹ لئے	اپنے ہاتھ	اور	کہنے لگیں	اللہ کے لئے پاکی ہے	نہیں	یہ	کوئی انسان

تو اس کی بڑائی پکار اُٹھیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور پکار اٹھیں سُبْحَانَ اللہ، یہ کوئی انسان نہیں ہے

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ

اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	مَلَكٌ	كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾	قَالَتْ	فَذٰلِكُنَّ	الَّذِيْ	لُمْتُنَّنِيْ	فِيْهِ
نہیں	یہ	مگر	کوئی فرشتہ	بڑی عزت والا	(زلیخا نے) کہا	تو یہ ہیں	وہ جو	تم طعنہ دیتی تھیں مجھے	اس کے بارے میں

یہ تو کوئی بڑی عزت والا فرشتہ ہے ○ زلیخا نے کہا: تو یہ ہیں وہ جن کے بارے میں تم مجھے طعنہ دیتی تھیں

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ

وَ	لَقَدْ	رَاوَدْتُّهٗ	عَنْ نَّفْسِهٖ	فَاسْتَعْصَمَ	وَ	لَئِنْ	لَّمْ يَفْعَلْ
اور	ضرور بیشک	میں نے پھسلانے کی کوشش کی اسے	اس کے نفس سے	تو انہوں نے خود کو بچالیا	اور	ضرور اگر	وہ نہ کریں گے

اور بیشک میں نے ان کا دل لبھانا چاہا تو اِنہوں نے اپنے آپ کو بچالیا اور بیشک اگر یہ وہ کام نہ کریں گے

مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

مَاۤ	اٰمُرُهٗ	لَيُسْجَنَنَّ	وَ	لَيَكُوْنًا	مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾
(اسے) جو	میں کہتی ہوں ان سے	(تو) ضرور انہیں قید میں ڈالا جائے گا	اور	وہ ضرور ہوں گے	ذلت اٹھانے والوں میں سے

جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں ڈالے جائیں گے اور ضرور ذلت اٹھانے والوں میں سے ہوں گے ○

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ

قَالَ	رَبِّ	السِّجْنُ	اَحَبُّ	اِلَیَّ	مِمَّا	يَدْعُوْنَنِيْۤ	اِلَيْهِ
(یوسف نے) عرض کی	اے میرے رب	قید خانہ	زیادہ پسند ہے	مجھے	(اس) سے جو	وہ بلا رہی ہیں مجھے	اس کی طرف

یوسف نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اس کام کی بجائے قید خانہ پسند ہے جس کی طرف یہ مجھے بلا رہی ہیں

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾

وَ	اِلَّا تَصْرِفْ	عَنِّيْ	كَيْدَهُنَّ	اَصْبُ	اِلَيْهِنَّ	وَ	اَكُنْ	مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾
اور	اگر تو نہ پھیرے گا	مجھ سے	ان کا مکر	(تو) میں مائل ہو جاؤں گا	ان کی طرف	اور	ہو جاؤں گا	نادانوں میں سے

اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر و فریب نہ پھیرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور میں نادانوں میں سے ہو جاؤں گا ○

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾

فَاسْتَجَابَ	لَهٗ	رَبُّهٗ	فَصَرَفَ	عَنْهُ	كَيْدَهُنَّ	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾
تو دعا قبول کرلی	اس کی	اس کے رب (نے)	تو پھیر دیا	اس سے	ان (عورتوں) کا مکر	بیشک	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)

تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر و فریب پھیر دیا، بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ

ثُمَّ	بَدَا	لَهُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	مَا	رَاَوُا	الْاٰيٰتِ	لَيَسْجُنُنَّهٗ
پھر	ظاہر ہوا (سمجھ آیا)	ان کے لئے (انہیں)	(اس کے) بعد	کہ	انہوں نے دیکھ لیں	سب نشانیاں	ضرور وہ قید خانے میں ڈال دیں اسے

پھر سب نشانیاں دیکھنے کے باوجود بھی انہیں یہی سمجھ آئی کہ وہ ضرور ایک مدت تک کیلئے اسے قید خانہ میں

حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیْۤ

حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾	وَ	دَخَلَ	مَعَهُ	السِّجْنَ	فَتَيٰنِ	قَالَ	اَحَدُهُمَاۤ	اِنِّیْۤ
ایک مدت تک	اور	داخل ہوئے	اس کے ساتھ	قید خانہ (میں)	دو نوجوان	کہا	ان میں سے ایک (نے)	بیشک میں (نے)

ڈال دیں ○ اور یوسف کے ساتھ قید خانے میں دو جوان بھی داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں نے

اَرٰىنِیْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ

اَرٰىنِیْۤ	اَعْصِرُ	خَمْرًا	وَ	قَالَ	الْاٰخَرُ	اِنِّیْۤ	اَرٰىنِیْۤ
(خواب میں) دیکھا اپنے آپ (کو)	میں نچوڑ رہا ہوں	شراب	اور	کہا	دوسرے (نے)	بیشک میں (نے)	(خواب میں) دیکھا اپنے آپ (کو)

خواب میں دیکھا ہے کہ میں شراب کشید کر رہا ہوں اور دوسرے نے کہا: میں نے خواب دیکھا کہ میں

اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ

اَحْمِلُ	فَوْقَ رَاْسِیْ	خُبْزًا	تَاْكُلُ	الطَّيْرُ	مِنْهُ	نَبِّئْنَا	بِتَاْوِيْلِهٖ
میں نے اٹھائی ہوئی ہیں	اپنے سر کے اوپر	کچھ روٹیاں	کھا رہے ہیں	پرندے	اس سے	ہمیں آگاہ کرو	اس کی تعبیر سے

اپنے سر پر کچھ روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں جن میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔ (اے یوسف!) آپ ہمیں اس کی تعبیر بتائیے۔

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ

اِنَّا	نَرٰىكَ	مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾	قَالَ	لَا يَاْتِيْكُمَا	طَعَامٌ	تُرْزَقٰنِهٖۤ
بیشک	ہم دیکھتے ہیں تجھے	نیکی کرنے والوں میں سے	فرمایا	نہیں آئے گا تمہارے پاس	کھانا	(جو) تمہیں دیا جاتا ہے وہ

بیشک ہم آپ کو نیک آدمی دیکھتے ہیں ○ فرمایا: تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے وہ تمہارے پاس نہیں آئے گا

اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا

اِلَّا	نَبَّاْتُكُمَا	بِتَاْوِيْلِهٖ	قَبْلَ	اَنْ	يَّاْتِيَكُمَا	ذٰلِكُمَا	مِمَّا
مگر	میں آگاہ کر دوں گا تمہیں	اس کی تعبیر سے	(اس سے) پہلے	کہ	وہ آئے تمہارے پاس	یہ (ہے)	(اس علم میں) سے جو

مگر یہ کہ اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتادوں گا۔ یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے

عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَکْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

عَلَّمَنِیْ	رَبِّیْ	اِنِّیْ	تَرَکْتُ	مِلَّةَ قَوْمٍ	لَّا یُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ
سکھایا مجھے	میرے رب (نے)	بیشک میں (نے)	چھوڑے رکھا	(ان) لوگوں کا دین	(جو) ایمان نہیں لاتے	اللہ پر

میرے رب نے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے ان لوگوں کے دین کو نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ

وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	اتَّبَعْتُ	مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ	اِبْرٰهِیْمَ	وَ	اِسْحٰقَ
اور	وہ	آخرت کا	وہی	انکار کرنے والے (ہیں)	اور	میں نے پیروی کی	اپنے باپ دادا کے دین	ابراہیم	اور	اسحاق

اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں ○ اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق

وَیَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ

وَ	یَعْقُوْبَ	مَا كَانَ	لَنَاۤ	اَنْ	نُّشْرِكَ	بِاللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ	ذٰلِكَ
اور	یعقوب (کے دین کی)	نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم شریک ٹھہرائیں	اللہ کا	کسی چیز (کو)	یہ

اور یعقوب کے دین ہی کی پیروی کی۔ ہمارے لئے ہرگز جائز نہیں کہ ہم کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں، یہ

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	عَلَیْنَا	وَ	عَلَى النَّاسِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾
اللہ کے فضل میں سے (ہے)	ہم پر	اور	لوگوں پر	اور	لیکن	اکثر لوگ	شکر نہیں کرتے

ہم پر اور لوگوں پر اللہ کا ایک فضل ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ○

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾

یٰصَاحِبَیِ	السِّجْنِ	ءَاَرْبَابٌ	مُّتَفَرِّقُوْنَ	خَیْرٌ	اَمِ	اللّٰهُ الْوَاحِدُ	الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾
اے میرے دونوں ساتھیو	قید خانے (کے)	کیا بہت سے رب	جدا جدا	اچھے (ہیں)	یا	ایک اللہ	(جو) سب پر غالب (ہے)

اے میرے قید خانے کے دونوں ساتھیو! کیا جدا جدا رب اچھے ہیں یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے؟ ○

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

مَا تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَسْمَآءً	سَمَّیْتُمُوْهَاۤ	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ
تم عبادت نہیں کرتے	اس کے سوا	مگر	چند ناموں (کی)	رکھ لیا ہے انہیں	تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)

تم اس کے سوا صرف ایسے ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لیے ہیں،

مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ

مَاۤ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	بِهَا	مِنْ سُلْطٰنٍ	اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ	اَمَرَ	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِیَّاهُ
نہیں نازل کی	اللہ (نے)	ان کی	کوئی دلیل	نہیں حکم	مگر	اللہ کا	اس نے حکم دیا	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اسی کی

اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ حکم تو صرف اللہ کا ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو،

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ

ذٰلِكَ	الدِّيْنُ الْقَيِّمُ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾	يٰصَاحِبَيِ	السِّجْنِ
یہی	سیدھا دین (ہے)	اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اے میرے دونوں ساتھیو	قید خانے (کے)

یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اے قید خانے کے دونوں ساتھیو!

اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ

اَمَّاۤ	اَحَدُكُمَا	فَيَسْقِيْ	رَبَّهٗ	خَمْرًا	وَ	اَمَّا	الْاٰخَرُ	فَيُصْلَبُ
بہرحال	تم میں سے ایک	تو وہ پلائے گا	اپنے مربی (یعنی بادشاہ کو)	شراب	اور	بہرحال	دوسرا	تو اسے سولی دی جائے گی

تم میں ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب پلائے گا اور جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے تو اسے سولی دی جائے گی

فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ؕ

فَتَاْكُلُ	الطَّيْرُ	مِنْ رَّاْسِهٖ	قُضِيَ	الْاَمْرُ	الَّذِيْ فِيْهِ	تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾
پھر کھالیں گے	پرندے	اس کے سر سے	فیصلہ ہوچکا	(اس) کام (کا)	جس کے بارے میں	تم دونوں نے پوچھا تھا

پھر پرندے اس کا سر کھالیں گے۔ اس کام کا فیصلہ ہوچکا ہے جس کے بارے میں تم نے پوچھا تھا○

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ٞ

وَ	قَالَ	لِلَّذِيْ	ظَنَّ	اَنَّهٗ	نَاجٍ	مِّنْهُمَا	اذْكُرْنِيْ	عِنْدَ رَبِّكَ
اور	کہا	(اس) سے جسے	سمجھا	کہ وہ	بچ جانے والا (ہے)	ان دونوں میں سے	تم ذکر کرنا میرا	اپنے مربی (بادشاہ) کے پاس

اور یوسف نے جس کے بارے میں گمان کیا کہ ان دونوں میں سے وہ بچ جائے گا اسے فرمایا: اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا

فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ؑ

فَاَنْسٰىهُ	الشَّيْطٰنُ	ذِكْرَ رَبِّهٖ	فَلَبِثَ	فِي السِّجْنِ	بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾
تو بھلا دیا اسے	شیطان (نے)	اس کے مربی (بادشاہ) سے ذکر کرنا	تو (یوسف) ٹھہرا رہا	قید خانے میں	کئی سال

تو شیطان نے اسے اپنے بادشاہ کے سامنے یوسف کا ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسف کئی برس اور جیل میں رہے○

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ

وَ	قَالَ	الْمَلِكُ	اِنِّيْۤ	اَرٰى	سَبْعَ بَقَرٰتٍ	سِمَانٍ	يَّاْكُلُهُنَّ	سَبْعٌ	عِجَافٌ
اور	کہا	بادشاہ (نے)	بیشک میں (نے)	دیکھیں	سات گائیں	موٹی	کھا رہی ہیں انہیں	سات	پتلی گائیں

اور بادشاہ نے کہا: میں نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں

وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ

وَّ	سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ	وَّ	اُخَرَ	يٰبِسٰتٍ	يٰۤاَيُّهَا	الْمَلَاُ	اَفْتُوْنِيْ	فِيْ رُءْيَايَ
اور	سات سرسبز بالیاں (دیکھیں)	اور	دوسری	خشک (بالیاں)	اے	درباریو	جواب دو مجھے	میرے خواب کے بارے میں

اور سات سرسبز بالیاں اور دوسری خشک بالیاں دیکھیں۔ اے درباریو! اگر تم خوابوں کی تعبیر جانتے ہو

اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

اِنْ	كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾	قَالُوْٓا	اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ	وَ	مَا نَحْنُ	بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ	بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾
اگر	تم خواب کی تعبیر بتاتے ہو	انہوں نے کہا	(یہ) جھوٹے خواب (ہیں)	اور	ہم نہیں	خوابوں کی تعبیر کو	جاننے والے

تو میرے خواب کے بارے میں مجھے جواب دو ○ انہوں نے کہا: یہ جھوٹے خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے ○

وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ

وَ	قَالَ	الَّذِيْ	نَجَا	مِنْهُمَا	وَادَّكَرَ	بَعْدَ اُمَّةٍ	اَنَا	اُنَبِّئُكُمْ	بِتَاْوِيْلِهٖ
اور	اس نے کہا	جو	بچا تھا	ان دونوں میں سے	اور اسے یاد آیا	ایک مدت کے بعد	میں	آگاہ کروں گا تمہیں	اس کی تعبیر سے

اور دو قیدیوں میں سے بچ جانے والے نے کہا اور اسے ایک مدت کے بعد یاد آیا: میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا،

فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ

فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾	يُوْسُفُ	اَيُّهَا	الصِّدِّيْقُ	اَفْتِنَا	فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ	يَّاْكُلُهُنَّ
پس تم بھیج دو مجھے	(اے) یوسف	اے	صدیق	ہمیں جواب دو	سات موٹی گایوں کے بارے میں	کھا رہی ہیں انہیں

تم مجھے (یوسف کے پاس) بھیج دو ○ اے یوسف! اے صدیق! ہمیں ان سات موٹی گایوں کے بارے میں تعبیر بتائیں جنہیں

سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ

سَبْعٌ	عِجَافٌ	وَّ	سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ	وَّ	اُخَرَ	يٰبِسٰتٍ	لَّعَلِّيْٓ	اَرْجِعُ	اِلَى النَّاسِ
سات	تپلی گائیں	اور	سات سرسبز بالیوں	اور	دوسری	خشک (بالیوں کے بارے میں)	تاکہ میں	لوٹ کر جاؤں	لوگوں کی طرف

سات دبلی گائیں کھا رہی تھیں اور سات سرسبز بالیوں اور دوسری خشک بالیوں کے بارے میں تاکہ میں لوگوں کی طرف لوٹ کر جاؤں

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ

لَعَلَّهُمْ	يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾	قَالَ	تَزْرَعُوْنَ	سَبْعَ سِنِيْنَ	دَاَبًا	فَمَا	حَصَدْتُّمْ
تاکہ وہ	جان لیں	(یوسف نے) فرمایا	تم کھیتی باڑی کرو گے	سات سال	لگاتار	تو جو	تم کاٹ لو

تاکہ وہ جان لیں ○ یوسف نے فرمایا: تم سات سال تک لگاتار کھیتی باڑی کرو گے تو تم جو کاٹ لو

فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

فَذَرُوْهُ	فِيْ سُنْۢبُلِهٖ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّا	تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾	ثُمَّ	يَاْتِيْ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
تو چھوڑ دو اسے	اس کی بالی میں	مگر	تھوڑا	(اس غلے میں) سے جو	تم کھاؤ گے	پھر	آئیں گے	اس کے بعد

اسے اس کی بالی کے اندر ہی رہنے دو سوائے اس تھوڑے سے غلے کے جو تم کھالو ○ پھر اس کے بعد سات برس

سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾

سَبْعٌ	شِدَادٌ	يَّاْكُلْنَ	مَا	قَدَّمْتُمْ	لَهُنَّ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّا	تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾
سات (سال)	سخت	وہ کھا جائیں گے	وہ جو	تم نے پہلے جمع کیا ہو گا	ان کے لئے	مگر	تھوڑا	(اس میں) سے جو	تم محفوظ کر لو گے

سخت آئیں گے جو اس غلے کو کھا جائیں گے جو تم نے ان سالوں کے لیے پہلے جمع کر رکھا ہو گا مگر تھوڑا سا (بچ جائے گا) جو تم بچا لو گے ○

ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿٤٩﴾

ثُمَّ	يَأْتِيْ	مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ	عَامٌ	فِيْهِ	يُغَاثُ	النَّاسُ	وَ	فِيْهِ	يَعْصِرُوْنَ ﴿٤٩﴾
پھر	آئے گا	اس کے بعد	ایک سال	اس میں	بارش دی جائے گی	لوگوں (کو)	اور	اس میں	وہ (رس) نچوڑیں گے

پھر ان سات سالوں کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کو بارش دی جائے گی اور اس میں رس نچوڑیں گے ○

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

وَ	قَالَ	الْمَلِكُ	ائْتُوْنِيْ بِهٖ	فَلَمَّا	جَآءَهُ	الرَّسُوْلُ	قَالَ	ارْجِعْ	اِلٰى رَبِّكَ
اور	کہا	بادشاہ (نے)	تم لے کر آؤ میرے پاس اسے	تو جب	آیا ان کے پاس	قاصد	فرمایا	تم لوٹ جاؤ	اپنے بادشاہ کی طرف

اور بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ تو جب ان کے پاس قاصد آیا تو یوسف نے فرمایا: اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جاؤ

فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿٥٠﴾

فَسْـَٔلْهُ	مَا	بَالُ النِّسْوَةِ	الّٰتِيْ	قَطَّعْنَ	اَيْدِيَهُنَّ	اِنَّ	رَبِّيْ	بِكَيْدِهِنَّ	عَلِيْمٌ ﴿٥٠﴾
پھر پوچھو اس سے	کیا ہے	(ان) عورتوں کا حال	جنہوں نے	کاٹ لئے تھے	اپنے ہاتھ	بیشک	میرا رب	ان کے مکر کو	جاننے والا (ہے)

پھر اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔ بیشک میرا رب ان کے مکر کو جانتا ہے ○

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ

قَالَ	مَا	خَطْبُكُنَّ	اِذْ	رَاوَدْتُّنَّ	يُوْسُفَ	عَنْ نَّفْسِهٖ	قُلْنَ	حَاشَ لِلّٰهِ
(بادشاہ نے) کہا	(اے عورتو) کیا تھا	تمہارا حال	جب	تم نے پھسلانا چاہا	یوسف (کو)	اس کے نفس سے	انہوں نے کہا	اللہ کے لئے پاکی ہے

بادشاہ نے کہا: اے عورتو! تمہارا کیا حال تھا جب تم نے یوسف کا دل لبھانا چاہا۔ انہوں نے کہا: سُبْحَانَ اللّٰه!

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫

مَا عَلِمْنَا	عَلَيْهِ	مِنْ سُوْٓءٍ	قَالَتِ	امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ	الْـٰٔنَ	حَصْحَصَ	الْحَقُّ
ہم نے نہیں پائی	اس پر (میں)	کوئی برائی	کہا	عزیز کی عورت (نے)	اب	ظاہر ہو گیا	حق

ہم نے ان میں کوئی برائی نہیں پائی۔ عزیز کی عورت نے کہا: اب اصل بات کھل گئی۔

اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٥١﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ

اَنَا	رَاوَدْتُّهٗ	عَنْ نَّفْسِهٖ	وَ	اِنَّهٗ	لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٥١﴾	ذٰلِكَ	لِيَعْلَمَ
میں (نے ہی)	پھسلانا چاہا اسے	اس کے نفس سے	اور	بیشک وہ	ضرور سچوں میں سے (ہے)	(یوسف نے کہا) یہ	(اس لئے کیا) تاکہ عزیز جان لے

میں نے ہی ان کا دل لبھانا چاہا تھا اور بیشک وہ سچے ہیں ○ یوسف نے فرمایا: یہ میں نے اس لیے کیا تاکہ عزیز کو معلوم ہو جائے

اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآىِٕنِيْنَ ﴿٥٢﴾

اَنِّيْ	لَمْ اَخُنْهُ	بِالْغَيْبِ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَا يَهْدِيْ	كَيْدَ الْخَآىِٕنِيْنَ ﴿٥٢﴾
کہ میں (نے)	خیانت نہیں کی اس کی	غیر موجودگی میں	اور	بیشک	اللہ	راہ نہیں دیتا (چلنے نہیں دیتا)	خیانت کرنے والوں کے مکر (کو)

کہ میں نے اس کی عدمِ موجودگی میں کوئی خیانت نہیں کی اور اللہ خیانت کرنے والوں کا مکر نہیں چلنے دیتا ○

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام (حصہ 2)

برادرانِ یوسف مصر میں:

قحط سالی میں بنیامین کے علاوہ آپ کے سب بھائی بھی غلہ لینے آئے، آپ نے انہیں پہچان لیا مگر وہ آپ کو نہ پہچان سکے۔ آپ نے انہیں خوب غلہ دیا اور باتوں باتوں میں ان سے اپنے بھائی بنیامین کے بارے میں بھی پوچھ لیا اور کہا کہ اگلی مرتبہ اپنے سوتیلے بھائی کو بھی ساتھ لانا میں اسے بھی غلہ دوں گا اور اگر نہ لائے تو تمہیں بھی کچھ نہ ملے گا۔ بھائیوں نے گھر آکر یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام سے بنیامین کو ساتھ لے جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تم پر اسی طرح اعتبار کرلوں جس طرح اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا، میں اسے ہرگز نہیں بھیجوں گا، ہاں اگر تم اس بات کا عہد کرو کہ اسے ضرور واپس لاؤ گے تو پھر ٹھیک ہے، بھائیوں نے عہد کرلیا اور بنیامین کو یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس لے آئے۔[1]

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی بنیامین سے ملاقات:

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے ان کی بہت عزت کی اور صرف بنیامین کو بتادیا کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں، بنیامین بہت خوش ہوئے اور کہا کہ میں اب نہیں جاؤں گا۔ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کو اپنے پاس روکنے کی یہ تدبیر کی کہ بادشاہ کا سونے کا پیالہ جو اس وقت غلہ ناپنے کے لیے استعمال کیا جارہا تھا بنیامین کے سامان میں رکھ دیا۔ غلہ ناپنے والوں کو جب پیالہ نہ ملا تو انہوں نے آپ کے بھائیوں کو روک کر کہا کہ تم نے بادشاہ کا پیالہ چرایا ہے، یہ بولے: ہم چور نہیں ہیں، اعلان کرنے والوں نے کہا: اگر تمہارے پاس سے نکلا تو کیا سزا ہونی چاہیے؟ بھائیوں نے کہا: اُسے غلام بنالیا جائے، جب تلاشی لی گئی تو پیالہ بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا، بھائیوں نے کہا: ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں، انہیں بنیامین سے بہت محبت ہے، آپ اس کے بجائے ہم میں سے کسی کو پکڑلیں، یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: جس کے پاس سے یہ ملا ہے ہم اُسے ہی پکڑیں گے، بھائیوں کی بہت کوشش کے باوجود بنیامین نہ چھوٹ سکے۔ اس کے بعد بڑے بھائی نے کہا: والد صاحب نے ہم سے پہلے یوسف کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا لیکن ہم نے کوتاہی کی اور اب بنیامین کے ساتھ یہ ہو گیا لہٰذا والد صاحب کی اجازت کے بغیر میں یہاں سے نہیں جاؤں گا اور تم جاکر والد صاحب کو بتاؤ کہ ان کے بیٹے نے چوری کی ہے۔[2]

رو رو کر نظر کمزور ہو گئی:

بھائیوں نے یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام سے سارا معاملہ بیان کیا یہ سن کر آپ کا غم اور بڑھ گیا، آپ نے بیٹوں سے منہ پھیر لیا اور فرمایا: ہائے افسوس! یوسف کی جدائی پر، یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے غم میں رو رو کر آپ کی نظر کمزور ہو چکی تھی۔ آپ نے فرمایا: مجھے اللہ کی وہ شان معلوم ہے جو تم نہیں جانتے، اے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو۔ پھر وہ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئے اور کہا: اے عزیز! ہم اور ہمارے گھر والے مصیبت میں ہیں، ہم کچھ حقیر سی چیزیں لائے ہیں ان کے بدلے ہمیں اچھی مقدار میں غلہ دیجئے، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا صلہ دے گا۔ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے جب گھر کے حالات سنے تو آپ پر رقت طاری ہو گئی۔[3]

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا بھائیوں سے تعارف:

پھر یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے خود کو بھائیوں پر ظاہر کر دیا اور فرمایا: کچھ یاد ہے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ نادانی میں کیا کیا؟ بھائیوں نے جب سنا تو بولے: کیا آپ یوسف ہیں؟ فرمایا: ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے، بیشک اللہ نے ہم پر احسان کیا اور اللہ صبر کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ بھائیوں نے کہا: خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی ہے اور بیشک ہم قصوروار تھے۔ آپ نے فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو معاف فرمائے۔ پھر آپ نے والد صاحب کے بارے میں پوچھا تو بھائیوں نے کہا: آپ کی یاد میں روتے روتے ان کی نظر کمزور ہو چکی ہے۔ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے انہیں وہ جنتی قمیص دی جو یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے تعویذ بنا کر ان کے گلے میں ڈالی تھی اور کہا: یہ ان کے چہرے پر ڈال دینا انہیں دکھائی دینے لگے گا اور اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔[4]

یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات:

جب آپ کے بھائی مصر سے کنعان کی طرف روانہ ہوئے تو ادھر یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے گھر والوں سے کہا: مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔ جب یہ خوشخبری لے کر گھر آئے اور قمیص آپ کے چہرے پر ڈالی تو جو بینائی کم ہوئی تھی وہ لوٹ آئی اور آپ نے فرمایا: کیا میں نہیں کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شان معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔ آپ کے بیٹوں نے عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے گناہوں کی بخشش طلب کیجیے۔ آپ نے فرمایا: میں بہت جلد تمہارے لیے بخشش کی دعا کروں گا۔ پھر یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنے اہل و عیال کے ساتھ مصر روانہ ہوئے اور یوسف عَلَیْہِ السَّلَام آپ کے استقبال کے لیے بہت بڑا لشکر ساتھ لائے، جب دونوں کی ملاقات ہوئی تو یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے پہلے سلام کیا، فرمایا: اے غموں کو دور کرنے والے تم پر سلام ہو پھر دونوں حضرات گلے لگ کر خوب روئے۔ جب مصر میں داخل ہوئے تو یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والد اور سوتیلی ماں کو تخت پر بٹھایا، پھر ان دونوں اور گیارہ بھائیوں نے آپ کو تعظیم کے طور پر سجدہ کیا جو ان کی شریعت میں جائز تھا، یوں آپ کے بچپن کے خواب کی تعبیر پوری ہوئی، یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنی وفات تک یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس مصر میں رہے۔[5]

یاد رہے! سجدۂ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے کبھی جائز نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدۂ تعظیمی بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں۔

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات اور تدفین:

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام اپنے والد ماجد کے بعد 23 سال زندہ رہے۔ ایک سو بیس 120 سال کی عمر میں وفات پائی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے مقامِ دفن کے بارے میں اہلِ مصر کے اندر سخت اختلاف واقع ہوا، ہر محلے والے حصولِ برکت کے لئے اپنے ہی محلے میں دفن کرنے پر مُصر تھے، آخر یہ رائے طے پائی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تاکہ پانی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت سے تمام اہلِ مصر فیض یاب ہوں چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو سنگِ رِخام یا سنگِ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام وہیں رہے یہاں تک کہ 400 برس کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا تابوت شریف

نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے پاس ملکِ شام میں دفن کیا۔ (6)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 13، یوسف: 53 تا 100

وَمَاۤ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا

وَ	مَاۤ اُبَرِّئُ	نَفْسِیْ	اِنَّ	النَّفْسَ	لَاَمَّارَةٌۢ	بِالسُّوْٓءِ	اِلَّا
اور	میں بے قصور نہیں بتاتا	اپنے نفس (کو)	بیشک	نفس	ضرور بہت حکم دینے والا (ہے)	برائی کا	مگر

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا بیشک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر

مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ

مَا	رَحِمَ	رَبِّیْ	اِنَّ	رَبِّیْ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾	وَ	قَالَ	الْمَلِكُ	ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ
جس (پر)	رحم فرمائے	میرا رب	بیشک	میرا رب	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	کہا	بادشاہ (نے)	تم لاؤ میرے پاس اسے

جس پر میرا رب رحم کرے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ○ اور بادشاہ نے کہا: انہیں میرے پاس لے آؤ

اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا

اَسْتَخْلِصْهُ	لِنَفْسِیْ	فَلَمَّا	كَلَّمَهٗ	قَالَ	اِنَّكَ	الْیَوْمَ	لَدَیْنَا
میں خاص کرلوں اسے	اپنی ذات کے لیے	پھر جب	بادشاہ نے بات کی اس سے	(تو) کہا	بیشک تو	آج	ہمارے یہاں

تا کہ میں انہیں اپنے لیے منتخب کرلوں پھر جب بادشاہ نے یوسف سے بات کی تو کہا۔ بیشک آج آپ ہمارے یہاں

مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰى خَزَآىٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ

مَكِیْنٌ	اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾	قَالَ	اجْعَلْنِیْ	عَلٰى خَزَآىٕنِ الْاَرْضِ	اِنِّیْ	حَفِیْظٌ	عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾	وَ	كَذٰلِكَ
معزز	قابلِ اعتماد، امانتدار (ہے)	یوسف نے (کہا)	مجھے مقرر کردو	زمین کے خزانوں پر	بیشک میں	حفاظت کرنے والا	علم والا (ہوں)	اور	اسی طرح

معزز، امانتدار ہیں ○ یوسف نے فرمایا: مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردو، بیشک میں حفاظت والا، علم والا ہوں ○ اور ایسے ہی

مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا

مَكَّنَّا	لِیُوْسُفَ	فِی الْاَرْضِ	یَتَبَوَّاُ	مِنْهَا	حَیْثُ	یَشَآءُ	نُصِیْبُ	بِرَحْمَتِنَا
ہم نے اقتدار دیا	یوسف کو	زمین میں	وہ رہے	اس سے (میں)	جہاں	وہ چاہے	ہم پہنچادیتے ہیں	اپنی رحمت

ہم نے یوسف کو زمین میں اقتدار عطا فرمایا، اس میں جہاں چاہے رہائش اختیار کرے، ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت پہنچادیتے ہیں

مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

مَنْ	نَّشَآءُ	وَ	لَا نُضِیْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ	خَیْرٌ	لِّلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
جسے	چاہتے ہیں	اور	ہم ضائع نہیں کرتے	نیکی کرنے والوں کا اجر	اور	ضرور آخرت کا ثواب	بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے

اور ہم نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ○ اور بیشک آخرت کا ثواب ان کے لیے بہتر ہے جو ایمان لائے

وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ۠ ﴿۵۷﴾ وَ جَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ

وَ	كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	جَآءَ	اِخْوَةُ یُوْسُفَ	فَدَخَلُوْا	عَلَیْهِ	فَعَرَفَهُمْ
اور	وہ پرہیز گار رہے	اور	آئے	یوسف کے بھائی	تو وہ حاضر ہوئے	اس پر (کے پاس)	تو اس نے پہچان لیا انہیں

اور پرہیز گار رہے ○ اور یوسف کے بھائی آئے تو ان کے پاس حاضر ہوئے پس یوسف نے تو انہیں پہچان لیا

وَ هُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ

وَ	هُمْ	لَهٗ	مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾	وَ	لَمَّا	جَهَّزَهُمْ	بِجَهَازِهِمْ	قَالَ	ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ	لَّكُمْ
اور	وہ	اس کو	پہچان نہ سکے	اور	جب	(یوسف نے) تیار کر دیا ان کے لئے	ان کا سامان	(تو) فرمایا	میرے پاس لے آؤ بھائی	اپنا

اور وہ بھائی ان سے انجان رہے ○ اور جب یوسف نے ان کا سامان انہیں مہیا کر دیا تو فرمایا کہ اپنا سوتیلا بھائی

مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَ اَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾

مِّنْ اَبِیْكُمْ	اَلَا تَرَوْنَ	اَنِّیْۤ	اُوْفِی	الْكَیْلَ	وَ	اَنَا	خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾
(جو) تمہارے باپ سے (ہے، یعنی سوتیلا)	کیا تم دیکھ نہیں رہے	کہ میں	پورا دیتا ہوں	ناپ	اور	میں	سب سے بہتر مہمان نواز (ہوں)

میرے پاس لے آؤ، کیا تم یہ بات نہیں دیکھتے کہ میں ناپ مکمل کرتا ہوں اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں ○

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾

فَاِنْ	لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ	فَلَا	كَیْلَ	لَكُمْ	عِنْدِیْ	وَ	لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾
تو اگر	تم نہ لائے میرے پاس اسے	تو نہیں	کوئی ناپ	تمہارے لیے	میرے پاس	اور	تم میرے قریب نہ آنا

تو اگر تم اس بھائی کو میرے پاس نہیں لاؤ گے تو تمہارے لیے میرے پاس کوئی ماپ نہیں اور نہ تم میرے قریب پھٹکنا ○

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ قَالَ

قَالُوْا	سَنُرَاوِدُ	عَنْهُ	اَبَاهُ	وَ	اِنَّا	لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾	وَ	قَالَ
انہوں نے کہا	عنقریب ہم مطالبہ کریں گے	اس کے متعلق	اس کے باپ (سے)	اور	بیشک ہم	ضرور کریں گے	اور	(یوسف نے) کہا

انہوں نے کہا: ہم اس کے باپ سے اس کے متعلق ضرور مطالبہ کریں گے اور بیشک ہم ضرور یہ کریں گے ○ اور یوسف نے

لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا

لِفِتْیٰنِهِ	اجْعَلُوْا	بِضَاعَتَهُمْ	فِیْ رِحَالِهِمْ	لَعَلَّهُمْ	یَعْرِفُوْنَهَاۤ	اِذَا	انْقَلَبُوْۤا
اپنے غلاموں سے	رکھ دو	ان کی رقم	ان کی بوریوں میں	تا کہ وہ	پہچان لیں اسے	جب	پلٹ کر جائیں

اپنے غلاموں سے فرمایا: ان کی رقم (بھی) ان کی بوریوں میں واپس رکھ دو تا کہ جب یہ اپنے گھر واپس لوٹ کر جائیں

اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْهِمْ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا

اِلٰۤى اَهْلِهِمْ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾	فَلَمَّا	رَجَعُوْۤا	اِلٰۤى اَبِیْهِمْ	قَالُوْا	یٰۤاَبَانَا
اپنے گھر والوں کی طرف	تا کہ وہ	لوٹ کر آئیں	پھر جب	وہ لوٹ کر گئے	اپنے باپ کی طرف	(تو) انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

تو اسے پہچان لیں تا کہ یہ واپس آئیں ○ پھر جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے تو کہنے لگے: اے ہمارے باپ!

مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ

مُنِعَ	مِنَّا	الْكَيْلُ	فَاَرْسِلْ	مَعَنَاۤ	اَخَانَا	نَكْتَلْ
روک دیا گیا	ہم سے	ماپ (غلہ)	تو آپ بھیج دیں	ہمارے ساتھ	ہمارے بھائی (کو)	(تاکہ) ہم ماپ کر سکیں (یعنی غلہ لا سکیں)

ہم سے غلہ روک دیا گیا ہے لٰہذا ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ ہم غلہ لا سکیں

وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۶۳ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ

وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ ۶۳	قَالَ	هَلْ	اٰمَنُكُمْ	عَلَيْهِ
اور	بیشک ہم	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہوں گے)	(یعقوب نے) فرمایا	کیا (یعنی نہیں)	میں اعتبار کروں گا تمہارا	اس پر (کے بارے میں)

اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے ○ یعقوب نے فرمایا: کیا اس کے بارے میں تم پر ویسا ہی اعتبار کر لوں

اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا

اِلَّا	كَمَاۤ	اَمِنْتُكُمْ	عَلٰۤى اَخِيْهِ	مِنْ قَبْلُ	فَاللّٰهُ	خَيْرٌ	حٰفِظًا
مگر	جیسا	میں نے اعتبار کیا تھا تمہارا	اس کے بھائی پر (کے بارے میں)	(اس) سے پہلے	تو اللہ	سب سے بہتر	حفاظت کرنے والا (ہے)

جیسا پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا تو اللہ سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے

وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۶۴ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ

وَّ	هُوَ	اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۶۴	وَ	لَمَّا	فَتَحُوْا	مَتَاعَهُمْ	وَجَدُوْا	بِضَاعَتَهُمْ
اور	وہی	تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان (ہے)	اور	جب	انہوں نے کھولا	اپنا سامان	(تو) انہوں نے پائی	اپنی رقم

اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان ہے ○ اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو اپنی رقم کو بھی موجود پایا

رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ

رُدَّتْ	اِلَيْهِمْ	قَالُوْا	يٰۤاَبَانَا	مَا	نَبْغِيْ	هٰذِهٖ	بِضَاعَتُنَا	رُدَّتْ	اِلَيْنَا
جو لوٹا دی گئی تھی	ان کی طرف	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ	(اب اور) کیا	ہم چاہیں	یہ	ہماری رقم	لوٹا دی گئی	ہماری طرف

کہ انہیں وہ رقم بھی واپس کر دی گئی ہے۔ کہنے لگے: اے ہمارے باپ! اب ہمیں اور کیا چاہیے۔ یہ ہماری رقم ہے جو ہمیں واپس کر دی گئی ہے

وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ

وَ	نَمِيْرُ	اَهْلَنَا	وَ	نَحْفَظُ	اَخَانَا	وَ	نَزْدَادُ	كَيْلَ بَعِيْرٍ
اور	ہم غلہ لائیں گے	اپنے گھر والوں (کے لیے)	اور	ہم حفاظت کریں گے	اپنے بھائی (کی)	اور	ہم زیادہ پائیں گے	ایک اونٹ کا بوجھ

اور ہم اپنے گھر کے لیے غلہ لائیں اور ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ پائیں،

ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ۶۵ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ

ذٰلِكَ	كَيْلٌ	يَّسِيْرٌ ۶۵	قَالَ	لَنْ اُرْسِلَهٗ	مَعَكُمْ	حَتّٰى	تُؤْتُوْنِ
یہ	بوجھ	بہت آسان (ہے)	(یعقوب نے) فرمایا	میں ہرگز نہیں بھیجوں گا اسے	تمہارے ساتھ	یہاں تک کہ	تم دیدو مجھے

یہ بہت آسان بوجھ ہے ○ یعقوب نے فرمایا: میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے

مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّحَاطَ بِكُمْ ۚ

مَوْثِقًا	مِّنَ اللّٰهِ	لَتَاْتُنَّنِیْ	بِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	یُّحَاطَ	بِكُمْ
پختہ عہد	اللہ سے (کا)	(کہ) ضرور تم لے کر آؤ گے میرے پاس	اس کو	سوائے	یہ کہ	گردش آجائے	تم پر

اللہ کا یہ عہد نہ دیدو کہ تم ضرور اسے (واپس) لے کر آؤ گے سوائے اس کے کہ تم (کسی بڑی مصیبت میں) گھر جاؤ

فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿۶۶﴾ وَ قَالَ یٰبَنِیَّ

فَلَمَّاۤ	اٰتَوْهُ	مَوْثِقَهُمْ	قَالَ	اللّٰهُ	عَلٰى مَا	نَقُوْلُ	وَكِیْلٌ ﴿۶۶﴾	وَ	قَالَ	یٰبَنِیَّ
پھر جب	انہوں نے دیدیا اسے	اپنا پختہ عہد	(تو) کہا	اللہ	(اس) پر جو	ہم کہہ رہے ہیں	نگہبان (ہے)	اور	فرمایا	اے میرے بیٹو

پھر انہوں نے یعقوب کو عہد دیدیا تو یعقوب نے فرمایا: جو ہم کہہ رہے ہیں اس پر اللہ نگہبان ہے ○ اور فرمایا: اے میرے بیٹو!

لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَ مَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

لَا تَدْخُلُوْا	مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ	وَّ	ادْخُلُوْا	مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ	وَ	مَاۤ اُغْنِیْ	عَنْكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ
تم داخل نہ ہونا	ایک دروازے سے	اور	داخل ہونا	جدا جدا دروازوں سے	اور	میں نہیں بچا سکتا	تم سے (تمہیں)	اللہ (کی تقدیر) سے

ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا، میں تمہیں اللہ سے بچا

مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَ عَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾

مِنْ شَیْءٍ	اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ	عَلَیْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَ	عَلَیْهِ	فَلْیَتَوَكَّلِ	الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾
کچھ	نہیں حکم	مگر	اللہ کا	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	اسی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	بھروسہ کرنے والے

نہیں سکتا، حکم تو اللہ ہی کا چلتا ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○

وَ لَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ یُغْنِیْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

وَ	لَمَّا	دَخَلُوْا	مِنْ حَیْثُ	اَمَرَهُمْ	اَبُوْهُمْ	مَا كَانَ یُغْنِیْ	عَنْهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ
اور	جب	وہ داخل ہوئے	جہاں سے	حکم دیا تھا انہیں	ان کے باپ (نے)	وہ نہیں بچا سکتا تھا	ان سے (انہیں)	اللہ (کی تقدیر) سے

اور جب وہ وہیں سے داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ نے حکم دیا تھا، وہ انہیں اللہ سے کچھ بچا نہ

مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا

مِنْ شَیْءٍ	اِلَّا	حَاجَةً	فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ	قَضٰىهَا	وَ	اِنَّهٗ	لَذُوْ عِلْمٍ	لِّمَا
کچھ	مگر	ایک خواہش (تھی)	یعقوب کے دل میں	اس نے پورا کر لیا اسے	اور	بیشک وہ	ضرور علم والا (تھا)	(اس) لئے کہ

سکتے تھے البتہ یعقوب کے دل میں ایک خواہش تھی جو اس نے پوری کرلی اور بیشک وہ صاحب علم تھا کیونکہ

عَلَّمْنٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ

عَلَّمْنٰهُ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾	وَ	لَمَّا	دَخَلُوْا	عَلٰى یُوْسُفَ
ہم نے تعلیم دی تھی اسے	اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	جب	وہ حاضر ہوئے	یوسف پر (کے پاس)

ہم نے اسے تعلیم دی تھی مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اور جب وہ سب بھائی یوسف کے پاس گئے

اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾

اٰوٰۤى	اِلَيْهِ	اَخَاهُ	قَالَ	اِنِّيْۤ	اَنَا	اَخُوْكَ	فَلَا تَبْتَىٕسْ	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾
(تو) اس نے جگہ دی	اپنی طرف	اپنے بھائی (کو)	کہا	بیشک میں	میں	تمہارا بھائی (ہوں)	تو تم غم نہ کرو	(اس) پر جو	وہ کر رہے ہیں

تو یوسف نے اپنے سگے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی (اور) فرمایا: بیشک میں تیرا حقیقی بھائی ہوں تو اس پر غمگین نہ ہونا جو یہ کر رہے ہیں ○

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ

فَلَمَّا	جَهَّزَهُمْ	بِجَهَازِهِمْ	جَعَلَ	السِّقَايَةَ	فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ	ثُمَّ	اَذَّنَ	مُؤَذِّنٌ
پھر جب	(یوسف نے) تیار کر دیا ان کے لیے	ان کا سامان	(تو) رکھ دیا	پیالہ	اپنے بھائی کی بوری میں	پھر	پکارا	ایک پکارنے والا

پھر جب انہیں ان کا سامان مہیا کر دیا تو اپنے بھائی کی بوری میں پیالہ رکھ دیا پھر ایک منادی نے ندا کی:

اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّا ذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾

اَيَّتُهَا	الْعِيْرُ	اِنَّكُمْ	لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾	قَالُوْا	وَ	اَقْبَلُوْا	عَلَيْهِمْ	مَّا ذَا	تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾
اے	قافلے والو	بیشک تم	ضرور چور ہو	انہوں نے کہا	اور	وہ متوجہ ہوئے	ان پر (کی طرف)	کیا چیز	تم گم پا رہے ہو

اے قافلے والو! بیشک تم چور ہو ○ انہوں نے پکارنے والوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: کیا چیز تمہیں نہیں مل رہی؟ ○

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ

قَالُوْا	نَفْقِدُ	صُوَاعَ الْمَلِكِ	وَ	لِمَنْ	جَآءَ بِهٖ	حِمْلُ بَعِيْرٍ
انہوں نے کہا	ہم گم پاتے ہیں	بادشاہ کا پیمانہ	اور	(اس) کے لیے جو	لائے گا اسے	ایک اونٹ کا بوجھ (انعام ہے)

ندا کرنے والوں نے کہا: ہمیں بادشاہ کا پیمانہ نہیں مل رہا اور جو اُسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ (انعام) ہے

وَّ اَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ

وَّ	اَنَا	بِهٖ	زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾	قَالُوْا	تَاللّٰهِ	لَقَدْ	عَلِمْتُمْ	مَّا جِئْنَا	لِنُفْسِدَ	فِي الْاَرْضِ
اور	میں	اس کا	ضامن (ہوں)	انہوں نے کہا	اللہ کی قسم	ضرور بیشک	تم جانتے ہو	ہم نہیں آئے	تا کہ فساد کریں	زمین میں

اور میں اس کا ضامن ہوں ○ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہیں آئے

وَ مَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾

وَ	مَا كُنَّا	سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾	قَالُوْا	فَمَا	جَزَآؤُهٗۤ	اِنْ	كُنْتُمْ	كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾
اور	ہم نہیں ہیں	چوری کرنے والے	انہوں نے کہا	تو کیا	(ہوگی) اس کی سزا	اگر	تم ہوئے	جھوٹے

اور نہ ہی ہم چور ہیں ○ اعلان کرنے والوں نے کہا: اگر تم جھوٹے ہوئے تو اس کی سزا کیا ہوگی؟ ○

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾

قَالُوْا	جَزَآؤُهٗ	مَنْ	وُّجِدَ	فِيْ رَحْلِهٖ	فَهُوَ	جَزَآؤُهٗ	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾
انہوں نے کہا	اس کی سزا	جو	وہ (پیمانہ) پایا جائے	اس کے سامان میں	تو وہی	اس کا بدلہ (ہوگا)	اسی طرح	ہم سزا دیتے ہیں	ظالموں (کو)

انہوں نے کہا: اِس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں (وہ پیالہ) ملے وہی خود اس کا بدلہ ہوگا۔ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے ○

فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ

فَبَدَاَ	بِاَوْعِیَتِهِمْ	قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ	ثُمَّ	اسْتَخْرَجَهَا	مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ
تو اس نے (تلاشی کی) ابتداء کی	ان کی بوریوں سے	اپنے بھائی کی بوری سے پہلے	پھر	اس نے نکال لیا وہ پیالہ	اپنے بھائی کی بوری سے

تو حضرت یوسف نے اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی لینے سے پہلے دوسروں کی تلاشی لینا شروع کی پھر اس پیالے کو اپنے بھائی کے سامان سے نکال لیا۔

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِیُوْسُفَ مَا كَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاهُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِكِ

كَذٰلِكَ	كِدْنَا	لِیُوْسُفَ	مَا كَانَ لِیَاْخُذَ	اَخَاهُ	فِیْ دِیْنِ الْمَلِكِ
اسی طرح	ہم نے تدبیر بتائی	یوسف کو	(اس کے لئے درست) نہ تھا کہ وہ لے لے	اپنے بھائی (کو)	بادشاہ کے قانون میں

ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی تھی۔ بادشاہی قانون میں اس کیلئے درست نہیں تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے

اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ﴿۷۶﴾

اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ	اللّٰهُ	نَرْفَعُ	دَرَجٰتٍ	مَّنْ	نَّشَآءُ	وَ	فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ	عَلِیْمٌ ﴿۷۶﴾
مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	ہم بلند کر دیتے ہیں	درجوں	جسے	چاہتے ہیں	اور	ہر علم والے کے اوپر	ایک علم والا (ہے)

مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ ہم جسے چاہتے ہیں درجوں بلند کر دیتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے ○

قَالُوْۤا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ فَاَسَرَّهَا

قَالُوْۤا	اِنْ	یَّسْرِقْ	فَقَدْ	سَرَقَ	اَخٌ لَّهٗ	مِنْ قَبْلُ	فَاَسَرَّهَا
(بھائیوں نے) کہا	اگر	وہ چوری کرے	تو بیشک	چوری کر چکا ہے	اس کا بھائی	(اس) سے پہلے	تو چھپا لیا اس (بات) کو

بھائیوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی ہے تو بیشک اس سے پہلے اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی تو یوسف نے یہ بات

یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَ لَمْ یُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا

یُوْسُفُ	فِیْ نَفْسِهٖ	وَ	لَمْ یُبْدِهَا	لَهُمْ	قَالَ	اَنْتُمْ	شَرٌّ	مَّكَانًا
یوسف (نے)	اپنے دل میں	اور	ظاہر نہیں کیا اسے	ان پر	(دل میں) کہا	تم	بہت برے (ہو)	درجے کے اعتبار سے

اپنے دل میں چھپا رکھی اور ان پر ظاہر نہ کی (اور دل میں) کہا تم انتہائی گھٹیا درجے کے آدمی ہو

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا

وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾	قَالُوْا	یٰۤاَیُّهَا	الْعَزِیْزُ	اِنَّ	لَهٗۤ	اَبًا
اور	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تم باتیں کر رہے ہو	انہوں نے کہا	اے	عزیز	بیشک	اس کا	ایک باپ (ہے)

اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم باتیں کر رہے ہو ○ انہوں نے کہا: اے عزیز! بیشک اس کے بہت بوڑھے

شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۷۸﴾

شَیْخًا كَبِیْرًا	فَخُذْ	اَحَدَنَا	مَكَانَهٗ	اِنَّا	نَرٰىكَ	مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۷۸﴾
بہت بوڑھا	تو تم لے لو	ہم میں سے کسی ایک (کو)	اس کی جگہ	بیشک	ہم دیکھ رہے ہیں تجھے	احسان کرنے والوں میں سے

والد ہیں تو آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو لے لیں، بیشک ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھ رہے ہیں ○

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ

قَالَ	مَعَاذَ اللّٰهِ	اَنْ	نَّاْخُذَ	اِلَّا	مَنْ	وَّجَدْنَا	مَتَاعَنَا	عِنْدَهٗ
(یوسف نے) کہا	اللہ کی پناہ	(اس سے) کہ	ہم پکڑلیں	(اس کے) علاوہ (کوئی اور)	جو	ہم نے پایا	اپنا سامان	اس کے پاس

یوسف نے فرمایا: اللہ کی پناہ کہ جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہے اس کے علاہ کسی اور کو پکڑیں۔

اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَايْــٴَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ

اِنَّاۤ	اِذًا	لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾	فَلَمَّا	اسْتَايْــٴَسُوْا	مِنْهُ	خَلَصُوْا	نَجِيًّا
بیشک ہم	اس وقت	ضرور ظلم کرنے والے (ہوں گے)	پھر جب	وہ مایوس ہوگئے	اس (بھائی) سے	(تو) وہ الگ ہوگئے	سرگوشی کرنے (کے لئے)

(ایسا کریں) جب تو ہم ظالم ہوں گے ○ پھر جب وہ بھائی اس سے مایوس ہوگئے تو ایک طرف جاکر سرگوشی میں مشورہ کرنے لگے۔

قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا

قَالَ	كَبِيْرُهُمْ	اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اَبَاكُمْ	قَدْ	اَخَذَ	عَلَيْكُمْ	مَّوْثِقًا
کہا	ان کے بڑے (بھائی نے)	کیا تم نہیں جانتے	کہ	تمہارے باپ (نے)	تحقیق	لیا تھا	تم پر (سے)	پختہ عہد

ان میں بڑا بھائی کہنے لگا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا عہد

مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ

مِّنَ اللّٰهِ	وَ	مِنْ قَبْلُ	مَا فَرَّطْتُّمْ	فِیْ یُوْسُفَ	فَلَنْ اَبْرَحَ	الْاَرْضَ
اللہ سے (کا)	اور	(اس) سے پہلے	تم نے کوتاہی کی	یوسف (کے حق) میں	تو میں ہرگز نہ ہٹوں گا	(مصر کی اس) زمین (سے)

لیا تھا اور اس سے پہلے تم یوسف کے حق میں کوتاہی کرچکے ہو تو میں تو یہاں سے ہرگز نہ ہٹوں گا

حَتّٰى يَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾

حَتّٰى	يَاْذَنَ	لِیْۤ	اَبِیْۤ	اَوْ	يَحْكُمَ	اللّٰهُ	لِیْ	وَ	هُوَ	خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾
یہاں تک کہ	اجازت دیدے	مجھے	میرا باپ	یا	(کوئی) حکم فرمادے	اللہ	میرے لئے	اور	وہ	سب سے بہتر حکم دینے والا (ہے)

جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیدیں یا اللہ مجھے کوئی حکم فرمادے اور وہ سب سے بہتر حکم دینے والا ہے ○

اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ

اِرْجِعُوْۤا	اِلٰۤى اَبِيْكُمْ	فَقُوْلُوْا	يٰۤاَبَانَاۤ	اِنَّ	ابْنَكَ	سَرَقَ
تم لوٹ کر جاؤ	اپنے باپ کی طرف	پھر عرض کرو	اے ہمارے باپ	بیشک	آپ کے بیٹے (نے)	چوری کی

تم اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ پھر عرض کرو: اے ہمارے باپ! بیشک آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے

وَ مَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾

وَ	مَا شَهِدْنَاۤ	اِلَّا	بِمَا	عَلِمْنَا	وَ	مَا كُنَّا	لِلْغَيْبِ	حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾
اور	ہم نے گواہی نہ دی	مگر	(اسی بات) کی جسے	ہم نے جانا	اور	ہم نہ تھے	غیب کی	نگہبانی کرنے والے

اور ہم اتنی ہی بات کے گواہ ہیں جتنی ہمیں معلوم ہے اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے ○

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ	الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا	وَ	الْعِيْرَ	الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا	وَ	اِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾
اور پوچھ لیں (اس) بستی (والوں سے)	جس میں ہم تھے	اور	(اس) قافلہ (سے)	جس میں ہم واپس آئے	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)

اور اس شہر والوں سے پوچھ لیجیے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے (معلوم کر لیں) جس میں ہم واپس آئے ہیں اور بیشک ہم سچے ہیں ○

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ

قَالَ	بَلْ	سَوَّلَتْ	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا	فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ	عَسَى	اللّٰهُ
(یعقوب نے) کہا	بلکہ	بنادی ہے	تمہارے لئے	تمہارے نفسوں (نے)	ایک بات	تو عمدہ صبر (ہے)	قریب ہے	اللہ

یعقوب نے فرمایا: بلکہ تمہارے نفس نے تمہارے لئے کچھ حیلہ بنادیا ہے تو عمدہ صبر ہے۔ عنقریب اللہ

اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ

اَنْ	يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا	اِنَّهٗ	هُوَ	الْعَلِيْمُ	الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾	وَ	تَوَلّٰى	عَنْهُمْ
کہ	لے آئے میرے پاس ان سب کو	بیشک وہ	وہی	علم والا	حکمت والا (ہے)	اور	(یعقوب نے) منہ پھیرا	ان سے

ان سب کو میرے پاس لے آئے گا بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○ اور یعقوب نے ان سے منہ پھیرا

وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾

وَ	قَالَ	يٰٓاَسَفٰى	عَلٰى يُوْسُفَ	وَ	ابْيَضَّتْ	عَيْنٰهُ	مِنَ الْحُزْنِ	فَهُوَ	كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾
اور	کہا	ہائے افسوس	یوسف (کی جدائی) پر	اور	سفید ہوگئیں	اس کی دونوں آنکھیں	غم سے	تو وہ	(اپنا) غم برداشت کرتے رہے

اور کہا: ہائے افسوس! یوسف کی جدائی پر اور یعقوب کی آنکھیں غم سے سفید ہوگئیں تو وہ (اپنا) غم برداشت کرتے رہے ○

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ

قَالُوْا	تَاللّٰهِ	تَفْتَؤُا تَذْكُرُ	يُوْسُفَ	حَتّٰى	تَكُوْنَ	حَرَضًا	اَوْ	تَكُوْنَ
(بھائیوں نے) کہا	اللہ کی قسم	آپ ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے	یوسف (کو)	یہاں تک کہ	ہوجائیں گے	موت کے قریب	یا	ہوجائیں گے

بھائیوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ ہمیشہ یوسف کو یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ آپ مرنے کے قریب ہوجائیں گے یا

مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ

مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾	قَالَ	اِنَّمَآ	اَشْكُوْا	بَثِّيْ	وَ	حُزْنِيْٓ	اِلَى اللّٰهِ
فوت ہونے والوں میں سے	(یعقوب نے) کہا	صرف	میں فریاد کرتا ہوں	اپنی پریشانی	اور	اپنے غم (کی)	اللہ کی طرف

فوت ہی ہوجائیں گے ○ یعقوب نے کہا: میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ

وَ	اَعْلَمُ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾	يٰبَنِيَّ	اذْهَبُوْا	فَتَحَسَّسُوْا	مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ
اور	میں جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	اے میرے بیٹو	جاؤ	تو سراغ لگاؤ	یوسف اور اس کے بھائی (کا)

اور میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ اے بیٹو! تم جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ

وَلَا تَايْــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾

وَ	لَا تَايْــَٔسُوْا	مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اِنَّهٗ	لَا يَايْــَٔسُ	مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اِلَّا	الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾
اور	ناامید نہ ہونا	اللہ کی رحمت سے	بیشک	ناامید نہیں ہوتے	اللہ کی رحمت سے	مگر	کافر لوگ

اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک اللہ کی رحمت سے کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں ○

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا

فَلَمَّا	دَخَلُوْا	عَلَيْهِ	قَالُوْا	يٰۤاَيُّهَا	الْعَزِيْزُ	مَسَّنَا	وَ	اَهْلَنَا
پھر جب	وہ حاضر ہوئے	اس پر (یوسف کے پاس)	انہوں نے کہا	اے	عزیز	پہنچی ہے ہمیں	اور	ہمارے گھر والوں (کو)

پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے تو کہنے لگے: اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو

الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ

الضُّرُّ	وَ	جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ	فَاَوْفِ	لَنَا	الْكَيْلَ	وَ	تَصَدَّقْ	عَلَيْنَا
تکلیف، مصیبت	اور	ہم لے کر آئے ہیں حقیر سا سرمایہ	تو آپ پورا کردیں	ہمارے لئے	ناپ	اور	خیرات (بھی) کریں	ہم پر

مصیبت پہنچی ہوئی ہے اور ہم حقیر سا سرمایہ لے کر آئے ہیں تو آپ ہمیں پورا ناپ دیدیجئے اور ہم پر کچھ خیرات بھی کیجئے،

اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ

اِنَّ	اللّٰهَ	يَجْزِي	الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾	قَالَ	هَلْ	عَلِمْتُمْ	مَّا	فَعَلْتُمْ
بیشک	اللہ	صلہ دیتا ہے	خیرات دینے والوں (کو)	(یوسف نے) کہا	کیا	تم جانتے ہو	جو	تم نے کیا

بیشک اللہ خیرات دینے والوں کو صلہ دیتا ہے ○ یوسف نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے جو تم نے

بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ

بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ	اِذْ	اَنْتُمْ	جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾	قَالُوْۤا	ءَاِنَّكَ	لَاَنْتَ	يُوْسُفُ
یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ	جب	تم	نادان (تھے)	انہوں نے کہا	کیا بیشک تم	ضرور تم	یوسف (ہو؟)

یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا تھا جب تم نادان تھے ○ انہوں نے کہا: کیا واقعی آپ ہی یوسف ہیں؟

قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَاۤ اَخِيْ٘ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ

قَالَ	اَنَا	يُوْسُفُ	وَ	هٰذَاۤ	اَخِيْ	قَدْ	مَنَّ	اللّٰهُ	عَلَيْنَا
فرمایا	میں	یوسف (ہوں)	اور	یہ	میرا بھائی (ہے)	بیشک	احسان فرمایا	اللہ (نے)	ہمارے اوپر

فرمایا: میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ بیشک اللہ نے ہم پر احسان کیا۔

اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾

اِنَّهٗ	مَنْ	يَّتَّقِ	وَ	يَصْبِرْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾
بیشک	جو	پرہیزگاری کرے	اور	صبر کرے	تو بیشک	اللہ	ضائع نہیں کرتا	نیکی کرنے والوں کا اجر

بیشک جو پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ○

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾

قَالُوْا	تَاللّٰهِ	لَقَدْ	اٰثَرَكَ	اللّٰهُ	عَلَيْنَا	وَ	اِنْ	كُنَّا	لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾
انہوں نے کہا	اللہ کی قسم	ضرور بیشک	فضیلت دی آپ کو	اللہ (نے)	ہمارے اوپر	اور	بیشک	ہم تھے	ضرور خطا کرنے والے

انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بیشک ہم خطا کار تھے ○

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾

قَالَ	لَا تَثْرِيْبَ	عَلَيْكُمُ	الْيَوْمَ	يَغْفِرُ	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ	هُوَ	اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾
(یوسف نے) کہا	کوئی ملامت نہیں	تم پر	آج	معاف کرے	اللہ	تمہیں	اور	وہ	سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان (ہے)

فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے ○

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا	فَاَلْقُوْهُ	عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ	يَاْتِ	بَصِيْرًا	وَ	اْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾
تم لے جاؤ میرا یہ کرتا	تو ڈال دو اسے	میرے باپ کے منہ پر	وہ ہو جائیں گے	دیکھنے والے	اور	لے آؤ میرے پاس اپنے سب گھر والوں (کو)

میرا یہ کرتا لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دینا وہ دیکھنے والے ہو جائیں گے اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ ○

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ

وَ	لَمَّا	فَصَلَتِ	الْعِيْرُ	قَالَ	اَبُوْهُمْ	اِنِّيْ	لَاَجِدُ	رِيْحَ يُوْسُفَ
اور	جب	(مصر سے) جدا ہوا	قافلہ	(تو) کہا	ان کے باپ (نے)	بیشک میں	ضرور پاتا ہوں	یوسف کی خوشبو

اور جب قافلہ وہاں سے جدا ہوا تو ان کے باپ نے فرمادیا: بیشک میں یوسف کی خوشبو پا رہا ہوں۔

لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾

لَوْ	لَا	اَنْ	تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾	قَالُوْا	تَاللّٰهِ	اِنَّكَ	لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾
اگر	نہ (ہوتا)	یہ کہ	تم کم سمجھ کہو مجھے	(حاضرین نے) کہا	اللہ کی قسم	بیشک آپ	اپنی پرانی وارفتگی میں (ہیں)

اگر تم مجھے کم سمجھ نہ کہو ○ حاضرین نے کہا: اللہ کی قسم! آپ اپنی اسی پرانی محبت میں گم ہیں ○

فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ

فَلَمَّاۤ	اَنْ جَآءَ	الْبَشِيْرُ	اَلْقٰىهُ	عَلٰى وَجْهِهٖ	فَارْتَدَّ	بَصِيْرًا
پھر جب	آیا	خوشخبری سنانے والا	(تو) اس نے ڈال دیا وہ کرتا	اس (یعقوب) کے منہ پر	تو وہ ہو گئے	دیکھنے والے

پھر جب خوشخبری سنانے والا آیا تو اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈال دیا، اسی وقت وہ دیکھنے والے ہو گئے۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚۙ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

قَالَ	اَلَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ	اِنِّيْ	اَعْلَمُ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾
(یعقوب نے) کہا	کیا میں نے نہ کہا تھا	تم سے	بیشک میں	جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے

یعقوب نے فرمایا: میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○

قَالُوْا یٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـٕیْنَ ﴿۹۷﴾

قَالُوْا	یٰۤاَبَانَا	اسْتَغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوْبَنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا	خٰطِـٕیْنَ ﴿۹۷﴾
انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ	مغفرت طلب کریں	ہمارے لئے	ہمارے گناہوں (کی)	بیشک	ہم تھے	خطا کرنے والے

بیٹوں نے کہا: اے ہمارے باپ! ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے، بیشک ہم خطا کار ہیں ○

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۹۸﴾

قَالَ	سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ	لَكُمْ	رَبِّیْ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِیْمُ ﴿۹۸﴾
فرمایا	عنقریب میں مغفرت طلب کروں گا	تمہارے لئے	اپنے رب (سے)	بیشک	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)

فرمایا: عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا، بیشک وہی بخشنے والا، مہربان ہے ○

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا

فَلَمَّا	دَخَلُوْا	عَلٰى یُوْسُفَ	اٰوٰۤى	اِلَیْهِ	اَبَوَیْهِ	وَ	قَالَ	ادْخُلُوْا
پھر جب	وہ حاضر ہوئے	یوسف پر (کے پاس)	(تو) اس نے جگہ دی	اپنی طرف (اپنے پاس)	اپنے ماں باپ (کو)	اور	کہا	داخل ہو جاؤ

پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا: تم مصر میں

مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ﴿۹۹﴾ وَ رَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَى الْعَرْشِ

مِصْرَ	اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	اٰمِنِیْنَ ﴿۹۹﴾	وَ	رَفَعَ	اَبَوَیْهِ	عَلَى الْعَرْشِ
مصر (میں)	اگر	چاہا	اللہ (نے)	امن والے ہو کر	اور	اس نے اونچا کیا (بٹھایا)	اپنے ماں باپ (کو)	تخت پر

داخل ہو جاؤ، اگر اللہ نے چاہا (تو) امن وامان کے ساتھ ○ اور اس نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا

وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًاۚ وَ قَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ٘

وَ	خَرُّوْا	لَهٗ	سُجَّدًا	وَ	قَالَ	یٰۤاَبَتِ	هٰذَا	تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ	مِنْ قَبْلُ
اور	وہ گر گئے	اس کے لیے	سجدہ (میں)	اور	(یوسف نے) کہا	اے میرے باپ	یہ	میرے خواب کی تعبیر (ہے)	پہلے

اور سب اس کے لیے سجدے میں گر گئے اور یوسف نے کہا: اے میرے باپ! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے،

قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّاؕ وَ قَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ

قَدْ	جَعَلَهَا	رَبِّیْ	حَقًّا	وَ	قَدْ	اَحْسَنَ	بِیْۤ	اِذْ	اَخْرَجَنِیْ	مِنَ السِّجْنِ
بیشک	کر دیا اسے	میرے رب (نے)	سچا	اور	بیشک	اس نے احسان کیا	مجھ پر	کہ	اس نے نکالا مجھے	قید خانے سے

بیشک اسے میرے رب نے سچا کر دیا اور بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا

وَ جَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْؕ

وَ	جَآءَ بِكُمْ	مِّنَ الْبَدْوِ	مِنْۢ بَعْدِ	اَنْ	نَّزَغَ	الشَّیْطٰنُ	بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْ
اور	لے آیا تمہیں	گاؤں سے	(اس کے) بعد	کہ	فساد ڈلوایا، ناچاقی کروادی	شیطان (نے)	میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان

اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناچاقی کروادی تھی۔

اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝۱۰۰

اِنَّ	رَبِّیْ	لَطِیْفٌ	لِّمَا	یَشَآءُ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْعَلِیْمُ	الْحَكِیْمُ ۝۱۰۰
بیشک	میرا رب	آسان کرنے والا (ہے)	جس (بات) کو	وہ چاہے	بیشک	وہی	علم والا	حکمت والا (ہے)

بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے، بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ۝

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... جب کوئی خواب نظر آئے تو ہر ایک سے تعبیر نہیں پوچھنی چاہیے بلکہ جو تعبیر کا علم جانتا ہو اسی سے پوچھنا چاہیے۔

﴿2﴾... حسد بہت بُری بیماری ہے اس میں بھائی بھائی کو نقصان پہنچانے سے بھی نہیں ڈرتا۔

﴿3﴾... کسی جائز بلکہ اعلیٰ ترین مقصد پانے کے لیے بھی ناجائز ذریعہ اختیار کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔

﴿4﴾... احسان کرنے والے کے احسانوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور اچھائی کا بدلہ اچھائی ہی سے دینا چاہیے۔

﴿5﴾... انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام جس بات کی خبر دیں وہ ہو کر رہتی ہے۔

﴿6﴾... تعظیم کے طور پر سجدہ کرنا پہلے کی شریعتوں میں جائز تھا مگر ہماری شریعت میں منع ہے۔

﴿7﴾... حفاظتی تدبیر کے طور پر آئندہ کے لیے کچھ بچا کر رکھنا توکل کے خلاف نہیں۔

﴿8﴾... رشتہ داروں کو جب کسی چیز کی ضرورت ہو تو ان کی مدد کرنی چاہیے۔

﴿9﴾... بزرگوں کے تبرکات اور ان کے مبارک جسموں سے چھوئی ہوئی چیزیں بیماروں کی شفایابی کا ذریعہ ہیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے قصہ کے متعلق قرآنِ مجید میں کیا کہا گیا ہے؟

جواب:______________________________

____

سوال 2: قرآن پاک میں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا کیا خواب بیان ہوا ہے؟

جواب:______________________________

____

سوال 3: جب یوسف عَلَیْہِ السَّلَام پر الزام لگایا گیا تو آپ کے بے قصور ہونے کی گواہی کس نے دی تھی؟

جواب: ________________________________

____

سوال 4: بادشاہ ریان بن ولید نے کیا خواب دیکھا تھا؟

جواب: ________________________________

____

سوال 5: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی آنکھیں کس چیز سے ٹھیک ہوئی تھیں؟

جواب: ________________________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ اپنے بھائیوں سے حسد تو نہیں کرتے؟

﴿2﴾... آپ اپنے والدین سے جھوٹ تو نہیں بولتے؟

﴿3﴾... آپ اپنے بھائیوں اور دوستوں کی غلطیوں کو معاف کرتے ہیں؟

﴿4﴾... آپ اپنے رشتہ داروں کی مدد کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں کا ذکر ادب و احترام سے کرنے کا حکم ہے، ان کی توہین سخت ممنوع و ناجائز ہے۔ اس بارے میں اپنے ٹیچر سے معلومات حاصل کیجیے۔

﴿2﴾... حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ یاد کر کے گھر والوں کو سنائیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی

تعارف و مضامین:

اعلیٰ کا معنٰی ہے سب سے بلند، اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اسی مناسبت سے اسے ''سورۂ اعلیٰ'' کہتے ہیں۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت اور اُس کی قدرت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اس میں یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں:

(1) سورت کی ابتداء میں ہر نقص اور عیب سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت، وحدانیّت اور علم و حکمت پر دلالت کرنے والے آثار ذکر کیے گئے۔ (2) اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے قرآنِ مجید یاد کرنا آسان کر دیا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے کبھی نہیں بھولیں گے۔ (3) نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا گیا کہ آپ قرآنِ مجید کے ذریعے نصیحت فرمائیں اور یہ بتایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اپنے برے انجام سے ڈرتا ہے وہ نصیحت مانے گا اور جو بڑا بدبخت ہے وہ آپ کی نصیحت قبول کرنے سے دور بھاگے گا۔ (4) جس نے خود کو پاک کر لیا، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نماز ادا کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح نہ دی تو وہ کامیاب ہو گیا۔ (5) سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ خود کو پاک کرنے والوں کا اپنی مراد کو پہنچنا اور آخرت کا بہتر ہونا قرآنِ مجید سے پہلے نازل ہونے والے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام کے صحیفوں میں بھی لکھا ہوا ہے۔

سورۂ اعلیٰ کے متعلق احادیث:

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وتر کی پہلی رکعت میں ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى'' دوسری رکعت میں ''قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' اور تیسری رکعت میں ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھا کرتے تھے۔ (1)

حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى نازل ہوئی تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے اپنے سجدے میں داخل کر دو، (یعنی سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہو)۔ (2)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، الاعلیٰ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۪ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۪ۙ﴿۳﴾

فَهَدٰى ﴿۳﴾	قَدَّرَ	الَّذِيْ	وَ	فَسَوّٰى ﴿۲﴾	خَلَقَ	الَّذِيْ	اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾	سَبِّحِ
پھر راہ دکھائی	اندازے پر رکھا	جس نے	اور	پھر ٹھیک بنایا	پیدا کیا	جس نے	اپنے سب سے بلند رب کے نام (کی)	پاکی بیان کرو

اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بلند ہے ○ جس نے پیدا کر کے ٹھیک بنایا ○ اور جس نے اندازے پر رکھا پھر راہ دکھائی ○

وَالَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤی ﴿۶﴾

وَ	الَّذِیْۤ	اَخْرَجَ	الْمَرْعٰی ﴿۴﴾	فَجَعَلَهٗ	غُثَآءً	اَحْوٰی ﴿۵﴾	سَنُقْرِئُكَ	فَلَا تَنْسٰۤی ﴿۶﴾
اور	جس نے	نکالا	چارہ	پھر کر دیا اسے	خشک	سیاہ	عنقریب ہم پڑھائیں گے تمہیں	تو تم نہ بھولو گے

اور جس نے چارہ نکالا ○ پھر اسے خشک سیاہ کر دیا ○ (اے حبیب!) اب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے ○

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰی ﴿۷﴾ وَنُیَسِّرُكَ

اِلَّا	مَا	شَآءَ	اللّٰهُ	اِنَّهٗ	یَعْلَمُ	الْجَهْرَ	وَ	مَا	یَخْفٰی ﴿۷﴾	وَ	نُیَسِّرُكَ
مگر	جو	چاہے	اللہ	بیشک وہ	جانتا ہے	ہر ظاہر (کو)	اور	(اسے) جو	چھپا ہوتا ہے	اور	ہم آسانی دیں گے تمہیں

مگر جو اللہ چاہے بیشک وہ ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے ○ اور ہم تمہارے لئے آسانی کا

لِلْیُسْرٰی ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰی ﴿۹﴾ سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰی ﴿۱۰﴾

لِلْیُسْرٰی ﴿۸﴾	فَذَكِّرْ	اِنْ	نَّفَعَتِ	الذِّكْرٰی ﴿۹﴾	سَیَذَّكَّرُ	مَنْ	یَّخْشٰی ﴿۱۰﴾
سب سے آسان چیز کے لئے	تو تم نصیحت کرو	اگر	فائدہ دے	نصیحت	عنقریب وہ نصیحت مانے گا	جو	ڈرتا ہے

سامان کر دیں گے ○ تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت فائدہ دے ○ عنقریب وہ نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ○

وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَی ﴿۱۱﴾ الَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْكُبْرٰی ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا

وَ	یَتَجَنَّبُهَا	الْاَشْقَی ﴿۱۱﴾	الَّذِیْ	یَصْلَی	النَّارَ الْكُبْرٰی ﴿۱۲﴾	ثُمَّ	لَا یَمُوْتُ	فِیْهَا
اور	دور رہے گا اس (نصیحت) سے	بڑا بدبخت	جو	داخل ہوگا	سب سے بڑی آگ (میں)	پھر	نہ وہ مرے گا	اس میں

اور نصیحت سے وہ بڑا بدبخت دور رہے گا ○ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا ○ پھر وہ نہ اس میں مرے گا

وَلَا یَحْیٰی ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ﴿۱۵﴾

وَ	لَا یَحْیٰی ﴿۱۳﴾	قَدْ	اَفْلَحَ	مَنْ	تَزَكّٰی ﴿۱۴﴾	وَ	ذَكَرَ	اسْمَ رَبِّهٖ	فَصَلّٰی ﴿۱۵﴾
اور	نہ جئے گا	بیشک	کامیاب ہوا	وہ جو	پاکیزہ بن گیا	اور	اس نے ذکر کیا	اپنے رب کا نام	پھر نماز پڑھی

اور نہ جئے گا ○ بیشک جس نے خود کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گا ○ اور اس نے اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی ○

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ﴿۱۷﴾

بَلْ	تُؤْثِرُوْنَ	الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۱۶﴾	وَ	الْاٰخِرَةُ	خَیْرٌ	وَّ	اَبْقٰی ﴿۱۷﴾
بلکہ	تم ترجیح دیتے ہو	دنیاوی زندگی (کو)	اور (حالانکہ)	آخرت	بہتر	اور	(ہمیشہ) باقی رہنے والی (ہے)

بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ○ اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے ○

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ﴿۱۹﴾

اِنَّ	هٰذَا	لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۸﴾	صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی ﴿۱۹﴾
بیشک	یہ (بات)	ضرور پہلے صحیفوں میں (ہے)	ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں (میں)

بیشک یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے ○ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ کا ذکر عظمت اور اِحترام کے ساتھ کرنا چاہیے۔

﴿2﴾... علم اور علم کا نہ بھولنا اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔

﴿3﴾... ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں کہ آپ کو اللہ کریم نے پڑھایا ہے۔

﴿4﴾... مخلوق میں سے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے برابر کوئی بھی عالِم نہیں۔

﴿5﴾... ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ ہے کہ قرآنِ مجید کسی مشقت اور تکرار کے بغیر آپ کو حفظ ہوگیا۔

﴿6﴾... کسی شخص پر نصیحت کا فائدہ ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں نصیحت کرنے کا حکم ہے۔

﴿7﴾... پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم تمام مخلوق سے بہت اعلیٰ ہے۔

﴿8﴾... اللہ تعالیٰ نے ایسے شرعی احکام نازل فرمائے ہیں جن پر عمل کرنا بہت آسان ہے۔

﴿9﴾... اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے نصیحت مانتے ہیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وتر میں کونسی سورتیں پڑھا کرتے تھے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ کب ارشاد فرمایا تھا "اسے اپنے سجدے میں داخل کر دو"؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: مخلوق میں سب سے اعلیٰ علم کس کا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: خوش بختی اور بد بختی کی علامت کیا ہے؟

جواب: ____________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہیں؟

﴿2﴾... آپ اپنے مسلمان بھائی کو اچھی بات اور نیک کاموں کی نصیحت کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... الفاظ کو دیکھ کر متعلقہ آیت کی نشاندہی کیجیے:

نصیحت	آیت نمبر16
بڑا بد بخت	آیت نمبر12
بڑی آگ	آیت نمبر17
دُنیا کی زندگی	آیت نمبر11
آخرت کی زندگی	آیت نمبر9

﴿2﴾... "اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے" ٹیچر سے پوچھ کر اس مضمون کی تین آیات مع ترجمہ لکھیے۔

دستخط ٹیچر:______ دستخط سرپرست:______

جِنّات

جنات کون ہیں؟

جِن کا لغوی معنیٰ ہے "چھپی ہوئی مخلوق" کیونکہ جنات انسان سے چھپے ہوتے ہیں اسی لیے انہیں جنات کہتے ہیں۔ جن اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جو آگ سے بنائے گئے ہیں اور ان کی تخلیق انسان سے پہلے ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ قیامت کے دن ان سے بھی حساب و کتاب ہو گا۔ (1)

جنات کی طاقت:

اللہ تعالیٰ نے جنات کو غیر معمولی طاقت عطا فرمائی ہے، بعض میں ایسے اوصاف پائے جاتے ہیں جو انسان میں نہیں پائے جاتے۔ بعض جنات کو شکل تبدیل کرنے کی بھی طاقت دی گئی ہے۔ یہ ایسے مشکل ترین کام کرنے کی بھی طاقت رکھتے ہیں کہ جو عام انسان کے بس میں نہیں ہوتے۔ جو جنات حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لشکر میں تھے وہ یہ کام کیا کرتے تھے: (1) سمندر کی تہہ سے جواہرات نکال کر لاتے۔ (2) حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لیے عالی شان عمارتیں بناتے۔ (3) بڑے بڑے پیالے اور دیگیں تیار کرتے، ہر پیالہ اتنا بڑا ہوتا کہ ایک پیالے میں ایک ہزار آدمی کھانا کھالیتے۔ جن دیگوں میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لشکر کے لیے کھانا تیار ہوتا لوگ ان پر سیڑھیاں لگا کر چڑھتے تھے اور یہ دیگیں ایسی ہوتیں کہ انہیں اپنی جگہ سے ہٹایا نہیں جاسکتا تھا۔ (2)

جنات کی عمر اور تعداد:

جنات کی عمریں انسانوں کے مقابلے میں بہت طویل ہوتی ہیں اور ان کی تعداد بھی انسانوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے، جب انسان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو جنات کے یہاں نو (9) بچے پیدا ہوتے ہیں یعنی ان کی تعداد انسانوں سے نو (9) گُنا زیادہ ہے۔ (3)

جنات کیا کھاتے ہیں؟

جس طرح انسان کھاتے پیتے ہیں اسی طرح جنات بھی کھاتے پیتے ہیں لیکن ان کی خوراک ہڈی، گوبر اور کوئلہ ہے۔ (4)

جنات کہاں رہتے ہیں؟

جنات زیادہ تر گندی اور ویران جگہوں پر رہتے ہیں، جیسا کہ بیت الخلا، جنگل، جھاڑیوں، چٹانوں، گڑھوں، کھائیوں، غاروں، بِلوں، صحراؤں، جزیروں وغیرہ میں۔ (5)

جنات کا مذہب:

انسانوں کی طرح جنات میں بھی مختلف مذاہب ہوتے ہیں، جیسا کہ مسلمان، ہندو نیز مسلمان جنات میں بعض نیک ہوتے ہیں اور بعض برے ہوتے ہیں۔ (6)

جنات کے وجود کا انکار کرنا کیسا؟

قرآن و حدیث میں جنات کا بکثرت ذکر موجود ہے بلکہ قرآنِ کریم میں سورۂ جن کے نام سے ایک مستقل سورت موجود ہے جس میں جنات کے ایک وفد کا رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہونے کا ذکر ہے، اسی لیے کسی صورت جنات کے وجود کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ جنات کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے۔ (7)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 14، الحجر: 27

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۲۷				
وَ	الْجَآنَّ	خَلَقْنٰهُ	مِنْ قَبْلُ	مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۲۷
اور	جن	ہم نے پیدا کیا اسے	(اس) سے پہلے	بغیر دھویں والی آگ سے
اور ہم نے اس سے پہلے جن کو بغیر دھویں والی آگ سے پیدا کیا ○				

پارہ 27، الذّٰریٰت: 56

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۵۶						
وَ	مَا خَلَقْتُ	الْجِنَّ	وَ	الْاِنْسَ	اِلَّا	لِیَعْبُدُوْنِ ۵۶
اور	میں نے نہیں پیدا کیا	جن	اور	انسان	مگر	اس لیے کہ وہ عبادت کریں میری
اور میں نے جن اور آدمی اسی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں ○						

پارہ 22، سبا: 12

وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا								
وَ	لِسُلَیْمٰنَ	الرِّیْحَ	غُدُوُّهَا	شَهْرٌ	وَّ	رَوَاحُهَا	شَهْرٌ	وَ	اَسَلْنَا
اور	سلیمان کے (قابو میں دیدی)	ہوا	اس کا صبح کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)	اور	اس کا شام کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)	اور	ہم نے بہادیا
اور ہوا کو سلیمان کے قابو میں دیدیا، اس کا صبح کا چلنا ایک مہینہ کی راہ اور شام کا چلنا ایک مہینے کی راہ (کے برابر) ہوتا تھا اور ہم نے									

لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ							
لَهٗ	عَیْنَ الْقِطْرِ	وَ	مِنَ الْجِنِّ	مَنْ	یَّعْمَلُ	بَیْنَ یَدَیْهِ	بِاِذْنِ رَبِّهٖ
اس کے لیے	پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ	اور	کچھ جن (قابو میں دیدیے)	جو	کام کرتے تھے	اس کے آگے	اس کے رب کے حکم سے
اس کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہادیا اور کچھ جن (قابو میں دیدیے) جو اس کے آگے اس کے رب کے حکم سے کام کرتے تھے							

وَ مَنْ یَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۱۲﴾

وَ	مَنْ	یَّزِغْ	مِنْهُمْ	عَنْ اَمْرِنَا	نُذِقْهُ	مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۱۲﴾
اور	جو	پھرے	ان میں سے	ہمارے حکم سے	ہم چکھائیں گے اسے	بھڑکتی آگ کا عذاب

اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے پھرے ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے ○

پارہ 19، النمل: 38، 39

قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ

قَالَ	یٰۤاَیُّهَا	الْمَلَؤُا	اَیُّكُمْ	یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا	قَبْلَ	اَنْ	یَّاْتُوْنِیْ
(سلیمان نے) فرمایا	اے	درباریو	تم میں کون	لے آئے گا میرے پاس اس (ملکہ) کا تخت	(اس سے) پہلے	کہ	وہ لوگ آئیں میرے پاس

سلیمان نے فرمایا: اے درباریو! تم میں کون ہے جو ان کے میرے پاس فرمانبردار ہو کر آنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس

مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ

مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۸﴾	قَالَ	عِفْرِیْتٌ	مِّنَ الْجِنِّ	اَنَا	اٰتِیْكَ بِهٖ	قَبْلَ	اَنْ	تَقُوْمَ
فرمانبردار ہو کر	بولا	ایک بڑا سرکش، بڑا خبیث	جنوں میں سے	میں	میں لے آؤں گا تمہارے پاس اسے	(اس سے) پہلے	کہ	تم کھڑے ہو

لے آئے ○ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت آپ کی خدمت میں آپ کے اس مقام سے کھڑے ہونے سے پہلے

مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَ اِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ﴿۳۹﴾

مِنْ مَّقَامِكَ	وَ	اِنِّیْ	عَلَیْهِ	لَقَوِیٌّ	اَمِیْنٌ ﴿۳۹﴾
اپنی جگہ سے	اور	بیشک میں	اس پر	ضرور قوت رکھنے والا	امانتدار (ہوں)

حاضر کردوں گا اور میں بیشک اس پر قوت رکھنے والا، امانتدار ہوں ○

پارہ 29، الجن: 11

وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآىِٕقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾

وَّ	اَنَّا	مِنَّا	الصّٰلِحُوْنَ	وَ	مِنَّا	دُوْنَ ذٰلِكَ	كُنَّا	طَرَآىِٕقَ	قِدَدًا ﴿۱۱﴾ [1]
اور	یہ کہ	ہم میں کچھ	نیک لوگ (ہیں)	اور	ہم میں کچھ	اس کے علاوہ (ہیں)	ہم ہیں	مختلف راہوں (میں)	بٹے ہوئے

اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ اس کے علاوہ ہیں، ہم مختلف راہوں میں بٹے ہوئے ہیں ○

---

[1] مختلف راہوں میں بٹے ہونے سے مراد مختلف حالتوں میں بٹا ہونا ہے جیسے کچھ متقی اور پرہیزگار ہیں اور کچھ کامل نیک نہیں، کچھ طبعی طور پر نیک سیرت اور دوسروں کے ساتھ اچھے معاملات کرنے کی طرف مائل ہیں اور کچھ ان کی طرح نیک سیرت نہیں۔ یا اس سے مراد مختلف دینوں میں بٹا ہونا ہے جیسے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر ہیں۔

پارہ 29، الجن: 15، 14

وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓىِٕكَ

فَاُولٰٓىِٕكَ	اَسْلَمَ	فَمَنْ	الْقٰسِطُوْنَ	مِنَّا	وَ	الْمُسْلِمُوْنَ	مِنَّا	اَنَّا	وَّ
تو یہ لوگ	اسلام لایا	تو جو	ظلم کرنے والے (ہیں)	ہم میں کچھ	اور	اسلام لانے والے (ہیں)	ہم میں کچھ	یہ کہ	اور

اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ظالم تو جو اسلام لائے تو وہی ہیں

تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾

حَطَبًا ﴿۱۵﴾ ①	لِجَهَنَّمَ	فَكَانُوْا	الْقٰسِطُوْنَ	اَمَّا	وَ	رَشَدًا ﴿۱۴﴾	تَحَرَّوْا
ایندھن	جہنم کا	تو وہ ہو گئے	ظلم کرنے والے	بہر حال	اور	ہدایت (کا)	انہوں نے قصد کیا

جنہوں نے ہدایت کا قصد کیا ○ اور بہر حال جو ظالم ہیں تو وہ جہنم کے ایندھن ہو گئے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... جنات آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔

﴿2﴾... جنات کو انسان سے پہلے پیدا کیا گیا ہے۔

﴿3﴾... جنات کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔

﴿4﴾... جنات کی تعداد انسانوں سے نو(9) گنا زیادہ ہے۔

﴿5﴾... جنات چٹانوں، گڑھوں، کھائیوں، غاروں، بِلوں، صحراؤں، جزیروں وغیرہ میں رہتے ہیں۔

﴿6﴾... جنات کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: جن کو جن کیوں کہتے ہیں؟

جواب:______________________________

____

سوال 2: جنات کس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں؟

جواب:______________________________

____

① اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن جہنم کی آگ کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے۔ جنات اگرچہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ آگ کو آگ کے ذریعے عذاب میں مبتلا کر دے جیسے انسان گوشت وہڈی سے بنا ہے لیکن ہڈی اور گوشت سے ضرب لگانے پر تکلیف ہوتی ہے نیز یہ بھی ممکن ہے کہ جنات کی ہیئت تبدیل کر کے انہیں عذاب دیا جائے۔

سوال 3: انسان کو پہلے تخلیق کیا گیا ہے یا جنات کو؟

جواب: ________________

سوال 4: جنات کی تعداد انسانوں کے مقابلے میں کتنی ہے؟

جواب: ________________

سوال 5: جنات کہاں رہتے ہیں؟

جواب: ________________

____

سوال 6: جنات کے وجود کا انکار کرنا کیسا؟

جواب: ________________

____

آیات کے ترجمے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... اور کچھ ______ (قابو میں دیدیے) جو اس کے آگے اس کے رب کے حکم سے کام کرتے تھے۔

﴿2﴾... میں نے جن اور ______ اسی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

﴿3﴾... ہم میں کچھ ______ ہیں اور کچھ ظالم۔

﴿4﴾... اور ہم نے اس سے پہلے ______ بغیر دھویں والی آگ سے پیدا کیا۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... جنات سے حفاظت کے لیے احادیث میں مذکور دعائیں یاد کیجیے۔

﴿2﴾... ٹیچر کی مدد سے جنات کی اقسام تحریر کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ________________ دستخط سرپرست: ________________

تعارف و مضامین:

غاشیہ قیامت کا نام ہے، اس کا معنیٰ ہے: چھا جانے والی چیز۔ اس سورت کی پہلی آیت میں لفظ غاشیہ موجود ہے اسی مناسبت سے اسے ”سورۂ غاشیہ“ کہتے ہیں۔ قیامت کو غاشیہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنی ہولناکی کے ساتھ ہر چیز پر چھا جائے گی۔

اس سورت کے مرکزی مضمون میں اسلام کے بنیادی عقائد کا بیان ہے۔ اس میں یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں: (1) ابتداء میں قیامت کی ہولناکیاں، کفار کی بدبختی، مسلمانوں کی خوش بختی، اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کے اَوصاف بیان کیے گئے ہیں۔ (2) اللہ تعالیٰ کی وحدانیَّت، قدرت اور علم و حکمت پر اونٹ کی تخلیق، آسمان کی بلندی، پہاڑوں کو زمین میں نَصب کرنے اور زمین کو بچھانے کے ذریعے اِستدلال کیا گیا ہے۔ (3) سورت کے آخر میں نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا گیا کہ آپ کی ذمہ داری صرف نصیحت کر دینا ہے کسی کو مسلمان کر کے ہی چھوڑنا آپ کی ذمہ داری نہیں۔ یہ بتایا گیا کہ جو کفر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بڑا عذاب دے گا، قیامت کے دن سب لوگ حساب اور جزا کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

سورۂ غاشیہ کے متعلق حدیث:

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ کے ساتھ ”هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ“ کی تلاوت فرماتے تھے۔ (1)

قیامت کے دن ہونے والے بعض عذابات:

اس سورت میں جہنمیوں کے بعض عذاب بھی بیان ہوئے ہیں: جہنمیوں کو جب پیاس لگے گی تو انہیں گرم چشموں کا پانی پلایا جائے گا جو ان کے اندرونی حصوں کو جلا دے گا اور کھانے میں انہیں کانٹوں کی خوراک دی جائے گی جو پیٹ میں آگ لگا دے گی۔

یاد رہے کہ قیامت کے دن عذاب مختلف طرح کا ہوگا۔ جن لوگوں کو عذاب دیا جائے گا اُن کے بہت سے طبقے ہوں گے، بعض کو زَقُّوم (تھوہڑ۔Cactus) کھانے کو دیا جائے گا اور بعض کو دوزخیوں کی پیپ اور بعض کو آگ کے کانٹے کھانے کو دیئے جائیں گے۔ انہی مختلف اَقسام کی وجہ سے قرآنِ پاک میں مختلف مقامات پر جہنمیوں کے کھانے کے لیے مختلف اَشیاء بیان کی گئی ہیں۔

آیت نمبر 6 میں ضَرِیْعٍ کا لفظ ہے۔ عرب میں ضریع نامی ایک کانٹے دار زہریلی گھاس ہے، جو جانور کے پیٹ میں آگ سی لگا دیتی ہے، نہایت بدمزہ اور سخت نقصان دِہ ہوتی ہے۔ کفار کے ساتھ اس خوراک کی مناسبت یہ ہے کہ چونکہ کفار دنیا میں سُور، سود، جوئے وغیرہ حرام کمائیوں کی پروا نہ کرتے تھے اور شریعت کی پابندیاں توڑ کر کھاتے تھے، اس لئے انہیں یہ کھانے دیئے جائیں گے۔ (2)

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ30، الغاشیة

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢

هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١	وُجُوْهٌ	يَّوْمَىِٕذٍ	خَاشِعَةٌ ۝٢
کیا (یعنی بیشک)	آگئی تمہارے پاس	چھاجانے والی (مصیبت) کی خبر	بہت سے چہرے	اس دن	ذلیل ورسواہوں گے

بیشک تمہارے پاس چھاجانے والی مصیبت کی خبر آچکی ○ بہت سے چہرے اس دن ذلیل ورسواہوں گے ○

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥

عَامِلَةٌ	نَّاصِبَةٌ ۝٣	تَصْلٰى	نَارًا حَامِيَةً ۝٤	تُسْقٰى	مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥
کام کرنے والے	مشقت اٹھانے والے	وہ داخل ہوں گے	بھڑکتی آگ (میں)	انہیں پلایا جائے گا	کھولتے ہوئے چشمے سے

کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے ○ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے ○ انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا ○

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧

لَيْسَ	لَهُمْ	طَعَامٌ	اِلَّا	مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦	لَّا يُسْمِنُ	وَ	لَا يُغْنِيْ	مِنْ جُوْعٍ ۝٧
نہ ہوگا	ان کے لئے	کوئی کھانا	مگر	کانٹے دار گھاس	وہ (کھانا) موٹا نہ کرے گا	اور	نجات نہ دے گا	بھوک سے

ان کے لیے کانٹے دار گھاس کے سوا کوئی کھانا نہیں ○ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے نجات دے گا ○

وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا

وُجُوْهٌ	يَّوْمَىِٕذٍ	نَّاعِمَةٌ ۝٨	لِّسَعْيِهَا	رَاضِيَةٌ ۝٩	فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠	لَّا تَسْمَعُ	فِيْهَا
بہت سے چہرے	اس دن	تروتازہ ہوں گے	اپنی کوشش پر	راضی ہوں گے	بلند باغ میں	نہ سنیں گے	اس میں

بہت سے چہرے اس دن چین سے ہوں گے ○ اپنی کوشش پر راضی ہوں گے ○ بلند باغ میں ○ اس میں کوئی بیہودہ بات

لَاغِيَةً ۝١١ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤

لَاغِيَةً ۝١١	فِيْهَا	عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢	فِيْهَا	سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣	وَّ	اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤
کوئی بیہودہ بات	اس میں	جاری چشمے (ہوں گے)	اس میں	بلند تخت (ہوں گے)	اور	رکھے ہوئے پیالے (ہوں گے)

نہ سنیں گے ○ اس میں جاری چشمے ہوں گے ○ اس میں بلند تخت ہوں گے ○ اور رکھے ہوئے گلاس ہوں گے ○

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ

وَّ	نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥	وَّ	زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦	اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ	اِلَى الْاِبِلِ
اور	صف در صف لگے ہوئے گاؤ تکیے (ہوں گے)	اور	بچھے ہوئے عمدہ قالین (ہوں گے)	تو کیا وہ نہیں دیکھتے	اونٹ کی طرف

اور صف در صف گاؤ تکیے لگے ہوئے ہوں گے ○ اور عمدہ قالین بچھے ہوئے ہوں گے ○ تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے

كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾

نُصِبَتْ ﴿١٩﴾	كَيْفَ	اِلَى الْجِبَالِ	وَ	رُفِعَتْ ﴿١٨﴾	كَيْفَ	اِلَى السَّمَآءِ	وَ	خُلِقَتْ ﴿١٧﴾	كَيْفَ
اسے قائم کیا گیا ہے	کیسے	پہاڑوں کی طرف	اور	اسے اونچا کیا گیا ہے	کیسا	آسمان کی طرف	اور	اسے بنایا گیا ہے	کیسا

کہ کیسا بنایا گیا ہے ۝ اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا ہے ۝ اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے ۝

وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ

عَلَيْهِمْ	لَسْتَ	مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾	اِنَّمَآ اَنْتَ	فَذَكِّرْ	سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾	كَيْفَ	اِلَى الْاَرْضِ	وَ
ان پر	تم نہیں ہو	نصیحت کرنے والے (ہو)	تم تو صرف	تو تم نصیحت کرو	اسے بچھایا گیا ہے	کیسے	زمین کی طرف	اور

اور زمین کو، کیسے بچھائی گئی ہے ۝ تو تم نصیحت کرو تم تو نصیحت کرنے والے ہی ہو ۝ تم کچھ ان پر

بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾

الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾	اللّٰهُ	فَيُعَذِّبُهُ	كَفَرَ ﴿٢٣﴾	وَ	تَوَلّٰى	مَنْ	اِلَّا	بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾
بہت بڑا عذاب	اللہ	تو عذاب دے گا اسے	کفر کیا	اور	منہ پھیرا	جس نے	مگر	زبردستی کرنے والے

زبردستی کرنے والے نہیں ہو ۝ ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا ۝ تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا ۝

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾	عَلَيْنَا	اِنَّ	ثُمَّ	اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾	اِلَيْنَآ	اِنَّ
ان کا حساب (لینا ہے)	ہم پر (ہی)	بیشک	پھر	ان کا لوٹنا (ہے)	ہماری طرف (ہی)	بیشک

بیشک ہماری ہی طرف ان کا لوٹنا ہے ۝ پھر بیشک ہم پر ہی ان کا حساب (لینا) ہے ۝

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... کفار چاہے قیامت کا کتنا ہی انکار کریں قیامت آکر ہی رہے گی۔

﴿2﴾... جہنمیوں کو پینے کے لیے گرم چشموں کا پانی دیا جائے گا جو ان کے اندرونی حصوں کو جلا دے گا۔

﴿3﴾... جہنمیوں کو کھانے میں کانٹوں کی خوراک دی جائے گی جو پیٹ میں آگ لگا دے گی۔

﴿4﴾... جنت میں بلند تخت ہوں گے جب جنتی ان پر چڑھنا یا اترنا چاہیں گے تو وہ تخت خود بخود اوپر یا نیچے آجائیں گے۔

﴿5﴾... جنتیوں کے گھروں میں نہایت آرام دہ اور خوشنما قالین بچھے ہوں گے اور صف در صف گاؤ تکیے لگے ہوں گے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: جہنمیوں کو جہنم میں کھانے پینے کے لیے کیا دیا جائے گا؟

جواب: ____

____

سوال 2: نیک اَعمال کرنے والے مومنین قیامت کے دن کس حال میں ہوں گے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: آیت نمبر 6 میں ضَرِیْع کا معنیٰ بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 4: قیامت کے دن ہونے والے چند عذاب بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 5: جنت میں جنتیوں کے لیے کون کون سی نعمتیں ہوں گی؟

جواب: ____________________

____

کرنے کے کام:

﴿1﴾... روزِ قیامت نیک اعمال کرنے والے مومنوں اور کفار کے انجام سے نتیجہ اخذ کیجیے:

کافروں کا انجام	مومنوں کا انجام
❁ نہایت ذلیل ورسوا ہوں گے۔ ❁ چہرے سیاہ ہوجائیں گے۔ ❁ اللہ پاک ان سے ناراض ہوگا۔ ❁ سورج اور زمین کی تپش ستائے گی۔ ❁ جہنم میں داخل کردیا جائے گا۔ ❁ جہنم میں شدید عذاب دیا جائے گا۔ ❁ جہنمیوں کو گرم چشموں کا پانی پلایا جائے گا ❁ وہ پانی اُن کے اندرونی حصوں کو جلا دے گا ❁ پیٹ میں آگ لگانے والی کانٹوں کی خوراک دی جائے گی۔	❁ نہایت خوش وخرم ہوں گے۔ ❁ چہرے چمکتے دمکتے ہوں گے۔ ❁ اللہ پاک کی رضا حاصل ہوگی۔ ❁ سورج اور زمین کی تپش انہیں نہیں ستائے گی۔ ❁ اللہ پاک کے فضل سے جنت میں داخل ہوں گے۔ ❁ جنت میں اعلیٰ نعمتیں عطا کی جائیں گی۔ ❁ دودھ، شہد اور پاکیزہ شراب پینے کو دی جائے گی۔ ❁ جنت میں ان کے لیے بلند وبالا جنتی محلات ہوں گے۔

نتیجہ:

﴿2﴾... اونٹ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات ٹیچر سے پوچھ کر یاد کیجیے اور گھر والوں سے شیئر کیجیے۔

دستخط ٹیچر: __________ دستخط سرپرست: __________

قومِ سبا کا سیلاب

قرآنِ کریم میں کئی قوموں کا ذکر ہے، اِن قوموں کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی نعمتوں سے نوازا اس کے باوجود وہ اپنے رب کی نافرمانی میں مبتلا ہوگئے۔ انہیں نافرمانی کے دلدل سے نکالنے کے لیے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تشریف لائے مگر پھر بھی وہ سرکشی اور نافرمانی سے باز نہ آئے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے حقدار قرار پائے۔

قومِ سبا کا تعارف:

یمن کے شہر صنعاء سے کچھ فاصلے پر عرب کا ایک قبیلہ "سبا" آباد تھا۔ یہ قبیلہ اپنے دادا سبا بن یَشْجُب بن یَعْرُب بن قحطان کے نام سے مشہور ہے۔[1] حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا گیا: سبا کس کا نام ہے؟ کسی مرد، عورت یا پھر کسی سرزمین کا؟ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سبا ایک مرد تھا اور اس کے دس بیٹے تھے، ان میں سے چھ یمن میں آباد ہوگئے تھے اور چار شام میں چلے گئے تھے۔[2]

قومِ سبا پر انعامات:

اللہ تعالیٰ نے قومِ سبا کو بے شمار نعمتوں سے نوازا تھا۔ یہ قوم ایک خوشحال اور پُر سکون زندگی بسر کر رہی تھی۔ ان کے شہر کے دونوں طرف کثیر باغات تھے۔ ان باغوں میں پھلوں کی انتہائی کثرت تھی۔ ان لوگوں کی آسائشوں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا اندازہ مختلف انبیائے کرام کی اُس بات سے لگایا جاسکتا ہے جو اُنہوں نے اِن کے سرکش ہو جانے پر ارشاد فرمائی چنانچہ

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے ان سے فرمایا: اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس نعمت پر اس کی طاعت و عبادت بجالاؤ۔ تمہارا شہر پاکیزہ شہر ہے جس میں لطیف آب وہوا اور صاف ستھری سرزمین ہے، اس میں مچھر، مکھی، کھٹمل، سانپ اور بچھو وغیرہ کوئی چیز نہیں اور ہوا کی پاکیزگی کا یہ عالَم ہے کہ اگر کہیں دوسرے علاقے کا کوئی شخص اس شہر میں سے گزر جائے اور اس کے کپڑوں میں جوئیں ہوں تو سب مر جائیں۔ اگر تم اپنے رب کی روزی پر شکر ادا کرو اور اس کی اطاعت بجالاؤ تو وہ بخشش فرمانے والا ہے۔[3] ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان نعمتوں کو دیکھ کر یہ قوم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتی، اس کی عبادت کرتی اور رات دن اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا کرتی رہتی مگر یہ لوگ سرکشی میں مبتلا ہوگئے۔

قومِ سبا کی سرکشی:

حضرت وہب رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول ہے: اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی ہدایت کے لیے یکے بعد دیگرے تیرہ (13) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھیجے جنہوں نے اُنہیں حق کی دعوتیں دیں، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائیں اور اس کے عذاب سے ڈرایا لیکن وہ ایمان نہ لائے

اور اُنہوں نے انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کو جھٹلادیا اور کہا: ہم نہیں جانتے کہ ہم پر خدا کی کوئی نعمت ہے۔ تم اپنے رب سے کہہ دو کہ اس سے ہو سکے تو وہ ان نعمتوں کو روک لے۔ (4)

قوم کا سرکش سردار:

اس قوم کے سردار کا لقب "حمار" تھا۔ وہ اتنا متکبر اور سرکش آدمی تھا کہ جب اُس کا لڑکا مرگیا تو اس نے آسمان کی طرف تھوکا اور اپنے کفر کا اعلان کر دیا۔ یہ سردار لوگوں کو اعلانیہ کفر کی دعوت دینے لگا اور جو کفر کرنے سے انکار کرتا، اُسے قتل کر دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے نبیوں سے کہتا: آپ لوگ اللہ تعالیٰ سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نعمتوں کو ہم سے چھین لے۔ جب حمار اور اس کی قوم کی سرکشی بہت زیادہ بڑھ گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر سیلاب کا عذاب بھیجا۔ (5)

قومِ سبا پر سیلاب:

قومِ سبا کی بستی کے کنارے پہاڑوں کے دامن میں بند باندھ کر ملکہ بلقیس نے ڈیم نما بہت بڑا تالاب بنایا تھا اور اس میں اوپر نیچے تین دروازے بنائے۔ ایک چوہے نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بند کی دیوار میں سوراخ کر دیا اور وہ بڑھتے بڑھتے بہت بڑا شگاف بن گیا یہاں تک کہ بند کی دیوار ٹوٹ گئی اور اچانک زوردار سیلاب آ گیا۔ بستی والے اس سیلاب سے غافل اپنے گھروں میں سو رہے تھے کہ اچانک سیلاب کے دھاروں نے ان کی بستی کو تباہ کر دیا۔ ان کے باغات اور اموال و مکانات سب غرق ہو کر فنا ہو گئے اور پوری بستی ریت کے تودوں میں دفن ہو گئی اور یہ قوم اس طرح تباہ ہوئی کہ ان کی بربادی عرب میں ضرب المثل بن گئی۔ عمدہ اور لذیذ پھلوں کے باغات کی جگہ جھاؤ اور جنگلی بیروں کے خار دار اور خوفناک جنگل اُگ گئے۔ (6)

واقعہ بیان کرنے کا مقصد:

علامہ احمد صاوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: اس واقعہ کو بیان کرنے سے مقصود نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کو نصیحت کرنا ہے کہ وہ ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو نعمتیں عطا کی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو انہیں بھی اُن جیسے حالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ (7)

ہم بھی آئے دن سمندری طوفان اور سیلاب سے ہونے والی عبرتناک تباہی کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہتے ہیں لیکن افسوس! اس کے باوجود بھی ہم اپنی عملی حالت درست کرنے کی بجائے اپنی سابقہ نافرمانی والی رَوِش ہی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقلِ سلیم عطا فرمائے، اٰمین۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ22، سبا:15 تا 21

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬

لَقَدْ	كَانَ	لِسَبَاٍ	فِيْ مَسْكَنِهِمْ	اٰيَةٌ	جَنَّتٰنِ	عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ
ضرور بیشک	تھی	(قوم) سبا کے لیے	ان کی آبادی میں	نشانی	دو باغ (تھے)	دائیں طرف اور بائیں طرف سے

بیشک قوم سبا کے لیے ان کی آبادی میں نشانی تھی، دو باغ تھے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾

كُلُوْا	مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ	وَ	اشْكُرُوْا	لَهٗ	بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ	وَّ	رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾
کھاؤ	اپنے رب کے رزق میں سے	اور	شکر ادا کرو	اس کا	پاکیزہ شہر (ہے)	اور	بخشنے والا رب

اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ پاکیزہ شہر ہے اور بخشنے والا رب ○

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ

فَاَعْرَضُوْا	فَاَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	سَيْلَ الْعَرِمِ	وَ	بَدَّلْنٰهُمْ	بِجَنَّتَيْهِمْ
تو انہوں نے منہ پھیرا	تو ہم نے بھیجا	ان پر	زور کا سیلاب	اور	ہم نے بدل دیے انہیں	ان کے دو باغوں کے بدلے

تو انہوں نے منہ پھیرا تو ہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیجا اور ان کے باغوں کے عوض دو باغ انہیں

جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ

جَنَّتَيْنِ	ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ	وَّ	اَثْلٍ	وَّ	شَيْءٍ	مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾	ذٰلِكَ	جَزَيْنٰهُمْ
دو باغ	کڑوے پھل والے	اور	جھاؤ (والے)	اور	کچھ	تھوڑی سی بیریوں (والے)	یہ	ہم نے بدلہ دیا انہیں

بدل دیئے جو کڑوے پھل والے اور جھاؤ والے اور کچھ تھوڑی سی بیریوں والے تھے ○ ہم نے انہیں

بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَ هَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَ جَعَلْنَا

بِمَا	كَفَرُوْا	وَ	هَلْ	نُجٰزِيْۤ	اِلَّا	الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾	وَ	جَعَلْنَا
(اس کے) سبب جو	انہوں نے ناشکری کی	اور	کیا (یعنی نہیں)	ہم سزا دیتے	مگر	بڑے ناشکرے (کو)	اور	ہم نے بنا دیں

ان کی ناشکری کی وجہ سے یہ بدلہ دیا اور ہم اسی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکرا ہو ○ اور ہم نے ان (سبا والوں)

بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ قَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ

بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْقُرَى	الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا	قُرًى ظَاهِرَةً	وَّ	قَدَّرْنَا	فِيْهَا	السَّيْرَ
ان کے اور (ان) شہروں کے درمیان	جن میں ہم نے برکت رکھی	نمایاں بستیاں	اور	ایک اندازے پر رکھا	ان میں	سفر (کو)

اور اُن شہروں کے درمیان بہت سی نمایاں بستیاں بنادیں جن میں ہم نے برکت رکھی تھی اور ان بستیوں میں سفر کو ایک اندازے پر رکھا

سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَ اَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ

سِيْرُوْا	فِيْهَا	لَيَالِيَ	وَ	اَيَّامًا	اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾	فَقَالُوْا	رَبَّنَا	بٰعِدْ
(اور فرمایا) چلو	ان میں	راتوں	اور	دنوں (کو)	بے خوف ہو کر	تو انہوں نے کہا	اے ہمارے رب	دوری ڈال دے

(اور انہیں فرمایا:) ان میں راتوں اور دنوں کو امن وامان سے چلو ○ تو انہوں نے کہا: اے ہمارے رب!

بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ

بَيْنَ اَسْفَارِنَا	وَ	ظَلَمُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	فَجَعَلْنٰهُمْ	اَحَادِيْثَ	وَ	مَزَّقْنٰهُمْ	كُلَّ مُمَزَّقٍ
ہمارے سفروں کے درمیان	اور	انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	تو ہم نے بنادیا انہیں	قصے کہانیاں	اور	جدا کر دیا انہیں	بالکل جدا جدا

ہمارے سفروں میں دوری ڈال دے اور انہوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو ہم نے انہیں قصے کہانیاں بنادیا اور انہیں بالکل جدا جدا کر دیا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ

اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾	وَ	لَقَدْ	صَدَّقَ	عَلَيْهِمْ	اِبْلِيْسُ
بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	ہر بڑے صبر والے، بڑے شکر والے کے لئے	اور	ضرور بیشک	سچ کر دکھایا	اُن پر	ابلیس (نے)

بیشک اس میں ہر بڑے صبر والے، ہر بڑے شکر والے کے لئے ضرور نشانیاں ہیں ○ اور بیشک ابلیس نے ان پر اپنا گمان

ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ مَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ

ظَنَّهٗ	فَاتَّبَعُوْهُ	اِلَّا	فَرِيْقًا	مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	مَا كَانَ	لَهٗ	عَلَيْهِمْ
اپنا گمان	تو انہوں نے پیروی کی اس کی	سوائے	ایک گروہ (کے)	ایمان والوں میں سے	اور	نہیں تھا	اس (شیطان) کا	ان پر

سچ کر دکھایا تو وہ لوگ شیطان کے پیروکار بن گئے سوائے مومنوں کے ایک گروہ کے ○ اور شیطان کا ان پر

مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ

مِّنْ سُلْطٰنٍ	اِلَّا	لِنَعْلَمَ	مَنْ	يُّؤْمِنُ	بِالْاٰخِرَةِ	مِمَّنْ	هُوَ	مِنْهَا	فِيْ شَكٍّ
کچھ قابو	مگر	اس لیے کہ ہم (جدا) دکھادیں	(اسے) جو	ایمان لاتا ہے	آخرت پر	(اس) سے جو	وہ	آخرت سے (متعلق)	شک میں (ہے)

کچھ قابو نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم دکھادیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا اور کون اس کے بارے میں شک میں ہے

وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ ع

وَ	رَبُّكَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾
اور	تمہارا رب	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)

اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا، اس کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کرنا قدرتی آفات کے نازل ہونے کا سبب ہے۔

﴿2﴾... اللہ تعالیٰ نے قومِ سبا کی ہدایت کے لیے یکے بعد دیگرے تیرہ (13) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھیجے۔

﴿3﴾... ہمیں اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی سے بچنا چاہیے۔

﴿4﴾... جس نعمت کا شکر ادا نہ کیا جائے وہ چھین لی جاتی ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: قومِ سبا کے شہر میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی کیا نشانی تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: قومِ سبا کی ہدایت کے لیے ان کی طرف اللہ تعالیٰ نے کتنے نبی بھیجے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: قومِ سبا کے علاقے کی کچھ خصوصیات بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 4: قومِ سبا پر عذاب کیوں نازل ہوا؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: قومِ سبا پر سیلاب کس طرح آیا؟

جواب: ____________________

____

صحیح اور غلط پر نشانات لگائیں:

		صحیح	غلط
﴿1﴾	قومِ سبا میں گیارہ نبی بھیجے گئے۔	صحیح	غلط
﴿2﴾	قومِ سبا کے سرکش سردار کا لقب حمار تھا۔	صحیح	غلط
﴿3﴾	جب سیلاب آیا تو قومِ سبا کے لوگ کھیل کود رہے تھے۔	صحیح	غلط
﴿4﴾	سبا ایک عورت کا نام تھا۔	صحیح	غلط
﴿5﴾	قومِ سبا پر بارش کی وجہ سے سیلاب کا عذاب آیا تھا۔	صحیح	غلط

کرنے کے کام:

﴿1﴾... قومِ سبا کا واقعہ ذہن نشین کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیے۔

﴿2﴾... اس سبق سے آپ نے کیا سیکھا کوئی تین باتیں اپنے الفاظ میں لکھیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

ناگہانی آفات اور مسلمانوں کی حالتِ زار

گزری ہوئی قوموں کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے موجودہ حالات پر تھوڑا غور کرلیں اور اپنا محاسبہ کرنے کی کوشش کریں کہ ایسی کون سی مصیبت ہے جس سے ہم دوچار نہیں ہوئے، اب بھی طوفان، زلزلے، سیلاب آتے ہیں لیکن ان سے عبرت حاصل کرنے کی بجائے ان کی سائنسی تحقیقات پر غور کیا جاتا ہے اور جو لوگ اس مصیبت میں مبتلا ہوں ان کا تماشا دیکھا جاتا ہے۔ ان چیزوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرنا، توبہ کی طرف راغب ہونا، بارگاہِ الٰہی میں رجوع کرنا، برے اعمال چھوڑ دینا، نیک اعمال میں مشغول ہو جانا، ظلم و ستم اور بد دیانتی کو چھوڑ دینا یہ سب کچھ پھر بھی نہیں کیا جاتا بلکہ افسوس! ہمارے دل کی سختی کا تو یہ عالم ہے کہ طوفان کا سن کر اللہ پاک سے پناہ مانگنے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی بجائے خوشی خوشی ساحل سمندر کی طرف طوفان کا نظارہ کرنے دوڑتے ہیں، گویا آنے والا طوفان جو ممکن تھا کہ اللہ پاک کا عذاب ہوں اسے بھی اپنی تفریح کا ایک ذریعہ سمجھ لیتے ہیں اللہ پاک ہماری قوم کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ بادل، آندھی وغیرہ کو دیکھ کر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عمل مبارک ملاحظہ فرمائیں، حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مروی ہے کہ جب رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تیز آندھی کو ملاحظہ فرماتے اور جب بادل آسمان پر چھا جاتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اقدس کا رنگ متغیر ہو جاتا اور آپ کبھی حجرہ سے باہر تشریف لے جاتے اور کبھی واپس آجاتے، پھر جب بارش ہو جاتی تو یہ کیفیت ختم ہو جاتی۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا: "اے عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا! مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں یہ بادل اللہ پاک کا عذاب نہ ہو جو میری امت پر بھیجا گیا ہو۔ (شعب الایمان، 1/546، حدیث:994)

سُوْرَةُ الْفَجْر

تعارف و مضامین:

فجر کا معنیٰ ہے صبح، اس سورت کی پہلی آیت میں فجر کی قسم اِرشاد فرمائی گئی اِس مناسبت سے اِسے "سورۂ فجر" کہتے ہیں۔

اس سورۂ مبارکہ کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں پانچ عظمت والی اَشیاء کی قسم بیان کرکے کفار کو سمجھایا گیا ہے اور سمجھانے کے لیے گزشتہ قوموں کا اپنی قوت و طاقت کے باوجود عذابِ الٰہی کا شکار ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سورت میں یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں:

(1) غافلوں کی غفلت، ان کی فطرت اور کردار کا بیان ہے۔ (2) برائیوں کی جڑ یعنی مال کی محبت اور اس کے اثرات کا تذکرہ ہے۔ (3) قیامت کی ہولناکیوں اور عذابِ الٰہی کی شدّت کا بیان ہے۔ (4) آخر میں مخلصین و مومنین کے انعام و اکرام کا ذکر ہے۔

شداد کا بنایا ہوا شہر:

عاد کے بیٹوں میں سے ایک شداد بھی تھا۔ اس نے دنیا پر بادشاہت کی، تمام بادشاہ اس کے مطیع و فرماں بردار ہوگئے۔ شداد نے جنت کا ذکر سن کر سرکشی کے طور پر دنیا میں جنت بنانی چاہی۔ اس ارادے سے اُس نے ایک شہرِ عظیم بنایا جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کیے گئے، زَبَرجَد اور یاقوت کے ستون اس کی عمارتوں میں نَصب ہوئے۔ ایسے ہی فرش مکانوں اور راستوں میں بنائے گئے، پتھروں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے، ہر محل کے گرد جواہرات پر نہریں جاری کی گئیں، قسم قسم کے درخت حُسنِ تزئین کے ساتھ لگائے گئے، جب یہ شہر مکمل ہوا تو شداد بادشاہ اپنے اُمراء اور وزراء کے ساتھ اس کی طرف روانہ ہوا، جب ایک منزل فاصلہ باقی رہا تو آسمان سے ایک ہَولناک آواز آئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔

حضرتِ امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ حکومت میں حضرت عبداللہ بن قلابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صحرائے عدن میں اپنے گمشدہ ہوئے اونٹ تلاش کرتے کرتے اس شہر میں جا پہنچے۔ اس کی زیب و زینت دیکھی مگر کوئی رہنے والا نہ پایا، تھوڑے سے جواہرات وہاں سے لے کر چلے آئے۔ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پتہ چلنے پر انہیں بلا کر حال دریافت کیا۔ اُنہوں نے تمام قصہ سنایا تو حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت کعب احبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں جس کا ذکر قرآنِ پاک میں بھی آیا ہے، یہ شہر شداد بن عاد نے بنایا تھا اور وہ سب عذابِ الٰہی سے ہلاک ہوگئے ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔ آپ کے زمانے میں ایک مسلمان سرخ رنگ والا، نیلی آنکھوں والا، چھوٹے قد کا جس کی اَبرو پر ایک تل ہوگا اپنے اونٹ کی تلاش میں اس شہر میں داخل ہوگا، پھر حضرت عبداللہ بن قلابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر فرمایا: بخدا یہی وہ شخص ہے۔[1]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، الفجر

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾	وَ	لَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾	وَّ	الشَّفْعِ	وَ	الْوَتْرِ ﴿۳﴾	وَ	الَّيْلِ	اِذَا	يَسْرِ ﴿۴﴾
صبح کی قسم	اور	دس راتوں (کی)	اور	جفت	اور	طاق (کی)	اور	رات (کی)	جب	وہ چل پڑے

صبح کی قسم ○ اور دس راتوں کی ○ اور جفت اور طاق کی ○ اور رات کی جب وہ چل پڑے ○

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۪ۙ﴿۶﴾

هَلْ	فِيْ ذٰلِكَ	قَسَمٌ	لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿۵﴾	اَلَمْ تَرَ	كَيْفَ	فَعَلَ	رَبُّكَ	بِعَادٍ ﴿۶﴾
کیا	اس (قسم) میں	قسم (ہے)	عقل والے کے لئے	کیا تم نے نہ دیکھا	کیسا	کیا	تمہارے رب (نے)	عاد کے ساتھ

کیا اس قسم میں عقلمند کے لیے قسم ہے؟ ○ کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا؟ ○

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۪ۙ﴿۷﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۪ۙ﴿۸﴾ وَثَمُوْدَ

اِرَمَ	ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾	الَّتِيْ	لَمْ يُخْلَقْ	مِثْلُهَا	فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾	وَ	ثَمُوْدَ
(وہ) ارم (کے لوگ)	ستونوں (جیسے قد) والے	وہ جو	نہ پیدا کیا گیا	ان جیسا	شہروں میں	اور	ثمود (کے ساتھ)

اِرَم (کے لوگ)، ستونوں (جیسے قد) والے ○ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا ○ اور ثمود (کے ساتھ)

الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۪ۙ﴿۹﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۪ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۪ۙ﴿۱۱﴾

الَّذِيْنَ	جَابُوا	الصَّخْرَ	بِالْوَادِ ﴿۹﴾	وَ	فِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾	الَّذِيْنَ	طَغَوْا	فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾
جنہوں نے	کاٹیں	پتھر کی چٹانیں	وادی میں	اور	میخوں والے فرعون (کے ساتھ)	جنہوں نے	سرکشی کی	شہروں میں

جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں ○ اور فرعون (کے ساتھ) جو میخوں والا تھا ○ جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی ○

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۪ۙ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۚۙ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ﴿۱۴﴾

فَاَكْثَرُوْا	فِيْهَا	الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾	فَصَبَّ	عَلَيْهِمْ	رَبُّكَ	سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾
پھر بہت پھیلایا	ان میں	فساد	تو برسایا	ان پر	تمہارے رب (نے)	عذاب کا کوڑا	بیشک	تمہارا رب	ضرور دیکھ رہا ہے

پھر ان میں بہت فساد پھیلایا ○ تو ان پر تمہارے رب نے عذاب کا کوڑا برسایا ○ بیشک تمہارا رب یقیناً دیکھ رہا ہے ○

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْۤ اَكْرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾

فَاَمَّا	الْاِنْسَانُ	اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ	رَبُّهٗ	فَاَكْرَمَهٗ	وَ	نَعَّمَهٗ	فَيَقُوْلُ	رَبِّيْۤ	اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾
پس بہر حال	آدمی	جب آزمائے اسے	اس کا رب	پس عزت دے اسے	اور	نعمت دے اسے	تو وہ کہتا ہے	میرے رب (نے)	عزت دی مجھے

تو بہر حال آدمی کو جب اس کا رب آزمائے کہ اس کو عزت اور نعمت دے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دی ○

وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ۬ۙ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ۚ

وَ	اَمَّاۤ	اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ	فَقَدَرَ	عَلَیْهِ	رِزْقَهٗ	فَیَقُوْلُ	رَبِّیْۤ	اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾
اور	بہر حال	جب وہ آزمائے اسے	پس تنگ کر دے	اس پر	اس کا رزق	تو وہ کہتا ہے	میرے رب (نے)	ذلیل کر دیا مجھے

اور بہر حال جب (اللہ) بندے کو آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا ○

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾ۙ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۱۸﴾ۙ

كَلَّا	بَلْ	لَّا تُكْرِمُوْنَ	الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾	وَ	لَا تَحٰٓضُّوْنَ	عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۱۸﴾
ہر گز نہیں	بلکہ	تم عزت نہیں کرتے	یتیم (کی)	اور	ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے	مسکین کو کھلانے پر

ہر گز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ○ اور تم ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے ○

وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ۙ وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ؕ كَلَّاۤ

وَ	تَاْكُلُوْنَ	التُّرَاثَ	اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾	وَّ	تُحِبُّوْنَ	الْمَالَ	حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾	كَلَّاۤ
اور	تم کھاجاتے ہو	میراث کا سارا مال	جمع کر کے کھاجانا	اور	محبت رکھتے ہو	مال (سے)	بہت زیادہ محبت	ہاں ہاں

اور میراث کا سارا مال جمع کر کے کھاجاتے ہو ○ اور مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو ○ ہاں ہاں

اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ۙ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ۚ

اِذَا	دُكَّتِ	الْاَرْضُ	دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾	وَّ	جَآءَ	رَبُّكَ	وَ	الْمَلَكُ	صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾
جب	ریزہ ریزہ کر دی جائے گی	زمین	خوب ریزہ ریزہ کرنا	اور	آئے گا	تمہارے رب (کا حکم)	اور	فرشتے	قطار در قطار (آئیں گے)

جب زمین ٹکرا کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی ○ اور تمہارے رب کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار (آئیں گے) ○

وَ جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۬ۙ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ؕ

وَ	جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ	یَوْمَىٕذٍ	یَّتَذَكَّرُ	الْاِنْسَانُ	وَ	اَنّٰى	لَهُ	الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾
اور	اس دن جہنم لائی جائے گی	اس دن	سوچے گا	آدمی	اور	(اب) کہاں (ہے)	اس کے لئے	سوچنے کا وقت

اور اس دن جہنم لائی جائے گی، اس دن آدمی سوچے گا اور اب اس کے لئے سوچنے کا وقت کہاں؟ ○

یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾ۚ فَیَوْمَىٕذٍ

یَقُوْلُ	یٰلَیْتَنِیْ	قَدَّمْتُ	لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾	فَیَوْمَىٕذٍ
وہ کہے گا	اے کاش	میں نے آگے بھیجی ہوتی (کوئی نیکی)	اپنی (اخروی) زندگی کے لئے (یا) اپنی (دنیاوی) زندگی میں	تو اس دن

وہ کہے گا: اے کاش کہ میں نے اپنی زندگی میں (کوئی نیکی) آگے بھیجی ہوتی ○ تو اس دن

لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ۙ وَّ لَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ؕ

لَّا یُعَذِّبُ	عَذَابَهٗۤ	اَحَدٌ ﴿۲۵﴾	وَّ	لَا یُوْثِقُ	وَثَاقَهٗۤ	اَحَدٌ ﴿۲۶﴾
عذاب نہ کرے گا	اللہ کے عذاب (کی طرح)	کوئی ایک	اور	نہیں باندھے گا	اس کے باندھنے (کی طرح)	کوئی ایک

اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہیں دے گا ○ اور اس کے باندھنے کی طرح کوئی نہ باندھے گا ○

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ

فَادْخُلِيْ	مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾	رَاضِيَةً	اِلٰى رَبِّكِ	ارْجِعِيْۤ	النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾	يٰۤاَيَّتُهَا
پھر داخل ہو جا	(اس کی بارگاہ میں) پسندیدہ	(اس سے) راضی	اپنے رب کی طرف	تو لوٹ	اطمینان والی جان	اے

اے اطمینان والی جان ○ اپنے رب کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو ○ پھر میرے خاص بندوں

فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾	ادْخُلِيْ	وَ	فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾
میری جنت (میں)	داخل ہو جا	اور	میرے خاص بندوں میں

میں داخل ہو جا ○ اور میری جنت میں داخل ہو جا ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... قومِ عاد دو تھیں: (1) عادِ اولیٰ، (2) عادِ اُخریٰ۔ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے جن کے قد بہت دراز تھے، انہیں عادِ ارم بھی کہتے ہیں۔

﴿2﴾... فرعون جس کو سزا دینا چاہتا اس کے ہاتھ پاؤں میں کیلیں ٹھونک دیتا تھا۔

﴿3﴾... فرعون سزا کے طور پر لوگوں کو لٹا کر اُن کے ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھوا دیتا اور طرح طرح کی سختیاں کرتا۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ کبھی بندوں کو مال و دولت اور نعمت و عزت دے کر آزماتا ہے اور کبھی واپس لے کر آزماتا ہے۔

﴿5﴾... مسلمان کو چاہیے دنیا میں ملنے والے مال و عزت کو اپنا کمال نہ جانے بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اُس کا فضل سمجھے۔

﴿6﴾... اگر کوئی مصیبت آئے تو اُسے اپنے گناہوں کا نتیجہ یا خدائی آزمائش سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رِضا پر راضی رہنا چاہیے۔

﴿7﴾... یتیم کی عزت نہ کرنا، دولت مند ہونے کے باوجود اُن سے اچھا سلوک نہ کرنا مسلمان کا کام نہیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ فجر میں اللہ تعالیٰ نے کتنی اور کن چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: فرعون کو میخوں والا کہنے کی وجہ بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 3: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مال کے ذریعے کس طرح آزماتا ہے؟

جواب: ______________________________

____

سوال 4: سورۂ فجر کی آیات کی روشنی میں کافر کی ذلت کے تین اسباب بیان کیجیے۔

جواب: ______________________________

____

سوال 5: روزِ قیامت اطمینان والی جان کو کیا کہا جائے گا؟

جواب: ______________________________

____

کرنے کے کام:

﴿1﴾... نیچے دیئے گئے مختلف کاموں سے میں سے نیک اور برے کاموں کی نشاندہی کیجیے۔

تکلیف دینا، نماز پڑھنا، خیانت کرنا، تلاوت کرنا، چغلی کرنا، روزہ رکھنا، غیبت کرنا، اذان دینا، تہمت لگانا۔ درودِ پاک پڑھنا۔

اچھے اور نیک کام	برے اور گناہ والے کام

﴿2﴾... درست جملے بنایئے۔

یتیموں چاہیے سلوک ساتھ کے اچھا کرنا۔	
رہا کچھ اللہ دیکھ ہے سب۔	اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔
آخرت چاہیے ہمیں کرنی تیاری کی۔	
کھانا کام ثواب کو کھلانا غریبوں کو کا ہے۔	
کرنا خدا چاہیے مال اپنا راہ میں ہمیں خرچ۔	

﴿3﴾... موضوع کو دیکھتے ہوئے آیت نمبر کی نشاندہی کیجیے۔

قومِ عاد کا انجام	آیت نمبر 17
قومِ ثمود کا انجام	آیت نمبر 18
فرعون کا انجام	آیت نمبر 23
یتیموں کی عزت نہ کرنے کی مذمت	آیت نمبر 21
مسکینوں کو کھانا نہ کھلانے کی مذمت	آیت نمبر 30
مال کی حد سے زیادہ محبت کی مذمت	آیت نمبر 10
وقوعِ قیامت	آیت نمبر 6
فرشتوں کا صفیں بنانا	آیت نمبر 9
جہنم کا لایا جانا	آیت نمبر 20
اطاعت گزار مومنین کا جنت میں داخلہ	آیت نمبر 22

﴿4﴾... سبق میں موجود شداد کا واقعہ یاد کر کے گھر والوں کو سنائیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "اللہ کریم کے نزدیک ان دس دنوں کے مقابلے میں کسی دن کا عمل زیادہ محبوب نہیں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کیا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں جہاد بھی نہیں، البتہ وہ شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ کریم کی راہ میں نکلا، پھر ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا تو اس کا یہ عمل افضل ہے)۔ (ترمذی، 2/191، حدیث: 757)

مومنین کی صفات

ٹرررررن۔۔۔۔ جیسے ہی بیل بجی سر شفیع نے اپنا لیکچر ختم کیا، کتاب اٹھائی اور کمرے سے باہر چلے گئے، اُن کے جاتے ہی سر کامران کلاس میں داخل ہوئے سب بچوں نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔

سر کامران اسلامیات کے ٹیچر ہیں، انہوں نے کتاب میز پر رکھی اور بلیک بورڈ پر کچھ قرآنی آیات لکھیں پھر بچوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: ہاں تو بچو! کل عدیل نے ایک سوال کیا تھا کہ ہم مسلمان ہیں تو بحیثیت مسلمان ہمیں کیسا ہونا چاہیے؟

جو آیات میں نے بلیک بورڈ پر لکھی ہیں ان میں سے کچھ آیتیں سورۂ مؤمنون کی ہیں جو کہ اٹھارہویں پارے کی سورت ہے اور کچھ انیسویں پارے کی سورۂ فرقان کی آیات ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی بہترین صفات بیان فرمائی ہیں۔ میں آپ کے لیے آسان کر کے ان کا خلاصہ بیان کر دیتا ہوں:

مومن کو ایسا ہونا چاہیے:

پیارے بچو! سورۂ مؤمنون کی ان آیات میں مسلمانوں کی یہ صفات بیان کی گئی ہیں:

(1) مؤمنین خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے ہیں۔

(2) فضول باتوں سے بچتے ہیں۔

(3) زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

(4) امانت میں خیانت اور وعدہ خلافی نہیں کرتے۔

(5) نمازوں کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

سر کامران: ہاں تو بچو! کسی نے کوئی بات پوچھنی ہے یا پھر سبق آگے بڑھایا جائے۔

ابتدائی دس آیتوں کی فضیلت:

سراج: سر سورۂ مؤمنون کی ان پہلی دس آیتوں کی کوئی فضیلت بھی ہے؟

سر کامران: کیوں نہیں بیٹا! سورۂ مؤمنون کی ابتدائی دس آیات کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایک دن وحی نازل ہوئی تو ہم کچھ دیر ٹھہرے رہے، جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا مانگی "اے اللہ! ہمیں زیادہ عطا کرنا اور کمی نہ فرمانا، ہمیں عزت دینا اور ذلیل نہ کرنا، ہمیں عطا فرمانا اور محروم نہ رکھنا۔ ہمیں چن لے اور ہم پر کسی دوسرے کو نہ چن۔ اے اللہ! ہمیں راضی فرما اور ہم سے راضی ہو جا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: مجھ پر دس آیات نازل ہوئی ہیں، جس نے ان میں مذکور باتوں کو اپنایا وہ جنت میں داخل ہو گا، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے " قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ " سے لے کر دسویں آیت کے آخر تک پڑھا۔[1]

سر! مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آئی۔ مجیب نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے کہا۔

جی مجیب! کیا بات سمجھ نہیں آئی؟ سر کامران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

مجیب: سر! خشوع و خضوع سے نماز پڑھنے کا کیا مطلب ہے؟

سر کامران: بیٹا! خشوع ظاہری بھی ہوتا ہے اور باطنی بھی، ظاہری خشوع یہ ہے کہ نماز کے آداب کی رعایت کی جائے مثلاً آنکھ کے کنارے سے اِدھر اُدھر نہ دیکھے اور باطنی خشوع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت پیشِ نظر ہو، توجہ دنیا سے ہٹی ہوئی ہو اور نماز میں دل لگا ہو۔

ان صفات کو بھی اپنائیے:

سر! کیا یہی وہ اچھی عادتیں ہیں جو ایک مسلمان میں ہونا ضروری ہیں؟ مبشر نے پوچھا۔

سر کامران: نہیں صرف یہی نہیں بلکہ بیٹا سورۂ فرقان میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی کچھ صفات بیان فرمائی ہیں، ان کا خلاصہ بھی سن لیجیے:

(1) تکبر بھرے انداز سے اکڑ اکڑ کر نہیں چلتے۔

(2) کسی جاہل سے جھگڑا نہیں کرتے بلکہ سلام کہہ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔

(3) رات کو جاگ کر اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں۔

(4) یوں دعا مانگتے ہیں: اے اللہ! ہم سے اپنا عذاب دور کر دے۔

(5) خرچ کرنے میں نہ تو فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ ہی کنجوسی کرتے ہیں۔

(6) اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہیں کرتے۔

(7) کسی کو ناحق قتل نہیں کرتے۔

(8) بدکاری نہیں کرتے۔

سر کامران نے بچوں کو سمجھاتے ہوئے کہا: پیارے بچو! قرآن پاک کی ان آیات سے ہمیں مومنین کی صفات کا پتہ چلا، ہم اپنے اندر ان صفات کو پیدا کر کے ایک اچھا مسلمان بن سکتے ہیں اگر ہم قرآن میں بتائے گئے طریقے کے مطابق اپنی زندگی گزاریں تو ہم سب سے اچھے اور سچے مسلمان بن جائیں گے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ان صفات کو اپنائیں اور اپنے آپ کو ایک اچھا مسلمان بنائیں۔

سر! ہم یہ ساری اچھی عادتیں اپنے اندر کیسے پیدا کر سکتے ہیں؟ سر کامران کی بات ختم ہوتے ہی راشد نے کھڑے ہو کر پوچھا۔

راشد آپ نے بہت اچھا سوال کیا، اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم اچھے ماحول کو اپنائیں یعنی اچھے لوگوں کے ساتھ بیٹھیں بُرے لوگوں سے دور رہیں ایسے دوست بنائیں کہ جو نماز پڑھنے والے، سچ بولنے والے، وعدہ نبھانے والے اور اچھی بات بتانے والے ہوں۔ جب ہم اچھی صحبت میں رہیں گے تو ہم بھی اچھے بن جائیں گے اور اگر ہم نے بُرے دوست بنائے یا بُرے ماحول میں اٹھنا بیٹھنا شروع کیا تو اُن کی بُری عادتیں ہمارے اندر آجائیں گی اور ہم بھی برے بن جائیں گے لہٰذا اچھے ماحول کو اپنائیں اور اچھے دوست بنائیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 18، المؤمنون: 1 تا 11

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِيْنَ

قَدْ	اَفْلَحَ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾	الَّذِيْنَ	هُمْ	فِيْ صَلَاتِهِمْ	خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾	وَ	الَّذِيْنَ
بیشک	کامیاب ہوگئے	ایمان والے	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نماز میں	خشوع و خضوع کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو

بیشک ایمان والے کامیاب ہوگئے ○ جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو

هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ

هُمْ	عَنِ اللَّغْوِ	مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	لِلزَّكٰوةِ	فٰعِلُوْنَ ﴿۴﴾	وَ	الَّذِيْنَ
وہ	فضول بات سے	منہ پھیرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	زکوٰۃ کا	کام کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو

فضول بات سے منہ پھیرنے والے ہیں ○ اور وہ جو زکوٰۃ دینے کا کام کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو

هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

هُمْ	لِفُرُوْجِهِمْ	حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾	اِلَّا	عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ	اَوْ	مَا	مَلَكَتْ	اَيْمَانُهُمْ
وہ	اپنی شرمگاہوں کی	حفاظت کرنے والے (ہیں)	مگر	اپنی بیویوں پر	یا	(ان پر) جن کے	مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں ○ مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں

فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾

فَاِنَّهُمْ	غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۶﴾	فَمَنِ	ابْتَغٰى	وَرَآءَ ذٰلِكَ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾
تو بیشک وہ	ملامت کیے ہوئے نہیں	تو جو	چاہے	ان کے سوا	تو یہ لوگ	وہی	حد سے بڑھنے والے (ہیں)

پس بیشک ان پر کوئی ملامت نہیں ○ تو جو ان کے سوا کچھ اور چاہے تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ○

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ

وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ	رٰعُوْنَ ﴿۸﴾	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ
اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کی	رعایت کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نمازوں پر

اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کی رعایت کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو اپنی نمازوں کی

يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾

يُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۰﴾	الَّذِيْنَ	يَرِثُوْنَ	الْفِرْدَوْسَ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾
محافظت کرتے ہیں	یہ لوگ	وہی	وارث (ہیں)	یہ لوگ	میراث پائیں گے	فردوس (کی)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

حفاظت کرتے ہیں ○ یہی لوگ وارث ہیں ○ یہ فردوس کی میراث پائیں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

پارہ 19، الفرقان: 63 تا 68

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ

وَ	عِبَادُ الرَّحْمٰنِ	الَّذِيْنَ	يَمْشُوْنَ	عَلَى الْاَرْضِ	هَوْنًا	وَّ	اِذَا	خَاطَبَهُمُ	الْجٰهِلُوْنَ
اور	رحمٰن کے بندے	وہ لوگ ہیں جو	چلتے ہیں	زمین پر	نرمی، آہستہ (سے)	اور	جب	بات کرتے ہیں ان سے	جاہل لوگ

اور رحمٰن کے وہ بندے جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں

قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾

قَالُوْا	سَلٰمًا ﴿۶۳﴾	وَ	الَّذِيْنَ	يَبِيْتُوْنَ	لِرَبِّهِمْ	سُجَّدًا	وَّ	قِيَامًا ﴿۶۴﴾
(تو) وہ کہتے ہیں	(بس) سلام	اور	وہ لوگ جو	رات گزارتے ہیں	اپنے رب کے لیے	سجدہ	اور	قیام (کرتے ہوئے)

تو کہتے ہیں "بس سلام" ○ اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں ○

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾

وَ	الَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	اصْرِفْ	عَنَّا	عَذَابَ جَهَنَّمَ	اِنَّ	عَذَابَهَا	كَانَ	غَرَامًا ﴿۶۵﴾
اور	وہ لوگ جو	کہتے ہیں	اے ہمارے رب	پھیر دے	ہم سے	جہنم کا عذاب	بیشک	اس کا عذاب	ہے	چمٹ جانے والا

اور وہ جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے، بیشک اس کا عذاب گلے کا پھندا ہے ○

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا

اِنَّهَا	سَآءَتْ	مُسْتَقَرًّا	وَّ	مُقَامًا ﴿۶۶﴾	وَ	الَّذِيْنَ	اِذَآ	اَنْفَقُوْا
بیشک وہ	بہت ہی بری	ٹھہرنے کی جگہ	اور	قیام کرنے کی جگہ (ہے)	اور	وہ لوگ جو	جب	خرچ کرتے ہیں

بیشک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ ہے ○ اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں

لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِيْنَ

لَمْ يُسْرِفُوْا	وَ	لَمْ يَقْتُرُوْا	وَ	كَانَ	بَيْنَ ذٰلِكَ	قَوَامًا ﴿۶۷﴾	وَ	الَّذِيْنَ
(تو) وہ حد سے نہیں بڑھتے	اور	تنگی نہیں کرتے	اور	ہوتا ہے (ان کا خرچ)	ان (دونوں) کے درمیان	اعتدال (سے)	اور	وہ لوگ جو

تو نہ حد سے بڑھتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان اعتدال سے رہتے ہیں ○ اور وہ جو

لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ

لَا يَدْعُوْنَ	مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ	وَ	لَا يَقْتُلُوْنَ	النَّفْسَ	الَّتِيْ	حَرَّمَ	اللّٰهُ
عبادت نہیں کرتے	اللہ کے ساتھ	کسی دوسرے معبود (کی)	اور	قتل نہیں کرتے	(اس) جان (کو)	جسے	حرام فرمایا	اللہ (نے)

اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے

اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾

اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	لَا يَزْنُوْنَ	وَ	مَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	يَلْقَ	اَثَامًا ﴿۶۸﴾
مگر	حق کے ساتھ	اور	وہ بدکاری نہیں کرتے	اور	جو	کرے	یہ (کام)	(تو) وہ جا ملے گا	(اس کی) سزا (سے)

حرام فرمایا ہے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا وہ سزا پائے گا ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... ہمیں پابندی کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے۔

﴿2﴾... ہمیں فضول تبصروں میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

﴿3﴾... مسلمان کو امانت میں خیانت اور وعدہ خلافی نہیں کرنی چاہیے۔

﴿4﴾... گریبان کھول کر، اکڑتے ہوئے بدمعاشوں کی طرح نہیں چلنا چاہیے۔

﴿5﴾... ہمیں کنجوسی اور فضول خرچی دونوں برائیوں سے بچنا چاہیے۔

﴿6﴾... کسی مسلمان کو بلاوجہ تکلیف دینا یا جان سے ہی مار دینا مومن کا کام نہیں۔

﴿7﴾... ہمیں اللہ تعالٰی کے عذاب سے پناہ مانگتے رہنا چاہیے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سبق کی روشنی میں بتائیے کہ مومنوں کی اچھی صفات قرآن کی کس کس سورت میں بیان کی گئی ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: سورۂ مؤمنون میں بیان کردہ مومنوں کی صفات میں سے کوئی تین صفتیں بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 3: سورۂ فرقان میں مومنین کی بیان کردہ صفات میں سے کوئی تین صفتیں بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 4: نماز میں خشوع و خضوع سے کیا مراد ہے؟

جواب: ____________________

____

صحیح اور غلط پر نشانات لگائیں:

﴿1﴾	مومن خشوع و خضوع سے نماز پڑھتا ہے۔	صحیح	غلط
﴿2﴾	کنجوسی اور فضول خرچی دونوں بُری صفات ہیں۔	صحیح	غلط
﴿3﴾	مومن امانت میں خیانت نہیں کرتا ہے۔	صحیح	غلط
﴿4﴾	جب کسی جاہل سے ملاقات ہو تو اُس سے جھگڑا کرنا چاہیے۔	صحیح	غلط

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ پانچ وقت کی نماز پابندی سے پڑھتے ہیں؟

﴿2﴾... آپ فضول تبصروں سے بچتے ہیں؟

﴿3﴾... آپ وعدہ خلافی تو نہیں کرتے؟

﴿4﴾... آپ فضول خرچی تو نہیں کرتے؟

﴿5﴾... غور و فکر کیجیے کہ آپ میں نیک مومنوں کی کتنی صفات پائی جاتی ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... مومنین کی صفات جو قرآن میں بیان کی گئی ہیں ان کا چارٹ بنا کر اپنے کمرے یا کلاس روم میں آویزاں کیجیے۔ (ایک پھول بنا کر بیچ میں مومن لکھیں اور اس سے نکلنے والی کلیوں میں مومنین کی صفات لکھ دیجئے۔ یا درخت بنا کر اس کے تنے پر مومن لکھ کر اس کی شاخوں پر مومن کی صفات لکھ دیجئے۔)

دستخط ٹیچر: ______________ دستخط سرپرست: ______________

سُوْرَةُ الْبَلَد

تعارف ومضامین:

بلد کا معنیٰ ہے ”شہر“اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ کریم نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر مکہ کی قسم ذکر فرمائی ہے اِس مناسبت سے اِسے ”سورۂ بلد“ کہتے ہیں۔

اِس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اِس میں اِنسان کی سعادت اور بد بختی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے مزید یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں:

(1)ابتداء میں شہرِ مکہ، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قسم کے بعد فرمایا:بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ہے۔(2)بُری جگہ اور بُری نیت سے مال خرچ کرنے والے کی مذمت بیان کی گئی اور بتایا گیا کہ وہ یہ نہ سمجھے کہ کوئی نہیں دیکھ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔(3)اللہ تعالیٰ نے اِنسان کو آنکھیں، زبان اور ہونٹ عطا فرمائے، اچھائی اور برائی کے راستے واضح کر دیئے اب اسے اختیار ہے اپنی عقل کا استعمال کرتے ہوئے اپنے لیے جس راستے کو چاہے چن لے۔(4) آخر میں مال خرچ کرنے کے مَصارف بیان کیے گئے اور بتایا گیا کہ ان جگہوں پر مال خرچ کرنے والا اگر اُن لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے، آپس میں صبر کی نصیحتیں اور مہربانی کی تاکیدیں کیں تو وہ کل بروزِ قیامت عرش کی سیدھی جانب ہوں گے اور اُن کے سیدھے ہاتھ میں نامۂ اَعمال دیا جائے گا نیز یہ بیان کیا گیا کہ کافروں کو اُلٹے ہاتھ میں اَعمال نامہ دیا جائے گا اور اُن پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہو گی۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ30،البلد

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ﴿۲﴾ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَۙ﴿۳﴾

لَاۤ اُقْسِمُ	بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾	وَ	اَنْتَ	حِلٌّۢ	بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾	وَ	وَالِدٍ	وَّ	مَا وَلَدَ ﴿۳﴾
مجھے قسم ہے	اس شہر کی	اور (جبکہ)	تم	جلوہ گر (ہو)	اس شہر میں	اور	باپ (کی قسم)	اور	اس کی اولاد (کی)

مجھے اِس شہر کی قسم ○ جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ○ اور باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی ○

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍؕ﴿۴﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌۘ﴿۵﴾

لَقَدْ	خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ	فِیْ كَبَدٍ ﴿۴﴾	اَیَحْسَبُ	اَنْ	لَّنْ یَّقْدِرَ	عَلَیْهِ	اَحَدٌ ﴿۵﴾
ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا	انسان (کو)	مشقت میں (رہتا)	کیا آدمی سمجھتا ہے	کہ	ہر گز قدرت نہ پائے گا	اس پر	کوئی ایک

یقیناً بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ○ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہر گز اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا ○

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝٦ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝٧ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝٨

يَقُوْلُ	اَهْلَكْتُ	مَالًا لُّبَدًا ۝٦	اَيَحْسَبُ	اَنْ	لَّمْ يَرَهٗٓ	اَحَدٌ ۝٧	اَلَمْ نَجْعَلْ	لَّهٗ	عَيْنَيْنِ ۝٨
وہ کہتا ہے	میں نے ختم کر دیا	ڈھیروں مال	کیا وہ سمجھتا ہے	کہ	نہیں دیکھا اسے	کسی ایک (نے)	کیا ہم نے نہ بنائیں	اس کی	دو آنکھیں

کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال ختم کر دیا ○ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا ○ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں ○

وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝٩ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝١٠ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١

وَ	لِسَانًا	وَّ	شَفَتَيْنِ ۝٩	وَ	هَدَيْنٰهُ	النَّجْدَيْنِ ۝١٠	فَلَا اقْتَحَمَ	الْعَقَبَةَ ۝١١
اور	ایک زبان	اور	دو ہونٹ	اور	ہم نے دکھائے اسے	دو راستے	پھر کیوں نہ سوچے سمجھے بغیر کود پڑا	گھاٹی (میں)

اور ایک زبان اور دو ہونٹ ○ اور ہم نے اسے دو راستے دکھائے ○ پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کود پڑا ○

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝١٣ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝١٤

وَ	مَآ اَدْرٰىكَ	مَا	الْعَقَبَةُ ۝١٢	فَكُّ رَقَبَةٍ ۝١٣	اَوْ	اِطْعٰمٌ	فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝١٤
اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	(وہ) گھاٹی	(کسی کی غلامی سے) گردن چھڑانا	یا	کھانا کھلانا	بھوک والے دن میں

اور تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ ○ کسی بندے کی گردن چھڑانا ○ یا بھوک کے دن میں کھانا دینا ○

يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝١٥ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝١٦ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝١٥	اَوْ	مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝١٦	ثُمَّ	كَانَ	مِنَ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
رشتہ دار یتیم (کو)	یا	خاک نشین مسکین (کو)	پھر	وہ ہو	ان لوگوں میں سے جو	ایمان لائے

رشتہ دار یتیم کو ○ یا خاک نشین مسکین کو ○ پھر یہ ان میں سے ہو جو ایمان لائے

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝١٧ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝١٨

وَ	تَوَاصَوْا	بِالصَّبْرِ	وَ	تَوَاصَوْا	بِالْمَرْحَمَةِ ۝١٧	اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝١٨
اور	انہوں نے آپس میں نصیحتیں کیں	صبر کی	اور	آپس میں تاکیدیں کیں	مہربانی کی	یہ لوگ	دائیں طرف والے (ہیں)

اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں ○ یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں ○

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝١٩ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝٢٠

وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِنَا	هُمْ	اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝١٩	عَلَيْهِمْ	نَارٌ	مُّؤْصَدَةٌ ۝٢٠
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ہماری آیتوں کے ساتھ	وہ	بائیں طرف والے (ہیں)	ان پر	آگ (ہوگی)	(ہر طرف سے) بند کی ہوئی

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہی بائیں طرف والے ہیں ○ ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہو گی ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے مکہ مکرمہ کو عظمت ملی کہ آپ اِس میں جلوہ گر ہوئے۔

﴿2﴾... ہر مسلمان کے پیش نظر یہ بات رہنی چاہیے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

﴿3﴾... بروزِ قیامت مال کے بارے میں سوال کیا جائے گا: مال کہاں سے کمایا، کہاں خرچ کیا؟

﴿4﴾... کوئی بھی نیک عمل بغیر ایمان کے قابل قبول نہیں۔

﴿5﴾... جنہیں نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ (Right Hand) میں دیا جائے گا وہ عرش کی سیدھی جانب سے جنت میں داخل ہوں گے۔

﴿6﴾... کافروں کو نامۂ اعمال اُلٹے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور وہ عرش کی اُلٹی جانب سے جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: اللہ تعالیٰ نے سورۂ بلد میں کس شہر کی قسم ذکر فرمائی ہے؟

جواب: ________________________________

____

سوال 2: کوئی بھی کام کرتے وقت کس بات کو پیش نظر رکھنا چاہیے؟

جواب: ________________________________

____

سوال 3: سورۂ بلد میں کونسی جسمانی نعمتیں بیان کی گئی ہیں؟

جواب: ________________________________

____

سوال 4: سورۂ بلد میں کون کون سے نیک اعمال بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: ________________________________

____

سوال 5: کفار کو جہنم میں کس طرح عذاب دیا جائے گا؟

جواب: ________________________________

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... مکہ مکرمہ کو ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سبب ________ عطا ہوئی۔

﴿2﴾... بغیر ________ کے کوئی بھی نیک عمل قبول نہیں۔

﴿3﴾... روزِ قیامت کفار بائیں طرف سے ________ میں داخل ہوں گے۔

﴿4﴾... ہمیں اللہ تعالیٰ کی تمام ________ کا ________ ادا کرنا چاہیے۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... اللہ پاک کی عطا کردہ نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا معمول بنائیے۔

﴿2﴾... اللہ پاک کے قسم ذکر فرمانے کی وجہ ٹیچر سے پوچھ کر یاد کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ________ دستخط سرپرست: ________

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علاوہ اور کسی نبی کی رسالت کی قسم یاد نہ فرمائی اور سورۂ مبارکہ لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ اس میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بے انتہا عزت اور عظمت کا بیان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قسم کو اس شہر سے جس کا نام "بلدِ حرام" اور "بلدِ امین" ہے، مُقَیَّد فرمایا ہے اور جب حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مکہ میں پیدا ہوئے تب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شہر معزز و مکرم ہو گیا اور اسی مقام سے یہ مثال مشہور ہوئی کہ "شَرَفُ الْمَکَانِ بِالْمَکِیْنِ" یعنی مکان کی بزرگی اس میں رہنے والے سے ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اپنی ذات و صفات کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم یاد فرمانا اس چیز کا شرف اور فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اور دیگر چیزوں کے مقابلے میں اس چیز کو ممتاز کرنے کے لئے ہے جو لوگوں کے درمیان موجود ہے تاکہ لوگ جان سکیں کہ یہ چیز انتہائی عظمت و شرافت والی ہے۔ (مدارج النبوۃ، 1/65)

حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام

حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام کا تعلق "قومِ عاد" کے قبیلے سے ہے۔ آپ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں، آپ کا قد طویل، چہرہ حسین و جمیل اور داڑھی لمبی تھی، آپ کی عمر چار سو بہتر 472 سال ہوئی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو قومِ عاد کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ (1)

قومِ عاد کی برائیاں:

قومِ عاد اِن برائیوں میں مبتلا تھی: (1) انہوں نے "صَمُوْد" اور "هَبَاء" نامی بُت بنائے اور ان کی پوجا کرتے تھے۔ (2) راستوں پر بڑی بڑی عمارتیں بناتے اور ان پر چڑھ کر راہ گیروں کو تنگ کرتے تھے۔ (3) پہاڑوں میں مضبوط گھر بنا کر یہ سمجھتے کہ ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ (4) لوگوں پر ظلم کرتے تھے۔ (5) اپنی طاقت و قوت پر غرور و تکبر کرتے تھے۔ (6) اپنے نبی کی باتوں کو جھٹلاتے تھے۔ (7) نبی کی بے ادبی کرتے تھے۔ (8) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا انکار کرتے تھے۔ (2)

قوم کو ایمان کی دعوت:

اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد کی ہدایت کے لیے ان ہی کے ہم قوم حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی طرف بھیجا۔ آپ نے ان سے فرمایا: اے میری قوم! تم ایک اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، کیا تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈر نہیں لگتا؟ اس پر قوم کے کافر سرداروں نے کہا: ہم تو تمہیں بے وقوف اور جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ان کا یہ جواب حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں سخت گستاخی تھا لیکن آپ نے ان سے درگزر کیا اور حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا: میں بے وقوف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، اس کے پیغام تم تک پہنچاتا ہوں اور تمہارا خیر خواہ ہوں۔ انہوں نے کہا: کیا تم اس بات کی دعوت دیتے ہو کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں اور اپنے باپ دادا کے معبودوں کو چھوڑ دیں۔ آپ نے کہا: تم مجھ سے اپنے باپ دادا کے بنائے ہوئے ان بتوں کے بارے میں جھگڑتے ہو جن کی کوئی حقیقت نہیں۔ حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد کرو، اس نے تمہیں قومِ نوح کا جانشین بنایا، تمہیں عظیم جسمانی قد کاٹھ اور طاقت و قوت دی، (3) تمہیں باغات، جانور، بیٹے اور چشمے عطا کیے۔ یہ فرما کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے قوم کو اپنی نافرمانی کی صورت میں عذاب سے ڈرایا۔ اس کے باوجود ان لوگوں نے یہ جواب دیا: تمہارا ہمیں نصیحت کرنا یا نہ کرنا برابر ہے، ہم پر کوئی عذاب نہیں آئے گا۔ (4)

قومِ عاد پر عذاب:

جب قومِ عاد نے حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام کی دعوت قبول نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے کُفر کے سبب تین سال تک بارش روک دی اور وہ قحط سالی اور بے اولادی کی آفت میں مبتلا ہو گئے تو حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اگر وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں، اس کے رسول کی تصدیق کریں اور اس کے حضور توبہ و استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا، ان کی زمینوں کو سرسبز و شاداب کر کے تازہ زندگی عطا

فرمائے گا اور قوت و اولاد دے گا۔ [5] مگر قومِ عاد نے حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام کی بات نہ مانی۔

اس زمانے کا دستور تھا کہ لوگ مصیبت سے نجات کے لیے مکہ مُعَظَّمہ آکر دعا مانگتے اور مصیبت دور ہو جاتی۔ قومِ عاد کے وفد نے بھی مکہ معظمہ آکر خانہ کعبہ کے سامنے بارش کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے سفید، سُرخ اور سیاہ رنگ کے تین بادل بھیجے اور آسمان سے ندا ہوئی کہ ان میں سے ایک چُن لو، انہوں نے سیاہ بادل چُن لیا کہ یہ زیادہ بارش برساتا ہے۔ چنانچہ وہ بادل قوم عاد کی طرف چلا، یہ لوگ اسے دیکھ کر خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ خوب بارش برسائے گا، حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ تو اللہ کا وہ عذاب ہے جس کی تمہیں جلدی تھی۔ [6] پھر ایسی تیز آندھی شروع ہوئی جو شدید سرد اور اس کی آواز سخت تکلیف دہ تھی۔ اس آندھی نے انہیں موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ یہ آندھی مسلسل سات راتیں اور آٹھ دن تک جاری رہی اور قوم عاد کے کفار کا نام و نشان مٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام اور ان پر ایمان لانے والوں کو جن کی تعداد چار ہزار تھی اپنی رحمت کے ساتھ عذاب سے بچالیا۔ [7]

اس واقعے سے معلوم ہوا کہ جو قوم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرتی ہے اور سرکشی میں مبتلا ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس قوم سے نعمتیں چھین لیتا ہے اور ان کا نام و نشان مٹا دیتا ہے لیکن جو لوگ اللہ کی بندگی کرتے ہیں، اس کی نافرمانی سے بچتے ہیں اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہر عذاب سے محفوظ رکھتا ہے اور ان کی نعمتوں میں اضافہ فرماتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 8، الاعراف: 65 تا 72

وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

وَ	اِلٰى عَادٍ	اَخَاهُمْ	هُوْدًا	قَالَ	یٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ
اور	عاد کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	ہود (کو بھیجا)	(انہوں نے) فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)

اور قومِ عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو بھیجا۔ (ہود نے) فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو،

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ

مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾	قَالَ	الْمَلَاُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖۤ
تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود	تو کیا تم ڈرتے نہیں	کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنھوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○ اس کی قوم کے کافر سردار بولے،

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ یٰقَوْمِ

اِنَّا	لَنَرٰىكَ	فِیْ سَفَاهَةٍ	وَّ	اِنَّا	لَنَظُنُّكَ	مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۶﴾	قَالَ	یٰقَوْمِ
بیشک ہم	ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	بیوقوفی میں (مبتلا)	اور	بیشک ہم	ضرور گمان کرتے ہیں تمہیں	جھوٹوں میں سے	فرمایا	اے میری قوم

بیشک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور بیشک ہم تمہیں جھوٹوں میں سے گمان کرتے ہیں ○ (ہود نے) فرمایا: اے میری قوم!

لَیۡسَ بِیۡ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّیۡ

لَیۡسَ	بِیۡ	سَفَاهَةٌ	وَّ	لٰكِنِّیۡ	رَسُوۡلٌ	مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶۷﴾	اُبَلِّغُكُمۡ	رِسٰلٰتِ رَبِّیۡ
نہیں ہے	مجھ میں	کوئی بیوقوفی	اور	لیکن میں	رسول (ہوں)	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	میں پہنچاتا ہوں تمہیں	اپنے رب کے پیغامات

میرے ساتھ بے وقوفی کا کوئی تعلق نہیں۔ میں تو ربُّ العالمین کا رسول ہوں ○ میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں

وَ اَنَا لَكُمۡ نَاصِحٌ اَمِیۡنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَ عَجِبۡتُمۡ اَنۡ جَآءَكُمۡ ذِكۡرٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ

وَ	اَنَا	لَكُمۡ	نَاصِحٌ	اَمِیۡنٌ ﴿۶۸﴾	اَوَ عَجِبۡتُمۡ	اَنۡ	جَآءَكُمۡ	ذِكۡرٌ	مِّنۡ رَّبِّكُمۡ
اور	میں	تمہارے لئے	خیر خواہ	امانت دار (ہوں)	اور کیا تمہیں تعجب ہوا	(اس بات پر) کہ	آئی تمہارے پاس	نصیحت	تمہارے رب کی طرف سے

اور میں تمہارے لئے قابلِ اعتماد خیر خواہ ہوں ○ اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

عَلٰی رَجُلٍ مِّنۡكُمۡ لِیُنۡذِرَكُمۡ ؕ وَ اذۡكُرُوۡۤا اِذۡ جَعَلَكُمۡ خُلَفَآءَ مِنۡۢ بَعۡدِ قَوۡمِ نُوۡحٍ

عَلٰی رَجُلٍ مِّنۡكُمۡ	لِیُنۡذِرَكُمۡ	وَ	اذۡكُرُوۡۤا	اِذۡ	جَعَلَكُمۡ	خُلَفَآءَ	مِنۡۢ بَعۡدِ قَوۡمِ نُوۡحٍ
تم میں سے ایک مرد پر (کے ذریعے)	تاکہ وہ ڈرائے تمہیں	اور	یاد کرو	جب	اس نے بنایا تمہیں	جانشین	نوح کی قوم کے بعد

تمہیں میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو جب اس نے تمہیں قومِ نوح کے بعد جانشین بنایا

وَّ زَادَكُمۡ فِی الۡخَلۡقِ بَصۜۡطَةً ۚ فَاذۡكُرُوۡۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوۡۤا

وَّ	زَادَكُمۡ	فِی الۡخَلۡقِ	بَصۜۡطَةً	فَاذۡكُرُوۡۤا	اٰلَآءَ اللّٰهِ	لَعَلَّكُمۡ	تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۶۹﴾	قَالُوۡۤا
اور	زیادہ کیا تمہیں	جسامت میں	قوت اور وسعت (کے اعتبار سے)	تو یاد کرو	اللہ کی نعمتیں	تاکہ تم	فلاح پاجاؤ	انہوں نے کہا

اور تمہاری جسامت میں قوت اور وسعت زیادہ کی تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ○ قوم نے کہا:

اَجِئۡتَنَا لِنَعۡبُدَ اللّٰهَ وَحۡدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ یَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ

اَجِئۡتَنَا	لِنَعۡبُدَ	اللّٰهَ وَحۡدَهٗ	وَ	نَذَرَ	مَا	كَانَ یَعۡبُدُ	اٰبَآؤُنَا
کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ ہم عبادت کریں	ایک اللہ (کی)	اور	ہم چھوڑ دیں	(وہ چیزیں) جن کی	عبادت کرتے تھے	ہمارے باپ دادا

کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں اور جن چیزوں کی عبادت ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے انہیں چھوڑ دیں۔

فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدۡ وَقَعَ

فَاۡتِنَا بِمَا	تَعِدُنَاۤ	اِنۡ	كُنۡتَ	مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۷۰﴾	قَالَ	قَدۡ	وَقَعَ
تو لے آؤ ہمارے پاس وہ جس کی	تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	فرمایا	بیشک	پڑ گیا، لازم ہو گیا

اگر تم سچے ہو تو لے آؤ وہ (عذاب) جس کی تم ہمیں وعیدیں سناتے ہو ○ فرمایا: بیشک تم پر

عَلَیۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ رِجۡسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوۡنَنِیۡ فِیۡۤ اَسۡمَآءٍ سَمَّیۡتُمُوۡهَاۤ

عَلَیۡكُمۡ	مِّنۡ رَّبِّكُمۡ	رِجۡسٌ	وَّ	غَضَبٌ	اَتُجَادِلُوۡنَنِیۡ	فِیۡۤ اَسۡمَآءٍ	سَمَّیۡتُمُوۡهَاۤ
تمہارے اوپر	تمہارے رب کی طرف سے	عذاب	اور	غضب	کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے	(ان) ناموں کے بارے میں	رکھ لیا انہیں

تمہارے رب کا عذاب اور غضب لازم ہو گیا۔ کیا تم مجھ سے ان ناموں کے بارے میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے

اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُكُمۡ مَّاۤ اَنَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ ؕ فَانۡتَظِرُوۡۤا اِنِّىۡ مَعَكُمۡ

اَنۡتُمۡ	وَ	اٰبَآؤُكُمۡ	مَّاۤ اَنَزَّلَ	اللّٰهُ	بِهَا	مِنۡ سُلۡطٰنٍ	فَانۡتَظِرُوۡۤا	اِنِّىۡ	مَعَكُمۡ
تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)	نہیں اتاری	اللہ (نے)	ان کی	کوئی دلیل	تو تم انتظار کرو	بیشک میں (بھی)	تمہارے ساتھ

اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں، جن کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری تو تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ۝۷۱ فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا

مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ۝۷۱	فَاَنۡجَيۡنٰهُ	وَ	الَّذِيۡنَ	مَعَهٗ	بِرَحۡمَةٍ	مِّنَّا
انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	تو ہم نے نجات دی اسے	اور	ان لوگوں کو جو	اس کے ساتھ (تھے)	ایک بڑی رحمت کے ساتھ	اپنی طرف سے

انتظار کرتا ہوں ۝ تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت کے ساتھ نجات دی

وَقَطَعۡنَا دَابِرَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ۝۷۲

وَ	قَطَعۡنَا	دَابِرَ	الَّذِيۡنَ	كَذَّبُوۡا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	مَا كَانُوۡا	مُؤۡمِنِيۡنَ ۝۷۲
اور	ہم نے کاٹ دی	جڑ	ان لوگوں کی جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	وہ نہیں تھے	ایمان والے

اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان والے نہ تھے ۝

پارہ 12، ہود: 50 تا 60

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ

وَ	اِلٰى عَادٍ	اَخَاهُمۡ	هُوۡدًا	قَالَ	يٰقَوۡمِ	اعۡبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمۡ
اور	عاد کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	ہود (کو بھیجا)	اس نے کہا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں	تمہارے لئے

اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو بھیجا۔ فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو،

مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا مُفۡتَرُوۡنَ ۝۵۰ يٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـَٔـلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ؕ

مِّنۡ اِلٰهٍ	غَيۡرُهٗ	اِنۡ	اَنۡتُمۡ	اِلَّا	مُفۡتَرُوۡنَ ۝۵۰	يٰقَوۡمِ	لَاۤ اَسۡـَٔـلُكُمۡ	عَلَيۡهِ	اَجۡرًا
کوئی معبود	اس کے علاوہ	نہیں	تم	مگر	بہتان لگانے والے	اے میری قوم	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تم تو صرف بہتان لگانے والے ہو ۝ اے میری قوم! میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝۵۱ وَيٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ

اِنۡ	اَجۡرِىَ	اِلَّا	عَلَى	الَّذِىۡ	فَطَرَنِىۡ	اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝۵۱	وَ	يٰقَوۡمِ	اسۡتَغۡفِرُوۡا	رَبَّكُمۡ
نہیں	میرا اجر	مگر	(اس کے ذمۂ کرم) پر	جس نے	مجھے پیدا کیا	تو کیا تمہیں عقل نہیں	اور	اے میری قوم	مغفرت طلب کرو	اپنے رب (سے)

میرا اجر تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ۝ اور اے میری قوم! تم اپنے رب سے معافی مانگو

ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا وَّيَزِدۡكُمۡ قُوَّةً

ثُمَّ	تُوۡبُوۡۤا	اِلَيۡهِ	يُرۡسِلِ	السَّمَآءَ	عَلَيۡكُمۡ	مِّدۡرَارًا	وَّ	يَزِدۡكُمۡ	قُوَّةً
پھر	توبہ کرو، رجوع کرو	اس کی طرف	وہ بھیجے گا	بارش	تمہارے اوپر	موسلا دھار	اور	زیادہ کرے گا تمہیں (تمہاری)	(مزید) قوت

پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو تو وہ تم پر موسلادھار بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت کے ساتھ مزید قوت

اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ

اِلٰى قُوَّتِكُمْ	وَ	لَا تَتَوَلَّوْا	مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾	قَالُوْا	يٰهُوْدُ	مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ
تمہاری قوت کے ساتھ	اور	تم منہ نہ پھیرو	مجرم بن کر	انہوں نے کہا	اے ہود	تم نہیں لے کر آئے ہمارے پاس کوئی دلیل

زیادہ کرے گا اور تم مجرم بن کر منہ نہ پھیرو○ انہوں نے کہا: اے ہود! تم ہمارے پاس کوئی دلیل لے کر نہیں آئے

وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾

وَّ	مَا	نَحْنُ	بِتَارِكِيْٓ	اٰلِهَتِنَا	عَنْ قَوْلِكَ	وَ	مَا	نَحْنُ	لَكَ	بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾
اور	نہیں	ہم	چھوڑنے والے	اپنے معبودوں (کو)	تمہارے کہنے سے	اور	نہیں	ہم	تم پر	ایمان لانے والے، یقین کرنے والے

اور ہم صرف تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں اور نہ ہی تمہاری بات پر یقین کرنے والے ہیں○

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ

اِنْ	نَّقُوْلُ	اِلَّا	اعْتَرٰىكَ	بَعْضُ اٰلِهَتِنَا	بِسُوْٓءٍ	قَالَ	اِنِّيْٓ	اُشْهِدُ	اللّٰهَ
نہیں	ہم کہتے	مگر	(یہ کہ) پہنچائی ہے تم پر	ہمارے کسی معبود (نے)	کوئی برائی	فرمایا	بیشک میں	گواہ بناتا ہوں	اللہ (کو)

ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تم پر کوئی برائی پہنچادی ہے۔ (ہود نے) فرمایا: میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں

وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا

وَاشْهَدُوْٓا	اَنِّيْ	بَرِيْٓءٌ	مِّمَّا	تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾	مِنْ دُوْنِهٖ	فَكِيْدُوْنِيْ	جَمِيْعًا
اور تم (بھی) گواہ ہو جاؤ	کہ میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جنہیں	تم شریک ٹھہراتے ہو	اس کے سوا	تو تم داؤ چلاؤ مجھ پر	سب (مل کر)

اور تم سب (بھی) گواہ ہو جاؤ کہ میں ان سب سے بیزار ہوں جنہیں تم اللہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو○ تم سب مل کر میرے اوپر داؤ چلاؤ

ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ

ثُمَّ	لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾	اِنِّيْ	تَوَكَّلْتُ	عَلَى اللّٰهِ	رَبِّيْ	وَ	رَبِّكُمْ	مَا	مِنْ دَآبَّةٍ
پھر	مجھے مہلت نہ دو	بیشک میں (نے)	بھروسہ کیا	اللہ پر	(جو) میرا رب	اور	تمہارا رب (ہے)	نہیں	کوئی جاندار

پھر مجھے مہلت نہ دو○ میں نے اللہ پر بھروسہ کرلیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں

اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

اِلَّا	هُوَ	اٰخِذٌۢ	بِنَاصِيَتِهَا	اِنَّ	رَبِّيْ	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا
مگر	وہ (یعنی اللہ نے)	پکڑا ہوا (ہے)	اس کی پیشانی سے	بیشک	میرا رب	سیدھے راستے پر (ملتا ہے)	پھر اگر	تم منہ پھیرو

جس کی پیشانی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو۔ بیشک میرا رب سیدھے راستہ پر ملتا ہے○ پھر اگر تم منہ پھیرو

فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ

فَقَدْ	اَبْلَغْتُكُمْ	مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ	اِلَيْكُمْ	وَ	يَسْتَخْلِفُ	رَبِّيْ
تو بیشک	میں تبلیغ کرچکا ہوں تمہیں	(اس کی) جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا	تمہاری طرف	اور	جانشین بنادے گا	میرا رب

تو میں تمہیں اس کی تبلیغ کرچکا ہوں جس کے ساتھ مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اور میرا رب تمہاری جگہ

قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾

حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾	عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ	رَبِّیْ	اِنَّ	شَيْـًٔا	لَا تَضُرُّوْنَهٗ	وَ	قَوْمًا غَيْرَكُمْ
نگہبان (ہے)	ہر چیز پر	میرا رب	بیشک	کچھ	تم نہ بگاڑ سکو گے اس کا	اور	تمہارے علاوہ لوگوں (کو)

دوسروں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے بیشک میرا رب ہر شے پر نگہبان ہے ○

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ

مِّنَّا	بِرَحْمَةٍ	مَعَهٗ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	وَّ	هُوْدًا	نَجَّیْنَا	اَمْرُنَا	جَآءَ	لَمَّا	وَ
اپنی طرف سے	رحمت کے ذریعے	اس کے ساتھ	ایمان لائے	ان لوگوں کو جو	اور	ہود	(تو) ہم نے نجات دی	ہمارا حکم	آگیا	جب	اور

اور جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے اپنی رحمت کے ساتھ ہود اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو بچالیا

وَنَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ	جَحَدُوْا	عَادٌ	تِلْكَ	وَ	مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۸﴾	نَجَّیْنٰهُمْ	وَ
اپنے رب کی آیتوں کا	انہوں نے انکار کیا	عاد (ہیں)	یہ	اور	گاڑھے، سخت عذاب سے	ہم نے نجات دی انہیں	اور

اور انہیں سخت عذاب سے نجات دی ○ اور یہ عاد ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا

وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۵۹﴾ وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا

فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا	اُتْبِعُوْا	وَ	اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۵۹﴾	اتَّبَعُوْۤا	وَ	رُسُلَهٗ	عَصَوْا	وَ
اس دنیا میں	ان کے پیچھے لگادی گئی	اور	ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے حکم (کی)	پیروی کی	اور	اپنے رسولوں (کی)	نافرمانی کی	اور

اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے ○ اور اس دنیا میں اور قیامت کے دن

لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾

لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾	بُعْدًا	اَلَا	رَبَّهُمْ	كَفَرُوْا	عَادًا	اِنَّ	اَلَاۤ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَّ	لَعْنَةً
ہود کی قوم عاد کے لئے	دوری (ہے)	سن لو	اپنے رب (کا)	انکار کیا	عاد (نے)	بیشک	سن لو	قیامت کے دن	اور	لعنت

ان کے پیچھے لعنت لگادی گئی۔ سن لو! بیشک عاد نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔ سن لو! ہود کی قوم عاد کے لئے دوری ہے ○

پارہ 19، الشعراء: 123 تا 140

كَذَّبَتْ عَادُ ۨالْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ ۚۖ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ ۚ اِنِّیْ لَكُمْ

لَكُمْ	اِنِّیْ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	هُوْدٌ	اَخُوْهُمْ	لَهُمْ	قَالَ	اِذْ	عَادُ ۨالْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾	كَذَّبَتْ
تمہارے لئے	بیشک میں	کیا تم ڈرتے نہیں	ہود (نے)	ان کے (قومی) بھائی	ان سے	فرمایا	جب	عاد (نے) رسولوں (کو)	جھٹلایا

عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ○ جب ان سے ان کے ہم قوم ہود نے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں ○ بیشک میں تمہارے لیے

رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۲۵﴾ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ ۚ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ

مِنْ اَجْرٍ	عَلَیْهِ	مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ	وَ	اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾	وَ	اللّٰهَ	فَاتَّقُوا	رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۲۵﴾
کوئی اجرت	اس (تبلیغ) پر	میں نہیں مانگتا تم سے	اور	اطاعت کرو میری	اور	اللہ (سے)	تو تم ڈرو	ایک امانتدار رسول (ہوں)

امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور میں تم سے اِس (تبلیغ) پر کچھ اجرت نہیں مانگتا،

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۱۲۷﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ اٰيَةً تَعْبَثُونَ ﴿۱۲۸﴾

اِنْ	اَجْرِیَ	اِلَّا	عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۷﴾	اَتَبْنُوْنَ	بِكُلِّ رِیْعٍ	اٰیَةً	تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾
نہیں	میرا اجر	مگر	تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	کیا تم بناتے ہو	ہر بلند جگہ پر	ایک نشان	(جہاں راہگیروں کا) مذاق اڑاتے ہو

میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○ کیا تم ہر بلند جگہ پر ایک نشان بناتے ہو (راہگیروں کا) مذاق اڑاتے ہو ○

وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿۱۲۹﴾ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿۱۳۰﴾

وَ	تَتَّخِذُوْنَ	مَصَانِعَ	لَعَلَّكُمْ	تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾	وَ	اِذَا	بَطَشْتُمْ	بَطَشْتُمْ	جَبَّارِیْنَ ﴿۱۳۰﴾
اور	تم بناتے ہو	مضبوط محل	شاید تم	ہمیشہ رہوگے	اور	جب	تم پکڑتے ہو	(تو) پکڑتے ہو	بڑی بیدردی سے

اور مضبوط محل بناتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ رہوگے ○ اور جب کسی کو پکڑتے ہو تو بڑی بیدردی سے پکڑتے ہو ○

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۳۱﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۳۲﴾

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾	وَ	اتَّقُوا	الَّذِیْٓ	اَمَدَّكُمْ	بِمَا	تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾
تو ڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری	اور	ڈرو	(اس سے) جس نے	مدد کی تمہاری	(ان چیزوں) سے جو	تم جانتے ہو

تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جو تمہیں معلوم ہیں ○

أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنّٰتٍ وَعُيُونٍ ﴿۱۳۴﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

اَمَدَّكُمْ	بِاَنْعَامٍ وَّبَنِیْنَ ﴿۱۳۳﴾	وَ	جَنّٰتٍ	وَّ	عُیُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾	اِنِّیْٓ	اَخَافُ	عَلَیْكُمْ
اس نے مدد کی تمہاری	چوپایوں اور بیٹوں کے ساتھ	اور	باغوں	اور	چشموں (سے)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تم پر

اس نے جانوروں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کی ○ اور باغوں اور چشموں سے ○ بیشک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوٰعِظِينَ ﴿۱۳۶﴾

عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳۵﴾	قَالُوْا	سَوَآءٌ	عَلَیْنَآ	اَوَعَظْتَ	اَمْ	لَمْ تَكُنْ	مِّنَ الْوٰعِظِیْنَ ﴿۱۳۶﴾
ایک بڑے دن کے عذاب (کا)	(قوم نے) کہا	برابر (ہے)	ہمارے اوپر	کیا تم نصیحت کرو	یا	تم نہ ہو	نصیحت کرنے والوں میں سے

عذاب کا ڈر ہے ○ قوم نے کہا: ہمارے اوپر برابر ہے کہ آپ ہمیں نصیحت کریں یا آپ نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہوں ○

إِنْ هٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوهُ

اِنْ	هٰذَآ	اِلَّا	خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳۷﴾	وَ	مَا	نَحْنُ	بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۱۳۸﴾	فَكَذَّبُوْهُ
نہیں	یہ	مگر	پہلے لوگوں کی عادت، گھڑی ہوئی باتیں	اور	نہیں	ہم	عذاب دیئے جانے والے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے

وہ تو صرف پہلے لوگوں کی بنائی ہوئی جھوٹی باتیں ہیں ○ اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا

فَأَهْلَكْنٰهُمْ ۗ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۹﴾

فَاَهْلَكْنٰهُمْ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾
تو ہم نے ہلاک کردیا انہیں	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر	ایمان والے

تو ہم نے انہیں ہلاک کردیا، بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے ○

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۴۰﴾ع

وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِیْزُ	الرَّحِیْمُ ﴿۱۴۰﴾
اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)

اور بیشک تمہارا رب ہی غلبے والا مہربان ہے ○

پارہ 24، حٰمٓ السجدۃ: 15، 16

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ

فَاَمَّا	عَادٌ	فَاسْتَكْبَرُوْا	فِی الْاَرْضِ	بِغَیْرِ الْحَقِّ	وَ	قَالُوْا	مَنْ	اَشَدُّ	مِنَّا	قُوَّةً
پس بہرحال	عاد	توانہوں نے تکبر کیا	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اور	انہوں نے کہا	کون	زیادہ سخت (ہے)	ہم سے	قوت (میں)

تو وہ جو عاد تھے انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور انہوں نے کہا: ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟

اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

اَوَ لَمْ یَرَوْا	اَنَّ	اللّٰهَ	الَّذِیْ	خَلَقَهُمْ	هُوَ	اَشَدُّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَ	كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾
اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	اللہ	جس نے	پیدا کیا انہیں	وہ	زیادہ سخت (ہے)	ان سے	قوت (میں)	اور	وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے

اور کیا انہوں نے اس بات کو نہ دیکھا کہ وہ اللہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے وہ ان سے زیادہ قوت والا ہے اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ○

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْۤ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ

فَاَرْسَلْنَا	عَلَیْهِمْ	رِیْحًا صَرْصَرًا	فِیْۤ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ[1]	لِّنُذِیْقَهُمْ	عَذَابَ الْخِزْیِ	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
توہم نے بھیجی	ان پر	ایک تیز آندھی	(ان کے) منحوس دنوں میں	تاکہ ہم چکھائیں انہیں	رسوائی کا عذاب	دنیا کی زندگی میں

توہم نے ان پر (ان کے) منحوس دنوں میں ایک تیز آندھی بھیجی تاکہ دنیا کی زندگی میں ہم انہیں رسوائی کا عذاب چکھائیں

وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی وَ هُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

وَ	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَخْزٰی	وَ	هُمْ	لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾
اور	ضرور آخرت کا عذاب	زیادہ رسوا کن (ہے)	اور	وہ	ان کی مدد نہ کی جائے گی

اور بیشک آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کن ہے اور ان کی مدد نہ ہوگی ○

پارہ 26، الاحقاف: 21 تا 25

وَ اذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَ قَدْ خَلَتِ النُّذُرُ

وَ	اذْكُرْ	اَخَا عَادٍ	اِذْ	اَنْذَرَ	قَوْمَهٗ	بِالْاَحْقَافِ	وَ	قَدْ	خَلَتِ	النُّذُرُ
اور	یاد کرو	عاد کے (قومی) بھائی (کو)	جب	اس نے ڈرایا	اپنی قوم (کو)	احقاف (کی سرزمین) میں	اور	بیشک	گزر چکے	ڈرسنانے والے

اور عاد کے ہم قوم کو یاد کرو جب اس نے اپنی قوم کو سرزمینِ احقاف میں ڈرایا اور بیشک اس سے پہلے اور اس کے بعد

---

[1] کوئی دن یا مہینہ حقیقی طور پر منحوس نہیں البتہ جس وقت، دن یا مہینے میں گناہگاروں پر عذابِ الٰہی نازل ہو تو وہ عذاب کے اعتبار سے گناہگار کے حق میں منحوس ہے یا گناہ، گناہگار کے حق میں نحوست ہے۔

مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡهِ وَ مِنۡ خَلۡفِهٖۤ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡكُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۲۱﴾

مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡهِ	وَ	مِنۡ خَلۡفِهٖۤ	اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا	اِلَّا	اللّٰهَ	اِنِّیۡۤ	اَخَافُ	عَلَیۡكُمۡ	عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۲۱﴾
اس سے پہلے	اور	اس کے بعد	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اللہ (کی)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تم پر	بڑے دن کے عذاب (کا)

کئی ڈر سنانے والے گزر چکے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، بیشک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○

قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا لِتَاۡفِكَنَا عَنۡ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ

قَالُوۡۤا	اَجِئۡتَنَا	لِتَاۡفِكَنَا	عَنۡ اٰلِهَتِنَا	فَاۡتِنَا بِمَا	تَعِدُنَاۤ
انہوں نے کہا	کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ پھیر دو ہمیں	ہمارے معبودوں سے	تو لے آؤ ہمارے پاس جس کی	تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں

انہوں نے کہا: کیا تم اس لیے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو، اگر تم سچے ہو تو ہم پر لے آؤ

اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الۡعِلۡمُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۫ۖ وَ اُبَلِّغُكُمۡ

اِنۡ	كُنۡتَ	مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۲۲﴾	قَالَ	اِنَّمَا الۡعِلۡمُ	عِنۡدَ اللّٰهِ	وَ	اُبَلِّغُكُمۡ
اگر	تم ہو	سچوں میں سے	اس نے کہا	(اس کا) علم صرف	اللہ ہی کے پاس (ہے)	اور	میں تبلیغ کرتا ہوں تمہیں

جس کی تم ہمیں وعیدیں سناتے ہو ○ فرمایا: علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تمہیں اسی چیز کی تبلیغ کرتا ہوں

مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّیۡۤ اَرٰىكُمۡ قَوۡمًا تَجۡهَلُوۡنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوۡهُ

مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖ	وَ	لٰكِنِّیۡۤ	اَرٰىكُمۡ	قَوۡمًا تَجۡهَلُوۡنَ ﴿۲۳﴾	فَلَمَّا	رَاَوۡهُ
(اس کی) جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا	اور	لیکن میں	سمجھتا ہوں تمہیں	جاہل لوگ	پھر جب	انہوں نے دیکھا اسے (یعنی عذاب کو)

جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم سمجھتا ہوں ○ پھر جب انہوں نے اسے (یعنی عذاب کو)

عَارِضًا مُّسۡتَقۡبِلَ اَوۡدِیَتِهِمۡ ۙ قَالُوۡا هٰذَا عَارِضٌ مُّمۡطِرُنَا ؕ

عَارِضًا	مُّسۡتَقۡبِلَ اَوۡدِیَتِهِمۡ	قَالُوۡا	هٰذَا	عَارِضٌ	مُّمۡطِرُنَا
(بادل کی صورت میں) پھیلا ہوا	ان کی وادیوں کی طرف آتا ہوا	(تو) کہنے لگے	یہ	بادل (ہے)	ہمیں بارش دینے والا

بادل کی صورت میں پھیلا ہوا اپنی وادیوں کی طرف آتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے: یہ ہمیں بارش دینے والا بادل ہے۔

بَلۡ هُوَ مَا اسۡتَعۡجَلۡتُمۡ بِهٖ ؕ رِیۡحٌ فِیۡهَا عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۴﴾

بَلۡ	هُوَ	مَا اسۡتَعۡجَلۡتُمۡ بِهٖ	رِیۡحٌ	فِیۡهَا	عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۴﴾
(نہیں) بلکہ	(یہ) وہ (ہے)	جس کی تم نے جلدی مچائی تھی	(یہ) ایک آندھی (ہے)	اس میں	دردناک عذاب (ہے)

(کہا گیا کہ، نہیں) بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم نے جلدی مچائی تھی، یہ ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے ○

تُدَمِّرُ كُلَّ شَیۡءٍۭ بِاَمۡرِ رَبِّهَا فَاَصۡبَحُوۡا لَا یُرٰۤی اِلَّا مَسٰكِنُهُمۡ ؕ

تُدَمِّرُ	كُلَّ شَیۡءٍۭ	بِاَمۡرِ رَبِّهَا	فَاَصۡبَحُوۡا	لَا یُرٰۤی	اِلَّا	مَسٰكِنُهُمۡ
وہ تباہ کر دیتی ہے	ہر چیز (کو)	اپنے رب کے حکم سے	تو وہ صبح کے وقت ہوگئے	(ایسے کہ) دکھائی نہ دیتے تھے	مگر	ان کے (ویران) مکانات

یہ اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے تو صبح کو ان کی ایسی حالت تھی کہ ان کے خالی مکان ہی نظر آرہے تھے۔

كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾	نَجْزِی	كَذٰلِكَ
مجرم لوگوں (کو)	ہم سزا دیتے ہیں	ایسی ہی

ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○

پارہ 27، القمر: 18 تا 20

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا

رِیْحًا صَرْصَرًا	عَلَیْهِمْ	اَرْسَلْنَا	اِنَّاۤ	نُذُرِ ﴿۱۸﴾	وَ	عَذَابِیْ	كَانَ	فَكَیْفَ	عَادٌ	كَذَّبَتْ
ایک سخت آندھی	ان پر	ہم نے بھیجی	بیشک	میرا ڈرانا	اور	میرا عذاب	ہوا	تو کیسا	عاد (نے)	جھٹلایا

عاد نے جھٹلایا تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ○ بیشک ہم نے ان پر ایسے دن میں ایک سخت آندھی بھیجی

فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾

اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾	كَاَنَّهُمْ	النَّاسَ	تَنْزِعُ	فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾
اکھڑی ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے (ہیں)	گویا کہ وہ	لوگوں (کو)	وہ (آندھی) اکھیڑ دیتی (اٹھا مارتی) تھی	ہمیشہ رہنے والی نحوست کے دن میں

جس کی نحوست (ان پر) ہمیشہ کے لیے رہی ○ وہ آندھی لوگوں کو یوں اکھیڑ مارتی تھی گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے ہوں ○

پارہ 29، الحاقۃ: 6 تا 8

وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَیْهِمْ

عَلَیْهِمْ	سَخَّرَهَا	بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ ﴿۶﴾	فَاُهْلِكُوْا	عَادٌ	اَمَّا	وَ
ان پر	(اللہ نے) قوت کے ساتھ مسلط کر دیا اسے	نہایت سخت گرجتی آندھی سے	تو انہیں ہلاک کیا گیا	عاد	بہر حال	اور

اور عاد کے لوگ تو وہ نہایت سخت گرجتی آندھی سے ہلاک کیے گئے ○ اللہ نے وہ آندھی ان پر لگاتار

سَبْعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِیْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ

كَاَنَّهُمْ	صَرْعٰى	فِیْهَا	الْقَوْمَ	فَتَرَى	حُسُوْمًا	ثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍ	وَّ	سَبْعَ لَیَالٍ
گویا کہ وہ	پچھاڑے ہوئے	ان (دنوں اور راتوں) میں	لوگوں (کو)	تو تم دیکھتے	لگاتار	آٹھ دن	اور	سات راتیں

سات راتیں اور آٹھ دن پوری قوت کے ساتھ مسلط کر دی تو تم ان لوگوں کو ان دنوں اور راتوں میں یوں پچھاڑے ہوئے دیکھتے گویا کہ وہ

اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَةٍ ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿۸﴾

مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿۸﴾	لَهُمْ	تَرٰى	فَهَلْ	اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَةٍ ﴿۷﴾
کوئی بچا ہوا	ان میں	تم دیکھتے ہو	تو کیا	گری ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے (ہیں)

گری ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے ہیں ○ تو کیا تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو؟ ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... جاہل اور بیوقوف لوگوں کی بد تمیزی اور جہالت پر بُردباری کا مظاہرہ کرنا سنتِ انبیاء ہے۔

﴿2﴾... ضرورت کے وقت اپنے منصب و کمال کا اظہار کرنا جائز ہے۔

﴿3﴾... دین کی دعوت دینے والے کو چاہیے کہ وہ ڈرا کر اور رب کی نعمتیں یاد دلا کر لوگوں کو دین کی طرف بلائے۔

﴿4﴾... نصیحت کرنے والے کی نصیحت نہ ماننا اور اسے رد کر دینا کافروں کا طریقہ ہے۔

﴿5﴾... اللہ تعالیٰ کے عذاب کو ہلکا جاننے والے لوگ نِرے جاہل ہیں اور ایسے لوگوں کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔

﴿6﴾... اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگنے سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں اور نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

﴿7﴾... انسان کو ہر حال میں اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے کہ ہر چیز اس کے دستِ قدرت میں ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد کی طرف کس نبی کو بھیجا اور ان کا تعلق کس قوم سے تھا؟

جواب: ____________________

سوال 2: حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام کا نام قرآن کریم میں کتنی مرتبہ آیا ہے؟

جواب: ____________________

سوال 3: قومِ عاد کی کوئی چار بُرائیاں بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

سوال 4: قومِ عاد جب قحط میں مبتلا ہوئی تو حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام نے انہیں اس مصیبت سے نجات کا کیا حل بتایا؟

جواب: ____________________

سوال 5: قومِ عاد پر عذاب نازل ہونے کی تین وجوہات تحریر کیجیے۔

جواب: ____________________

سوال 6: قومِ عاد پر آندھی کتنے دن اور رات تک چلتی رہی؟

جواب : ____

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام ________ کی اولاد میں سے ہیں۔

﴿2﴾... اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد کو مال و دولت، باغات، ________ پھلوں، ________ اور طاقت و قوت کی صورت میں بہت سی نعمتیں عطا کیں۔

﴿3﴾... قومِ عاد پر عذاب کی ابتدا یوں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ________ تک ________ روک دی۔

﴿4﴾... اس زمانے کا دستور تھا کہ جب بھی کوئی مصیبت آتی تو لوگ ________ جا کر دعا کرتے تھے۔

﴿5﴾... اللہ تعالیٰ نے سفید، سرخ اور ________ رنگ کے ________ بھیجے۔

درست کیجیے:

درج ذیل آیات اور ترجمہ کو غور سے دیکھیے اور سبق میں دی گئی آیات اور ترجمہ کی مدد سے ہر آیت کے صحیح ترجمہ کا نمبر آخری خانے میں لکھیے۔

آیات کریمہ	ترجمہ	صحیح ترجمہ نمبر
قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	(1) میں نے اللہ پر بھروسہ کرلیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے۔	ترجمہ نمبر 8
فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ	(2) اور بیشک آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کن ہے۔	
وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا	(3) تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے انہیں ہلاک کردیا۔	
اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ	(4) سن لو! بیشک عاد نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔	
اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ	(5) تو وہ جو عاد تھے انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا۔	
وَ تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ	(6) اور میں تم سے اِس (تبلیغ) پر کچھ اجرت نہیں مانگتا۔	
فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ	(7) تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔	
فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ	(8) فرمایا: اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔	
وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى	(9) اور مضبوط محل بناتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ رہو گے۔	
وَ مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ	(10) اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی۔	

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری تو نہیں کرتے؟

﴿2﴾... یہ سبق پڑھ کر آپ نے غرور و تکبر سے بچنے کا ذہن بنایا؟

﴿3﴾... جب کوئی آپ سے سخت لہجے میں بات کرتا ہے تو کیا آپ اس وقت حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... قومِ عاد کا قصہ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیے۔

دستخط ٹیچر:__________ دستخط سرپرست:__________

دوسروں کو تنگ کرنے کے سلسلے میں لوگوں کی رَوِش

حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کے لوگ راہ چلتے مسافروں کو پریشان کرتے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ اور اس قوم کی بری عادتوں کے نظارے ہمارے معاشرے میں بھی بکثرت دیکھے جارہے ہیں، جیسے چوراہوں یا گلیوں میں کھڑے ہو کر وہاں سے گزرنے والوں کو تنگ کرنا، کسی معذور شخص کو آتا دیکھ کر اس کا مذاق اڑانا، راستے سے گزرنے والی خواتین پر آوازیں کسنا، راہ چلتی عورتوں سے ٹکرانا، کوئی راستہ معلوم کرے تو اسے غلط راستہ بتا دینا، راستے میں کوڑا کرکٹ پھینک دینا، گلیوں میں گندا پانی چھوڑ دینا، گلیوں میں کھدائی کر کے کئی دنوں تک بلاوجہ چھوڑے رکھنا، راستوں میں غیر قانونی تعمیرات کرنا، گلی محلوں میں کرکٹ یا کوئی اور کھیل کھیلنا اور غلط جگہ گاڑی پارک کر دینا وغیرہ۔ اللہ پاک مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ راستوں میں بیٹھنے سے متعلق حدیث پاک میں ہے، حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہمیں راستے میں بیٹھنے سے چارہ نہیں، ہم وہاں آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا: جب تم نہیں مانتے اور بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستے کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کی، راستے کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "(1) نظر نیچی رکھنا۔ (2) اَذِیَّت کو دور کرنا۔ (3) سلام کا جواب دینا (4) اچھی بات کا حکم کرنا اور (5) بری باتوں سے منع کرنا۔"

(بخاری، 2/132، حدیث: 2465)

تعارف و مضامین:

سورج کو عربی میں شمس کہتے ہیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں سورج کی قسم کا ذکر ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ شمس" کہتے ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عشاء کی نماز میں سورۂ شمس اور اس جیسی دیگر سورتیں پڑھا کرتے تھے۔(1)

اس سورت کا مرکزی مضمون لوگوں کو نیک اعمال کی ترغیب دینا اور گناہ کرنے سے ڈرانا ہے نیز اس میں یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتداء میں اللہ کریم نے مختلف چیزوں کی قسم ذکر کر کے فرمایا: جس نے اپنے آپ کو برائیوں سے پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے گناہوں میں ڈبو دیا وہ ناکام ہوگیا۔ (2) اللہ پاک نے اپنے رسول حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی نافرمانی کرنے والوں کا حال کفارِ مکہ کے لیے بیان کیا تاکہ اُن پر واضح ہو جائے کہ جس طرح حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے وہ لوگ ہلاک کر دیئے گئے تو اِسی طرح نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے انہیں بھی ہلاک کیا جاسکتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، الشمس

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝۱ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝۲ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝۳

وَالشَّمْسِ	وَ	ضُحٰهَا ۝۱	وَ	الْقَمَرِ	اِذَا	تَلٰهَا ۝۲	وَ	النَّهَارِ	اِذَا	جَلّٰهَا ۝۳
سورج کی قسم	اور	اس کی روشنی (کی)	اور	چاند (کی)	جب	وہ پیچھے آئے اس کے	اور	دن (کی)	جب	وہ چمکائے اس (سورج) کو

سورج اور اس کی روشنی کی قسم ۝ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے ۝ اور دن کی جب وہ سورج کو چمکائے ۝

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝۴ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝۵ وَالْاَرْضِ

وَ	الَّيْلِ	اِذَا	يَغْشٰهَا ۝۴	وَ	السَّمَآءِ	وَ	مَا	بَنٰهَا ۝۵	وَ	الْاَرْضِ
اور	رات (کی)	جب	وہ چھپادے اسے	اور	آسمان (کی)	اور	(اس کی) جس نے	بنایا اسے	اور	زمین (کی)

اور رات کی جب وہ سورج کو چھپادے ۝ اور آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی قسم ۝ اور زمین کی

وَمَا طَحٰهَا ۝۶ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝۷ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا

وَ	مَا	طَحٰهَا ۝۶	وَ	نَفْسٍ	وَّ	مَا	سَوّٰهَا ۝۷	فَاَلْهَمَهَا	فُجُوْرَهَا
اور	(اس کی) جس نے	پھیلایا اسے	اور	جان (کی)	اور	(اس کی) جس نے	ٹھیک بنایا اسے	پھر دل میں ڈالی اس کے	اس کی نافرمانی

اور اس کے پھیلانے والے کی قسم ۝ اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ۝ پھر اس کی نافرمانی

وَتَقْوٰىهَا ۝۸ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝۹ وَقَدْ خَابَ

وَ	تَقْوٰىهَا ۝۸	قَدْ	اَفْلَحَ	مَنْ	زَكّٰىهَا ۝۹	وَ	قَدْ	خَابَ
اور	اس کی پرہیزگاری (کی سمجھ)	بیشک	وہ کامیاب ہوا	جس نے	پاک کرلیا اس (نفس) کو	اور	بیشک	وہ ناکام ہوا

اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی ○ بیشک جس نے نفس کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا ○ اور بیشک جس نے نفس کو

مَنْ دَسّٰىهَا ۝۱۰ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَاۤ ۝۱۱ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝۱۲

مَنْ	دَسّٰىهَا ۝۱۰	كَذَّبَتْ	ثَمُوْدُ	بِطَغْوٰىهَاۤ ۝۱۱	اِذِ انْۢبَعَثَ	اَشْقٰىهَا ۝۱۲
جس نے	(گناہوں میں) چھپادیا اسے	جھٹلایا	(قوم) ثمود (نے)	اپنی سرکشی سے	جس وقت اٹھ کھڑا ہوا	اس کا سب سے بڑا بدبخت آدمی

گناہوں میں چھپادیا وہ ناکام ہوگیا ○ قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا ○ جس وقت ان کا سب سے بڑا بدبخت آدمی اٹھ کھڑا ہوا ○

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝۱۳ فَكَذَّبُوْهُ

فَقَالَ	لَهُمْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	نَاقَةَ اللّٰهِ	وَ	سُقْيٰهَا ۝۱۳	فَكَذَّبُوْهُ
تو فرمایا	ان سے	اللہ کے رسول (نے)	(بچو) اللہ کی اونٹنی	اور	اس کے پینے کی باری (سے)	تو انہوں نے جھٹلایا اسے

تو اللہ کے رسول نے ان سے فرمایا: اللہ کی اونٹنی اور اس کی پینے کی باری سے بچو ○

فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ

فَعَقَرُوْهَا	فَدَمْدَمَ	عَلَيْهِمْ	رَبُّهُمْ	بِذَنْۢبِهِمْ
تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں اس (اونٹنی) کی	تو تباہی ڈال دی	ان پر	ان کے رب (نے)	ان کے گناہ کے سبب

تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب تباہی ڈال کر

فَسَوّٰىهَا ۝۱۴ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝۱۵

فَسَوّٰىهَا ۝۱۴	وَ	لَا يَخَافُ	عُقْبٰهَا ۝۱۵
پھر برابر کردیا اس (بستی) کو	اور	وہ نہیں ڈرتا	اس (بستی والوں) کے پیچھا کرنے (سے)

ان کی بستی کو برابر کردیا ○ اور اسے ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... جو کوئی ناکامی سے بچنا اور حقیقی کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اللہ پاک اور اس کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرکے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرے۔

﴿2﴾... ہر انسان کو اللہ کریم نے ہی پیدا فرمایا اور اسے نافرمانی اور پرہیزگاری کی سمجھ عطا فرمائی۔

﴿3﴾... اللہ پاک بادشاہوں کا بادشاہ ہے اسے کسی کا خوف نہیں۔

﴿4﴾... گناہ کرنا یا اس پر راضی ہونا دونوں جرم ہیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: کیا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو نافرمانی اور پرہیز گاری کی سمجھ عطا فرمائی ہے؟

جواب:

سوال 2: سورۂ شمس میں کس شخص کو کامیاب قرار دیا گیا ہے؟

جواب:

سوال 3: اس سورت میں کس شخص کو ناکام قرار دیا گیا ہے؟

جواب:

سوال 4: سورۂ شمس میں کس قوم کا ذکر ہے؟

جواب:

سوال 5: قومِ ثمود کا سب سے بدبخت شخص کون تھا؟

جواب:

سوال 6: حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو کیا حکم دیا تھا جس کی انہوں نے نافرمانی کی؟

جواب:

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ کی عبادت و فرمانبرداری میں زندگی گزارنے والا ______ ہے۔

﴿2﴾... قوم ______ نے اللہ کے نبی کو جھٹلایا تو اللہ نے انہیں ______ کر دیا۔

﴿3﴾... اللہ و رسول کی اطاعت سے ______ برائیوں سے ______ ہو جاتا ہے۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... نیکیوں اور گناہوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے متعلقہ جگہ پر لکھیے:
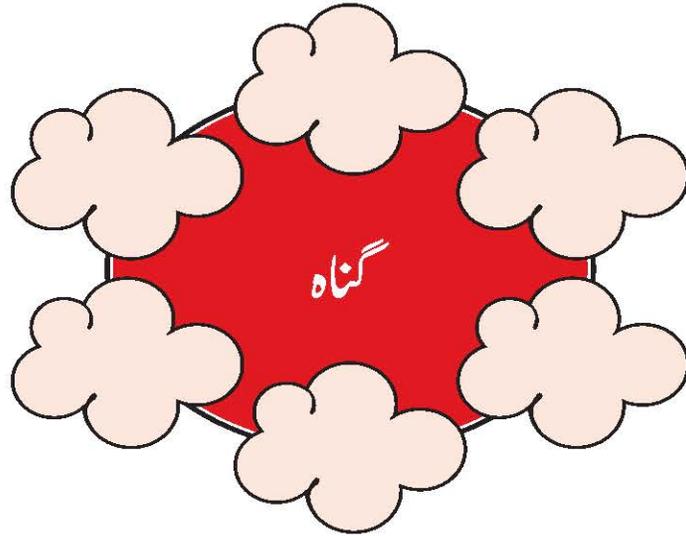
انصاف کرنا	جھوٹ بولنا	امانت داری	غیبت کرنا	نماز پڑھنا	تہمت لگانا
دھوکہ دینا	روزہ	وعدہ خلافی کرنا	سچ بولنا	چغلی کرنا	حسنِ اخلاق

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

غیبت کی مذمت

خالد اور زین دونوں بھائی اسکول میں پڑھتے تھے۔ ان کا خالہ زاد بھائی (کزن) فرحان بھی ان کے ساتھ پڑھتا تھا۔ زین اور فرحان کلاس فیلو تھے اس لئے دونوں مل کر تیاری کیا کرتے تھے۔ خالد اور زین کے داداجان کو اسلامی کتابیں پڑھنے کا بہت شوق تھا، اسی لیے داداجان بارہا موقع کی مناسبت سے احادیث اور واقعات سناتے رہتے تھے۔ ایک دن دونوں بھائی گھر پر تھے کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔

خالد بیٹا! ذرا دروازے پر دیکھنا کون آیا ہے؟ امی نے باورچی خانے سے آواز لگائی۔

خالد نے دروازے پر دیکھ کر کہا: امّی جان! فرحان بھائی آئے ہیں۔

بیٹا! انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھا کر زین کو بتا دو کہ فرحان آیا ہے۔

السلام علیکم آنٹی! فرحان نے اپنی خالہ جان کو دیکھ کر کہا۔

وعلیکم السلام! فرحان بیٹا کیسے آنا ہوا؟ امی نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

فرحان بولا: آنٹی کل ہمارا ایک اہم ٹیسٹ ہے اسی کی تیاری کے سلسلے میں آیا ہوں، زین اور میں ٹیسٹ کی تیاری کریں گے۔

زین اور فرحان نے ٹیسٹ کی تیاری شروع کر دی، کچھ دیر تو دونوں خوب سبق یاد کر کے ایک دوسرے کو سناتے رہے پھر اچانک اپنے کلاس فیلو کے بارے میں یوں گفتگو کرنے لگے:

یار یہ ایاز کتنا میلا کچیلا یونیفارم پہن کر آتا ہے، مجھے تو گھن آتی ہے اس سے۔ فرحان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ہاں یار! میرا تو اس کے پاس بیٹھنے کو دل بھی نہیں کرتا۔ زین نے فرحان کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

اور وہ زید بھائی کو تو دیکھو ٹیچرز سمجھا سمجھا کے تھک جاتے ہیں لیکن ان کی سمجھ میں ہی نہیں آتا بار بار ایک چیز کے بارے میں پوچھتے رہتے ہیں۔ فرحان نے کہا۔

ہاں یار ایک تو وہ ہماری کلاس میں سب سے بڑے ہیں اور سب سے زیادہ نکمّے بھی ہیں۔ زین نے پھر فرحان کی تائید میں کہا۔

داداجان وہیں بیٹھے کوئی کتاب پڑھ رہے تھے اور ساتھ ہی ان دونوں کی باتیں بھی سُن رہے تھے۔ اتنے میں امّی کی آواز آئی، زین! فرحان! بیٹا پہلے کھانا کھا لو باقی تیاری کھانا کھانے کے بعد کر لینا، میں نے کھانا لگا دیا ہے۔

داداجان نے کتاب میز پر رکھتے ہوئے کہا: ارے بہو! رہنے دو ان دونوں کا تو پیٹ بھر گیا ہو گا کیونکہ انہوں نے تو گوشت کھا لیا ہے۔

زین نے حیرت بھرے انداز میں کہا: گوشت۔۔۔ داداجان ہم نے تو کچھ بھی نہیں کھایا۔ ہم تو ٹیسٹ کی تیاری کر رہے تھے۔

بیٹا! ابھی جو تم نے اپنے کلاس فیلوز کی غیبتیں کی ہیں یہ مسلمان کا گوشت کھانے کی طرح ہی ہے۔

داداجان! یہ غیبت کیا ہوتی ہے؟ زین نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

دادا جان نے ان دونوں کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا: بیٹا! میں تمہیں سمجھاتا ہوں غیبت کیا ہے، سنو:

انسان کے کسی ایسے عیب کا ذکر کرنا جو اس میں موجود ہو غیبت کہلاتا ہے، اب وہ عیب چاہے اُس کے دین، دنیا، ذات، اَخلاق اور مال میں ہو یا کسی بھی ایسی چیز میں ہو جو اس کے مُتَعَلِّق ہو جیسے لباس وغیرہ۔

اب تمہیں ایک حدیثِ پاک بھی سناتا ہوں: دادا جان نے سانس لیتے ہوئے کہا۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب جہاد کیلئے روانہ ہوتے یا سفر فرماتے تو ہر دو مالدار کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے تاکہ یہ غریب اُن کی خدمت کرے اور وہ مالدار اس کو کھلائیں پلائیں اس طرح ہر ایک کا کام چلتا رہے۔ اسی طرح ایک موقع پر حضرت سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جو کہ غریب تھے دو مالدار آدمیوں کے ساتھ کر دیا۔ ایک روز آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے حضرت سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کھانا لینے کے لیے رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بھیجا۔ پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے باورچی حضرت اُسامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے اُن کے پاس کھانا ختم ہو چکا تھا لہٰذا اُنہوں نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں۔ جب حضرت سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے دونوں ساتھیوں کو آکر بتایا تو انہوں نے کہا: اُسامہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے کنجوسی کی ہے۔ جب یہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "میں تمہارے مُنہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں" اُنہوں نے عرض کی: ہم نے تو گوشت نہیں کھایا۔ رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اُس نے مسلمان کا گوشت کھایا۔"[1]

دیکھو بیٹا! اس حدیث پاک میں بتایا گیا ہے کہ کسی مسلمان کی غیبت کرنا اس کا گوشت کھانے کی طرح ہے بلکہ قرآن مجید میں تو اللہ تعالٰی نے غیبت کرنے کو اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ سورۂ حجرات میں فرمانِ باری تعالٰی ہے: اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں ناپسند ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔[2]

تو بیٹا ہمیں کسی مسلمان کی غیبت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ سخت کبیرہ گناہ ہے۔ تم دونوں نے ابھی اپنے کلاس فیلوز کی غیبت کی ہے اس سے فوراً توبہ کر لو اور آئندہ اس گناہ سے بچنے کا پختہ عزم بھی کرو۔ دادا جان نے زین اور فرحان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

زین نے کہا: دادا جان آپ نے ہمیں بہت اچھی بات بتائی، ہمیں تو غیبت کے بارے میں پتا ہی نہیں تھا، نہ جانے ہم لوگ دن میں کتنی مرتبہ ایک دوسرے کی غیبت کر جاتے ہیں اب میں اس گناہ سے توبہ بھی کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ آئندہ اس گناہ سے بچوں گا۔

فرحان بولا: اب میں بھی غیبت جیسے کبیرہ گناہ سے نہ صرف خود بچوں گا بلکہ دوسروں کو بھی اس کے بارے میں بتا کر بچاؤں گا۔

دادا جان نے دونوں کی پیٹھ تھپکتے ہوئے کہا: شاباش بچو! چلو اب چل کر کھانا کھا لو، کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 26، الحجرات:12

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ؗ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اجْتَنِبُوْا	كَثِيْرًا	مِّنَ الظَّنِّ	اِنَّ	بَعْضَ الظَّنِّ	اِثْمٌ	وَّ	لَا تَجَسَّسُوْا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم بچو	بہت زیادہ	گمان کرنے سے	بیشک	کوئی گمان	گناہ (ہے)	اور	(پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو

اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ

وَ	لَا يَغْتَبْ	بَّعْضُكُمْ	بَعْضًا	اَيُحِبُّ	اَحَدُكُمْ	اَنْ	يَّاْكُلَ	لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا	فَكَرِهْتُمُوْهُ
اور	غیبت نہ کریں	تمہارے بعض	بعض (کی)	کیا پسند کرے گا	تم میں کوئی	کہ	وہ کھائے	اپنے مردہ بھائی کا گوشت	تو تم ناپسند کرو گے اسے

اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں ناپسند ہوگا

وَاتَّقُوا اللهَ ؕ اِنَّ اللهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

وَ	اتَّقُوا	اللهَ	اِنَّ	اللهَ	تَوَّابٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾
اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان (ہے)

اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... انسان کے کسی ایسے عیب کا ذکر کرنا جو اس میں موجود ہو غیبت کہلاتا ہے۔

﴿2﴾... کسی مسلمان کی بلاوجہ شرعی غیبت کرنا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کی طرح ہے۔

﴿3﴾... ہمیں کسی مسلمان کے بارے میں بدگمانی نہیں کرنی چاہیے۔

﴿4﴾... اپنے مسلمان بھائی کی پوشیدہ باتوں کی ٹوہ میں نہیں پڑنا چاہیے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: غیبت کسے کہتے ہیں؟

جواب:

سوال 2: سبق کی روشنی میں بتایئے کون سے پارے کی کون سی سورت میں غیبت سے منع کیا گیا ہے؟

جواب :

سوال 3: غیبت کرنے کو کس کام سے تشبیہ دی گئی؟

جواب :

صحیح اور غلط پر نشانات لگایئے:

		صحیح	غلط
﴿1﴾	فرحان زین کے گھر کرکٹ کھیلنے آیا تھا۔	صحیح	غلط
﴿2﴾	کسی شخص میں موجود عیب بیان کرنا غیبت نہیں ہے۔	صحیح	غلط
﴿3﴾	دادا جان نے دونوں کو غیبت کے متعلق بتایا۔	صحیح	غلط
﴿4﴾	غیبت کرنا صغیرہ گناہ ہے۔	صحیح	غلط
﴿5﴾	جو غیبت کرتا ہے گویا وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔	صحیح	غلط

کرنے کے کام:

﴿1﴾... اپنے دوستوں کو غیبت کے متعلق بتایئے۔

﴿2﴾... غیبت کے متعلق آیت اور ایک حدیث یاد کرکے اپنے گھر والوں کو سنایئے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

سُوْرَۃُ الَّیْل

تعارف و مضامین:

رات کو عربی میں لَیل کہتے ہیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ پاک نے رات کی قسم ذکر فرمائی ہے اِس مناسبت سے اِسے "سورۂ لَیل" کہتے ہیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظہر کی نماز میں وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی پڑھا کرتے تھے۔[1]

بعض آیات کا شانِ نزول:

حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مکہ مکرمہ کے ایک کافر اُمَیَّہ بن خَلَف کے غلام تھے۔وہ آپ کو دینِ اسلام چھوڑنے کے لیے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا اور انتہائی ظلم کیا کرتا تھا۔ ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دیکھا کہ اُمیہ نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو گرم زمین پر لٹا کر تپتے ہوئے پتھر اُن کے سینے پر رکھے ہیں جبکہ اس حال میں بھی حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زبان پر ایمان کا کلمہ جاری ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُمیہ سے فرمایا: "اے بدنصیب! تو ایک خدا پرست پر ایسی سختیاں کر رہا ہے۔" اُس نے کہا: آپ کو اس کی تکلیف ناگوار ہے تو اسے خرید لیجیے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مہنگی قیمت پر اُن کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے رات، دن اور اپنی ذات کی قسم ذکر فرما کر ارشاد فرمایا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کوشش اور اُمیہ کی کوشش مختلف ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب ہیں اور امیہ حق کی دشمنی میں اندھا ہے۔[2]

مجموعی طور پر اس سورت میں انسان کے عمل اور آخرت میں اس کی جزاء کا بیان ہے مزید یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتدائی آیات میں رات، دن اور مذکر و مؤنّث پیدا کرنے والے ربِ کریم کی قسم ذکر کر کے ارشاد فرمایا گیا: اے لوگو! بیشک تمہارے اَعمال جدا گانہ ہیں، کوئی جنت کے لیے عمل کرتا ہے اور کوئی جہنم کے لیے عمل کرتا ہے۔ (2) راہِ خدا میں مال خرچ کرنے، ممنوع و حرام کاموں سے بچنے اور دینِ اسلام کو سچا ماننے والے کی فضیلت بیان کی گئی جبکہ راہِ خدا میں خرچ کرنے میں بخل کرنے، ثواب اور آخرت سے بے پرواہ بننے اور دین اسلام کو جھٹلانے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی۔ (3) یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے اور وہی دنیا و آخرت کا مالک ہے۔ (4) جہنم کے عذاب سے ڈرایا اور بتایا گیا کہ عذاب اُسے ہو گا جس نے قرآنِ مجید اور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار کیا۔ (5) آخر میں بیان کیا گیا کہ جس نے صرف اللہ کریم کی بارگاہ میں پاکیزگی حاصل کرنے کے اِرادے سے مال خرچ کیا تو اِسے دوزخ کی آگ سے دُور رکھا جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے بے پناہ اِنعامات پر خوش ہو جائے گا۔ اِن آیات کا مِصداق حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

تمام مفسرین کے نزدیک اس سورت میں سب سے بڑے پرہیز گار سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ اس سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے 6 فضائل معلوم ہوئے (1) دنیا میں ان سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو گا۔ (2) انہیں جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا۔ (3) جہنم سے دور رکھے جانے میں ان کے لیے جنّتی ہونے کی بشارت ہے۔ (4) نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت میں سب سے بڑے متقی اور پرہیز گار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ (5) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تمام صدقات و خیرات قبول ہیں۔ (6) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہر صدقے میں اعلیٰ درجے کا اخلاص ہے جس کی گواہی رب کریم دے رہا ہے۔[3]

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، الّیل

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۙ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۙ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰۤی ۙ﴿۳﴾

وَالَّیْلِ	اِذَا	یَغْشٰی ﴿۱﴾	وَ	النَّهَارِ	اِذَا	تَجَلّٰی ﴿۲﴾	وَ	مَا	خَلَقَ	الذَّكَرَ	وَ	الْاُنْثٰی ﴿۳﴾
رات کی قسم	جب	وہ چھاجائے	اور	دن (کی)	جب	وہ روشن ہو	اور	(اس کی) جس نے	پیدا کیا	مذکر	اور	مؤنث (کو)

رات کی قسم جب وہ چھاجائے ○ اور دن کی جب وہ روشن ہو ○ اور مذکر اور مؤنث کو پیدا کرنے والے کی ○

اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰی ؕ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۙ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۙ﴿۶﴾

اِنَّ	سَعْیَكُمْ	لَشَتّٰی ﴿۴﴾	فَاَمَّا	مَنْ	اَعْطٰی	وَ	اتَّقٰی ﴿۵﴾	وَ	صَدَّقَ	بِالْحُسْنٰی ﴿۶﴾
بیشک	تمہاری کوشش	ضرور مختلف (ہے)	پس بہر حال	جس نے	دیا	اور	پرہیز گار بنا	اور	سچا مانا	سب سے اچھی (راہ) کو

بیشک تمہاری کوشش ضرور مختلف قسم کی ہے ○ تو بہر حال وہ جس نے دیا اور پرہیز گار بنا ○ اور سب سے اچھی راہ کو سچا مانا ○

فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۙ﴿۸﴾

فَسَنُیَسِّرُهٗ	لِلْیُسْرٰی ﴿۷﴾	وَ	اَمَّا	مَنْ	بَخِلَ	وَ	اسْتَغْنٰی ﴿۸﴾
تو عنقریب ہم آسانی دیں گے اسے	سب سے آسان چیز کے لئے	اور	بہر حال	جس نے	بخل کیا	اور	بے پرواہنا

تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کردیں گے ○ اور رہا وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہنا ○

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۙ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی ؕ﴿۱۰﴾ وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ

وَ	كَذَّبَ	بِالْحُسْنٰی ﴿۹﴾	فَسَنُیَسِّرُهٗ	لِلْعُسْرٰی ﴿۱۰﴾	وَ	مَا یُغْنِیْ	عَنْهُ
اور	جھٹلایا	سب سے اچھی (راہ) کو	تو عنقریب ہم مہیا کردیں گے اسے	سب سے بڑی مشکل کا (راستہ)	اور	کام نہیں آئے گا	اس سے (اسے)

اور سب سے اچھی راہ کو جھٹلایا ○ تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے ○ اور جب وہ ہلاکت میں پڑے گا

مَالُہٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَ اِنَّ لَنَا

مَالُہٗۤ	اِذَا	تَرَدّٰی ﴿۱۱﴾	اِنَّ	عَلَیْنَا	لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾	وَ	اِنَّ	لَنَا
اس کا مال	جب	وہ ہلاکت میں پڑے گا	بیشک	ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	ضرور ہدایت فرمانا	اور	بیشک	ہماری ہی ملک (ہے)

تو اس کا مال اسے کام نہ آئے گا ○ بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ہی ذمہ ہے ○ اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے

لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا یَصْلٰىهَاۤ

لَلْاٰخِرَةَ	وَ	الْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾	فَاَنْذَرْتُكُمْ	نَارًا	تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾	لَا یَصْلٰىهَاۤ
ضرور آخرت	اور	دنیا	تو میں ڈرا چکا تمہیں	(اس) آگ (سے)	جو بھڑک رہی ہے	نہیں داخل ہوگا اس میں

ہم ہی مالک ہیں ○ تو میں تمہیں اس آگ سے ڈرا چکا جو بھڑک رہی ہے ○ اس میں بڑا بدبخت ہی

اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِیْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾

اِلَّا	الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾	الَّذِیْ	كَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰى ﴿۱۶﴾	وَ	سَیُجَنَّبُهَا	الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾
مگر	بڑا بدبخت	وہ جس نے	جھٹلایا	اور	منہ پھیرا	اور	دور رکھا جائے گا اس (آگ) سے	سب سے بڑا پرہیزگار

داخل ہوگا ○ جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا ○ اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا ○

الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ

الَّذِیْ	یُؤْتِیْ	مَالَهٗ	یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾	وَ	مَا	لِاَحَدٍ	عِنْدَهٗ	مِنْ نِّعْمَةٍ
وہ جو	دیتا ہے	اپنا مال	(تاکہ) پاکیزگی حاصل کرے	اور	نہیں (ہے)	کسی ایک کے لئے	اس کے نزدیک (پر)	کچھ احسان

جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے ○ اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں

تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾

تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾	اِلَّا	ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾	وَ	لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾
(جس کا) بدلہ دیا جاتا ہو	لیکن	اپنے سب سے بلند (شان والے) رب کی رضا چاہنے (کے لئے)	اور	ضرور عنقریب وہ خوش ہو جائے گا

جس کا بدلہ دیا جاتا ہو ○ صرف اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے ○ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... دن اور رات اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور اس کی قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں۔

﴿2﴾... تمام اِنسان برابر نہیں ہیں بلکہ مومن اور کافر، متقی اور فاسق، دنیادار اور دیندار مختلف ہیں، اُن کے اَعمال اور اُن کی کوششیں بھی جدا گانہ ہیں۔

﴿3﴾... راہِ خدا میں مال خرچ کرنے، ممنوع چیزوں سے بچنے، پرہیزگاری اپنانے اور اسلام کو سچا ماننے والے کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔

﴿4﴾... جو ربِّ کریم سے ہدایت طلب کرے اور ہدایت طلب کرنے میں کوشش کرے تو اسے ربِّ کریم ہی ہدایت عطا فرماتا ہے۔

﴿5﴾...اللہ پاک سے جب بھی دُعا مانگیں تو دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔

﴿6﴾...جو مسلمان صرف اللہ پاک کی رضا کے لیے خرچ کرتا ہے اسے جنت میں ایسی نعمتیں عطا ہوں گی جن سے وہ خوش ہو جائے گا۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ لیل میں کن نعمتوں کی قسم کا ذکر موجود ہے؟

جواب: ____

____

سوال 2: اللہ پاک نے سورۂ لیل میں رات اور دن کی قسم کیوں اِرشاد فرمائی؟

جواب: ____

____

سوال 3: کیا تمام انسان اور ان کے اعمال برابر ہیں؟

جواب: ____

____

سوال 4: اللہ تعالیٰ کس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے؟

جواب: ____

____

سوال 5: سورۂ لیل میں سب سے بڑے پرہیز گار سے مراد کون ہے؟

جواب: ____

____

کرنے کے کام:

﴿1﴾...سورۂ لیل کی روشنی میں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پانچ خصوصیات یاد کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

تعمیرِ خانۂ کعبہ

داداجان آج ہفتہ ہے اور آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ ہمیں خانۂ کعبہ کی تعمیر کے متعلق بتائیں گے، احمد اور سارہ نے داداجان کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

داداجان نے کہا: ہاں بھئی! بالکل ہم اپنا وعدہ ضرور پورا کریں گے: تو سنو! پہلی مرتبہ خانۂ کعبہ کی بنیاد حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے رکھی اور جب حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم پر طوفان آیا تو اس وقت وہ آسمان پر اٹھالی گئی۔ طوفانِ نوح کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسی بنیاد پر خانہ کعبہ کو دوبارہ تعمیر فرمایا۔

اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ ایک گھر تعمیر کریں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور اس کی عبادت کی جائے۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ انہیں گھر کے تعمیر کرنے کی جگہ بتادے تو اللہ تعالیٰ نے ایک تیز ہوا بھیجی اور فرمایا جہاں یہ ہوا ٹھہر جائے وہاں تم گھر تعمیر کر دینا، علما فرماتے ہیں کہ جو ہوا بھیجی گئی تھی اس نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے لیے کعبۃُ اللہ کے اِرد گرد کو اتنا صاف کر دیا کہ کعبہ کی پہلی بنیاد ظاہر ہوگئی اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بھی موجود ہے: اور یاد کرو جب ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا صحیح مقام بتادیا اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کیلئے خوب صاف ستھرا رکھو۔ [1]

داداجان نے ایک لمبا سانس لیا اور کہا: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے بیتُ اللہ کی تعمیر کی، اس کے لیے پتھر اٹھا کر لانے کی خدمت و سعادت حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ملی۔ تعمیر کعبہ کے دوران جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حجرِ اسود کی جگہ پر پہنچے تو حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: تم میرے پاس ایک خوب صورت پتھر لے آؤ جو لوگوں کے لیے نشانی بن جائے۔ حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک پتھر لے کر آئے تو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اس سے بھی خوب صورت پتھر لاؤ۔ حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام اُس پتھر کی تلاش میں نکل پڑے۔ اتنے میں ایک پہاڑ جس کا نام جبلِ ابو قبیس ہے سے آواز آئی: اے ابراہیم! میرے پاس آپ کی ایک امانت ہے آپ اسے لے لیں پھر اس پہاڑ نے حجرِ اسود کو باہر نکال دیا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حجرِ اسود لے کر اس کی جگہ لگا دیا۔ اس کے بعد ان دونوں نے یہ دعا مانگی: رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا یعنی اے ہمارے ربّ ہماری یہ طاعت قبول فرما۔ [2] اس طرح خانۂ کعبہ کی تعمیر ہوئی۔

داداجان نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا: پیارے بچو! کیا آپ جانتے ہیں کہ خانہ کعبہ کتنی بار تعمیر کیا گیا؟ دونوں نے یک زبان ہو کر کہا: داداجان آپ ہی بتایئے نا! کتنی بار تعمیر ہوا؟

دادا جان بولے: تو سنو میرے بچو! بخاری شریف کی شرح لکھنے والے امام شہاب الدین احمد بن محمد قَسطلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بخاری کی شرح میں لکھا ہے: خانۂ کعبہ کی تعمیر دس مرتبہ کی گئی۔[3]

دادا جان کے خاموش ہوتے ہی سارہ بولی: دادا جان! ہمیں خانۂ کعبہ کی کچھ خصوصیات تو بتایئے۔

دادا جان نے گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا: میری پیاری بیٹی! خانہ کعبہ کی بہت ساری خصوصیات ہیں ان میں سے چند بیان کر دیتا ہوں، تو سنو!

(1) خانۂ کعبہ سب سے پہلی عبادت گاہ ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی طرف نماز پڑھی۔

(2) خانۂ کعبہ تمام لوگوں کی عبادت کے لیے بنایا گیا جبکہ بیتُ المقدس مخصوص وقت میں خاص لوگوں کا قبلہ رہا۔

(3) خانۂ کعبہ مکہ مُعَظَّمَہ میں واقع ہے جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے۔

(4) اس کا حج فرض کیا گیا۔

(5) حج ہمیشہ صرف اسی کا ہوا، بیتُ المقدس قبلہ ضرور رہا ہے لیکن کبھی اس کا حج نہ ہوا۔

(6) اسے امن کا مقام قرار دیا۔

(7) اس میں بہت سی نشانیاں رکھی گئیں جن میں سے ایک مقام ابراہیم ہے۔

دادا جان یہ مقام ابراہیم کیا ہے؟ اس بار احمد بولا۔

دادا جان نے کہا: بیٹا! یہ آخری سوال ہے بس اس کے بعد تم سو جانا کیونکہ کافی وقت ہو چکا ہے۔ اچھا سنو! مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوئے تھے۔ یہ پتھر خانۂ کعبہ کی دیواروں کی اونچائی کے مطابق خود بخود اونچا ہوتا جاتا تھا۔ اس میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے قدم مبارک کے نشان ہیں جو اتنا طویل زمانہ گزرنے اور لوگوں کے اسے کثرت کے ساتھ چھونے کے باوجود ابھی تک باقی ہیں۔[4]

پیارے بچو! اس قرآنی واقعے سے یہ درس ملتا ہے کہ مسجد تعمیر کرنا بہت اعلیٰ عبادت ہے اور یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنّت مبارکہ بھی ہے۔

چلو بچو! اب تم جا کر سو جاؤ، رات بہت ہو گئی ہے ورنہ فجر کی نماز کے لیے آنکھ نہیں کھلے گی، دادا جان نے احمد اور سارہ کو پیار کرتے ہوئے کہا اور وہاں سے اُٹھ کر اپنے بستر کی جانب چلے گئے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 1، البقرۃ: 127

وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُؕ-رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّاؕ

وَ	اِذْ	یَرْفَعُ	اِبْرٰهٖمُ	الْقَوَاعِدَ	مِنَ	الْبَیْتِ	وَ	اِسْمٰعِیْلُ	رَبَّنَا	تَقَبَّلْ	مِنَّا
اور	جب	بلند کر رہے (تھے)	ابراہیم	بنیادیں	سے (کی)	گھر	اور	اسماعیل	اے ہمارے رب	قبول فرما	ہم سے

اور جب ابراہیم اور اسماعیل اس گھر کی بنیادیں بلند کر رہے تھے (یہ دعا کرتے ہوئے) اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما،

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾

اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾
بیشک تو	تو	سننے والا	علم والا

بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے O

پارہ 4، اٰلِ عمران: 96، 97

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾

اِنَّ	اَوَّلَ بَیْتٍ	وُّضِعَ	لِلنَّاسِ	لَلَّذِیْ	بِبَكَّةَ	مُبٰرَكًا	وَّ	هُدًى	لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾
بیشک	پہلا گھر	بنایا گیا	لوگوں کے لئے	ضرور (وہ ہے) جو	مکہ میں (ہے)	برکت والا	اور	ہدایت، رہنما	تمام جہانوں کے لئے

بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے O

فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًاؕ

فِیْهِ	اٰیٰتٌۢ	بَیِّنٰتٌ	مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ	وَ	مَنْ	دَخَلَهٗ	كَانَ	اٰمِنًا
اس میں	نشانیاں	روشن	ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ	اور	جو	داخل ہوا اس میں	وہ ہو گیا	امن والا

اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًاؕ

وَ	لِلّٰهِ	عَلَى النَّاسِ	حِجُّ الْبَیْتِ	مَنِ	اسْتَطَاعَ	اِلَیْهِ	سَبِیْلًا
اور	اللہ کے لئے	لوگوں پر (فرض ہے)	گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرنا	(یہ اس پر فرض ہے) جو	طاقت رکھتا ہو	اس کی طرف	راستے (کی)

اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے

وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾

وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَنِیٌّ	عَنِ	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾
اور	جو	کفر کرے	تو بیشک	اللہ	بے پرواہ، بے نیاز	سے	تمام جہانوں

اور جو انکار کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے O

پارہ 17، الحج:26

وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَكَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْــٴًـا وَّ

وَ	اِذْ	بَوَّاْنَا	لِاِبْرٰهِیْمَ	مَكَانَ الْبَیْتِ	اَنْ	لَّا تُشْرِكْ①	بِیْ	شَیْــٴًـا	وَّ
اور	جب	ہم نے واضح طور پر بتادی	ابراہیم کو	(اس) گھر کی جگہ	(اور حکم دیا) کہ	تم شریک نہ ٹھہرانا	میرے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور

اور یاد کرو جب ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا صحیح مقام بتادیا اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور

طَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْقَآىٕمِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾

طَهِّرْ	بَیْتِیَ	لِلطَّآىٕفِیْنَ	وَ	الْقَآىٕمِیْنَ	وَ	الرُّكَّعِ	السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾
خوب صاف ستھرا رکھو	میرے گھر (کو)	طواف کرنے والوں کے لئے	اور	قیام کرنے والوں	اور	رکوع کرنے والوں	سجدہ کرنے والوں (کے لئے)

میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کیلئے خوب صاف ستھرا رکھو ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... خانہ کعبہ سب سے پہلے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے تعمیر فرمایا۔

﴿2﴾... مکہ مُعَظَّمَہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔

﴿3﴾... حجرِ اَسوَد وہ جنتی پتھر ہے جو خانۂ کعبہ کی جنوب مشرقی دیوار میں نصب ہے۔

﴿4﴾... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی خانۂ کعبہ کی تعمیر میں حصہ لیا۔

﴿5﴾... مسجد تعمیر کرنا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنتِ مبارکہ ہے۔

﴿6﴾... جب کوئی نیک کام کریں تو اللہ تعالیٰ سے اس کے قبول ہونے کی دعا مانگنی چاہیے۔

﴿6﴾... جس چیز کو اللہ تعالیٰ کے کسی نبی سے نسبت ہو جائے وہ برکت والی ہو جاتی ہے جیسے مقامِ ابراہیم۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: خانہ کعبہ کی تعمیر سب سے پہلے کس نے کی؟

جواب: ______________________________

____

① انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ایک آن کے لئے بھی شرک نہیں کرتے، وہ شرک سے پاک ہیں اور گناہوں سے بھی معصوم ہیں اور اس آیت میں جو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا گیا کہ "میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو" اس سے یہ مراد نہیں کہ آپ معاذاللہ شرک میں مبتلا تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع فرمایا بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا یا اس سے مراد یہ ہے کہ خانۂ کعبہ کی تعمیر میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے ساتھ کوئی دوسری غرض نہ ملانا۔

سوال 2: خانۂ کعبہ کی کوئی تین خصوصیات بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 3: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حجرِ اسود کس طرح ملا؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: مقامِ ابراہیم کیا ہے؟

جواب: ____________________

____

صحیح اور غلط پر نشانات لگائیے:

		صحیح	غلط
﴿1﴾	خانۂ کعبہ کی بنیاد سب سے پہلے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے رکھی۔	صحیح	غلط
﴿2﴾	حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے مزدوروں سے خانۂ کعبہ تعمیر کروایا۔	صحیح	غلط
﴿3﴾	حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام خانۂ کعبہ کی تعمیر کے لیے پتھر اُٹھا کر لاتے تھے۔	صحیح	غلط
﴿4﴾	حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حجرِ اسود حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے لا کر دیا۔	صحیح	غلط
﴿5﴾	حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے خود حجرِ اسود کو نصب کیا۔	صحیح	غلط

﴿1﴾... خانۂ کعبہ کی تعمیر کا واقعہ ذہن نشین کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیے۔

﴿2﴾... ذیل میں دیئے گئے مقدس مقامات کی تصویریں بنائیے۔

- خانۂ کعبہ
- حجرِ اَسوَد
- مقامِ ابراہیم

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

تعارف و مضامین:

چاشت کے وقت کو عربی میں "ضُحٰی" کہتے ہیں۔اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ پاک نے چاشت کے وقت کی قسم ذکر فرمائی اس مناسبت سے اسے "سُوْرَةُ الضُّحٰى" کہتے ہیں۔

اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اُن کے رب نے چھوڑ دیا اور ناپسند جانا ہے (معاذ اللہ)، اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔

اِس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اِس میں ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شخصیت کے بارے میں کلام کیا گیا ہے نیز یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتداء میں اللہ کریم نے چڑھتے دن اور رات کی قسم ذکر کر کے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کیے گئے کفار کے اعتراض کا جواب دیا۔(2) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا: آپ کے لیے ہر آنے والی گھڑی گزری ہوئی سے بہتر ہے اور اللہ کریم آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔(3) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن میں آپ پر کیے گئے انعامات کو بیان کیا گیا ہے۔(4) آخر میں یتیم پر سختی کرنے اور سائل کو جھڑکنے سے منع کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا خوب چرچا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، الضحٰی

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ﴿۳﴾

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾	وَ	الَّيْلِ	اِذَا	سَجٰى ﴿۲﴾	مَا وَدَّعَكَ	رَبُّكَ	وَ	مَا قَلٰى ﴿۳﴾
چڑھتے دن کے وقت کی قسم	اور	رات (کی)	جب	وہ ڈھانپ دے	نہیں چھوڑا تجھے	تیرے رب (نے)	اور	نہ ناپسند کیا

چڑھتے دن کے وقت کی قسم ○ اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے ○ تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا ○

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

وَ	لَلْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ	لَّكَ	مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾	وَ	لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ	رَبُّكَ
اور	بیشک آخرت (یا) ہر پچھلی (گھڑی)	بہتر (ہے)	تمہارے لئے	دنیا (یا) پہلی (گھڑی) سے	اور	ضرور عنقریب دے گا تجھے	تیرا رب

اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے ○ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ

فَتَرْضٰى ۞٥ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۞٦ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۞٧						
فَتَرْضٰى ۞٥	اَلَمْ يَجِدْكَ	يَتِيْمًا	فَاٰوٰى ۞٦	وَوَجَدَكَ	ضَآلًّا	فَهَدٰى ۞٧
توتم راضی ہو جاؤ گے	کیا اس نے نہیں پایا تجھے	یتیم	پھر جگہ دی	اور اس نے پایا تجھے	(اپنی محبت میں) گم	تو (اپنی طرف) راہ دی
تم راضی ہو جاؤ گے ۞ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ۞ اور اس نے تمہیں اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی ۞						

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۞٨ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۞٩ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۞١٠									
وَوَجَدَكَ	عَآئِلًا	فَاَغْنٰى ۞٨	فَاَمَّا	الْيَتِيْمَ	فَلَا تَقْهَرْ ۞٩	وَ	اَمَّا	السَّآئِلَ	فَلَا تَنْهَرْ ۞١٠
اور اس نے پایا تجھے	حاجت مند	تو غنی کر دیا	تو بہر حال	یتیم (پر)	تو تم سختی نہ کرو	اور	بہر حال	مانگنے والے (کو)	تو تم نہ جھڑکو
اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا ۞ تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو ۞ اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو ۞									

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۞١١			
وَ	اَمَّا	بِنِعْمَةِ رَبِّكَ	فَحَدِّثْ ۞١١
اور	بہر حال	اپنے رب کی نعمت کا	تو تم خوب چرچا کرو
اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ۞			

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ پاک کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ہر آنے والی گھڑی میں آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

﴿2﴾... ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان ہے کہ آپ کا رب آپ کی رضا چاہتا ہے۔

﴿3﴾... اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی امت پر نہایت مہربان اور شفیق ہیں۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ کے سارے اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام اعلانِ نبوت سے پہلے اور بعد بھی شرک، کفر اور تمام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے صفات کی ہمیشہ سے معرفت رکھتے ہیں۔

﴿5﴾... سائل کو جھڑکنا نہیں چاہیے بلکہ کچھ نہ کچھ دے دینا چاہیے یا حسنِ سلوک اور نرمی کے ساتھ نہ دینے کا عذر بیان کر دینا چاہیے۔

﴿6﴾... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بیان کرتے رہنا چاہیے کہ کسی نعمت کو بیان کرنا بھی اُس کا شکر ادا کرنا ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں مجموعی طور پر کس چیز کا بیان ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: یتیموں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے؟ ترجمے کی روشنی میں جواب دیجیے۔

جواب:

سوال 3: اگر کوئی سائل آجائے تو اس کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب:

سوال 4: سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے کون سے طریقے کا بیان ہے؟

جواب:

کرنے کے کام:

﴿1﴾... متعلقہ الفاظ کی نشاندہی کیجیے:

نعمتوں کا ذکر کر کے	ادا کرنا سنت ہے۔
اللہ تعالیٰ	جس میں یتیم کے ساتھ حسن سلوک کیا جاتا ہو۔
نمازِ چاشت	حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیے۔
وہ گھر بہت اچھا ہے	ان کا شکر ادا کرنا چاہیے۔
یتیموں کے ساتھ	رسول اللہ کی رضا چاہتا ہے۔

﴿2﴾... مضامین دیکھ کر آیات کا حوالہ دیجیے:

یتیم پر سختی نہیں کرنی چاہیے۔	ضحیٰ، آیت:9
اللہ کی نعمتوں کا خوب چرچا کرنا چاہیے۔	
بیشک تمہارے لیے ہر پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے۔	
مانگنے والے کو جھڑکنا نہیں چاہیے۔	
تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔	

دستخط ٹیچر: ______ دستخط سرپرست: ______

میٹھا پھل

حامد بیٹا! جلدی اٹھو سات بج چکے ہیں اسکول سے دیر ہو رہی ہے۔ حامد کی امی نے حامد کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

جی امی اٹھ رہا ہوں۔ حامد نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔

جب حامد تیار ہو کر باورچی خانے کی طرف آیا تو امی نے کہا: بیٹا جا کر ذرا دکان سے پاپے (Rusk) تو لے آؤ چائے تیار ہونے والی ہے۔

کیا امّی! ناشتے میں چائے پاپے، کھانے میں دال روٹی، کبھی تو اچھا کھانا کھلا دیا کریں، میری کلاس میں بچے لنچ میں آملیٹ، سینڈوچ، برگر اور پتہ نہیں کیا کیا لاتے ہیں اور میں بس انہیں کھاتے دیکھتا ہی رہتا ہوں۔ حامد نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

حامد کا تعلق ایک غریب گھرانے سے تھا۔ وہ چند مہینے کا تھا کہ جب اُس کے ابو کا انتقال ہو گیا تھا۔ اُس کی امّی سلائی کڑھائی کر کے اپنا گھر چلاتی تھیں اور ساتھ ہی حامد کو بھی اچھے اسکول میں پڑھا رہی تھیں تا کہ حامد بڑا ہو کر ان کا سہارا بنے اور اپنی غربت ختم کر سکے۔

حامد اسکول جا چکا تھا مگر اُس کی امّی کے ذہن میں ابھی تک اُس کی باتیں گھوم رہی تھیں، وہ سوچ رہی تھیں کہ کس طرح حامد کی اصلاح کی جائے اور اُسے ہر طرح کے حالات کا سامنا کرنے کے قابل بنایا جائے کیونکہ زندگی کے حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد حامد کی امی نے اپنی الماری کھولی، سلائی کے جمع شُدہ پیسوں میں سے کچھ رقم لی اور ایک سمجھدار بچے سے چکن اور چاول منگوا لیے۔ دوپہر کو جب حامد گھر پہنچا تو اس نے محسوس کیا کہ باورچی خانے سے بہت اچھی خوشبو آ رہی ہے۔

واہ! امّی بہت پیاری خوشبو آ رہی ہے، کیا پکایا ہے آج؟ حامد نے گھر میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔

بیٹا جلدی سے ہاتھ منہ دھو کر آ جاؤ، آج میں نے چکن بریانی پکائی ہے۔ امی نے باورچی خانے ہی سے جواب دیا۔

حامد نے مزے لے لے کر بریانی کھائی اور کچھ چہل قدمی کے بعد سو گیا، شام میں اٹھ کر ٹیوشن چلا گیا۔

حامد جب ٹیوشن سے آیا تو امّی نے اسے بلا کر اپنے پاس بٹھایا اور کہا: بیٹا آج آپ نے صبح ناشتے کے وقت کچھ شکایات کیں کہ ہمارے گھر میں اچھے کھانے نہیں بنتے، دیکھو بیٹا! تم تو جانتے ہو کہ تمہارے ابّو اب اس دنیا میں نہیں رہے، میں کڑھائی سلائی کر کے جو کچھ کماتی ہوں اسی سے گھر چلتا ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ ہم تین وقت کا کھانا کھا لیتے ہیں۔

بیٹا! اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو مال دے کر آزماتا ہے تو کبھی کسی کے مال میں کمی کر کے آزماتا ہے ہم اس کے بندے ہیں ہمارا کام ہے صبر کرنا اور ہر حال میں اس کا شکر ادا کرنا۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مختلف مصیبتوں کے ذریعے آزماتا ہے کبھی مال کی کمی سے، کبھی جان کی کمی سے تو کبھی بھوک پیاس کے ذریعے، بندے کو چاہیے کہ وہ صبر کرے جیسا کہ سورۂ بقرہ میں ہے: اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔[1]

امّی جان! اللہ تعالیٰ کے ہمیں آزمانے میں کیا حکمت ہے؟ حامد نے پوچھا۔

بیٹا! اللہ تعالیٰ کے خزانے میں کسی چیز کی کوئی کمی نہیں، وہ اگر پوری دنیا کے ہر ہر انسان کو ہر ہر نعمت سے نواز دے پھر بھی اس کے خزانے میں ایک قطرے کے برابر بھی کمی نہیں آئے گی لیکن وہ اپنے بندوں کو اس لیے آزماتا ہے تاکہ اُن کے درجات بلند کرے۔ میں تمہیں ایک حدیث پاک سناتی ہوں، ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بندے کا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مقام ومرتبہ ہوتا ہے لیکن بندہ اپنے اعمال سے اس مرتبہ تک نہیں پہنچ پاتا تو اللہ تعالیٰ اُسے جسم، مال یا اولاد کی مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے پھر بندہ کو اس مصیبت پر صبر عطا فرماتا ہے (اور صبر پر اسے اجر ملتا ہے) جس کی وجہ سے وہ اس مقام کو پالیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا ہوتا ہے۔ (2)

لہٰذا جب کوئی پریشانی آئے تو بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ ہمیں صبر کرنا چاہیے کیونکہ صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا، ان کے ساتھ بہت سے اللہ والے تھے تو انہوں نے اللہ کی راہ میں پہنچنے والی تکلیفوں کی وجہ سے نہ تو ہمت ہاری اور نہ کمزوری دکھائی اور نہ (دوسروں سے) دبے اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔ (3)

ویسے بھی صبر بہت ہی پیارا اور نیک عمل ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے مختلف نیک اعمال بیان فرمائے اُن میں صبر کو بھی بیان فرمایا۔ سورۂ بقرہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اصل نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ اصلی نیکی وہ ہے جو اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور اللہ کی محبت میں عزیز مال رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور (غلام لونڈیوں کی) گردنیں آزاد کرانے میں خرچ کرے اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور وہ لوگ جو عہد کرکے اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں اور مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت صبر کرنے والے ہیں یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں۔ (4)

امّی! یہ بتائیں کہ صبر کرنے کا اور بھی کوئی فائدہ ہے؟ حامد نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

ہاں بیٹا! جو صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بے حساب ثواب عطا فرماتا ہے، قرآن پاک میں ہے: تم فرماؤ: اے میرے مومن بندو! اپنے رب سے ڈرو۔ جنہوں نے بھلائی کی، ان کے لیے اِس دنیا میں بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔ صبر کرنے والوں ہی کو ان کا ثواب بے حساب بھرپور دیا جائے گا۔ (5)

حامد نے عہد کرتے ہوئے کہا: واقعی امّی جان! صبر کرنے میں تو ہمارا بڑا فائدہ ہے کہ ہمیں صبر کرنے پر بے حساب ثواب ملتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی ہم سے محبت کرتا ہے اور اگر ہم بے صبری کا مظاہرہ کریں تو اِس سے ہماری مصیبت بھی ختم نہیں ہوگی اور مفت کا ثواب بھی ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ آپ نے مجھے بہت اچھی باتیں بتائیں اب میں صبر کرکے خوب ثواب کماؤں گا۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 2، البقرۃ: 155

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ

وَ	لَنَبْلُوَنَّكُمْ	بِشَيْءٍ	مِّنَ	الْخَوْفِ	وَ	الْجُوْعِ	وَ	نَقْصٍ	مِّنَ	الْاَمْوَالِ
اور	ضرور ہم آزمائیں گے تمہیں	کسی چیز کے ساتھ، کچھ	سے	خوف	اور	بھوک	اور	کمی، نقصان	سے	مالوں

اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں

وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾

وَ	الْاَنْفُسِ	وَ	الثَّمَرٰتِ	وَ	بَشِّرِ	الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾
اور	جانوں	اور	پھلوں (کی)	اور	خوشخبری دو	صبر کرنے والوں (کو)

کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو○

پارہ 4، اٰلِ عمران: 146

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا

وَ	كَاَيِّنْ	مِّنْ	نَّبِيٍّ	قٰتَلَ	مَعَهٗ	رِبِّيُّوْنَ	كَثِيْرٌ	فَمَا وَهَنُوْا
اور	کتنے ہی	سے	نبی	جہاد کیا (اس نبی نے)	اس کے ساتھ (تھے)	رب والے	بہت سے	تو انہوں نے ہمت نہ ہاری

اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا، ان کے ساتھ بہت سے اللہ والے تھے تو انہوں نے اللہ کی راہ میں

لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ

لِمَآ	اَصَابَهُمْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	مَا ضَعُفُوْا	وَ	مَا اسْتَكَانُوْا
(اس) وجہ سے جو	(مصیبتیں) پہنچی انہیں	میں	اللہ کی راہ	اور	نہ کمزوری دکھائی	اور	نہ وہ دبے

پہنچنے والی تکلیفوں کی وجہ سے نہ تو ہمت ہاری اور نہ کمزوری دکھائی اور نہ (دوسروں سے) دبے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

وَ	اللّٰهُ	يُحِبُّ	الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾
اور	اللہ	محبت فرماتا ہے	صبر کرنے والوں (سے)

اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے○

پارہ 2، البقرۃ: 177

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ

لَيْسَ	الْبِرَّ	اَنْ	تُوَلُّوْا	وُجُوْهَكُمْ	قِبَلَ الْمَشْرِقِ	وَ	الْمَغْرِبِ	وَ	لٰكِنَّ	الْبِرَّ
نہیں	(اصل) نیکی	(یہ) کہ	تم پھیرلو	اپنے چہرے	مشرق کی طرف	اور	مغرب (کی)	اور	لیکن	نیکی (اصلی نیک)

اصل نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ اصلی نیک

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ

مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	الْمَلٰٓئِكَةِ	وَ	الْكِتٰبِ	وَ	النَّبِيّٖنَ
وہ ہے جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت	اور	فرشتوں	اور	کتاب	اور	انبیاء (پر)

وہ ہے جو اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ

وَ	اٰتَى	الْمَالَ	عَلٰى حُبِّهٖ	ذَوِي الْقُرْبٰى	وَ	الْيَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِيْلِ ①
اور	وہ دے	مال	اس کی محبت پر (میں)	قرابت والوں، رشتہ داروں	اور	یتیموں	اور	مسکینوں	اور	مسافر

اور اللہ کی محبت میں عزیز مال رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں

وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ

وَ	السَّآئِلِيْنَ	وَ	فِي	الرِّقَابِ	وَ	اَقَامَ	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَى	الزَّكٰوةَ
اور	مانگنے والوں (کو)	اور	میں	گردنیں (چھڑانے، غلام آزاد کرانے)	اور	قائم کرے	نماز	اور	ادا کرے	زکوٰۃ

اور سائلوں کو اور (غلام لونڈیوں کی) گردنیں آزاد کرانے میں خرچ کرے اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

وَ	الْمُوْفُوْنَ	بِعَهْدِهِمْ	اِذَا	عٰهَدُوْا	وَ	الصّٰبِرِيْنَ	فِي	الْبَاْسَآءِ	وَ	الضَّرَّآءِ
اور	پورا کرنے والے	اپنے عہد کو	جب	وہ عہد کریں	اور	صبر کرنے والے	میں	تنگدستی، مصیبت	اور	سختی، بیماری

اور وہ لوگ جو عہد کر کے اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں اور مصیبت اور سختی میں

وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

وَ	حِيْنَ الْبَاْسِ	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	صَدَقُوْا ②	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾
اور	سختی کے وقت، جہاد کے وقت	یہ لوگ	وہ ہیں جو	سچے ہیں	اور	یہ لوگ	وہ	ڈرنے والے، پرہیزگار

اور جہاد کے وقت صبر کرنے والے ہیں یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں ○

پارہ 23، الزمر: 10

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ

قُلْ	يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوْا	رَبَّكُمْ	لِلَّذِيْنَ	اَحْسَنُوْا	فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا	حَسَنَةٌ
تم کہو	اے میرے وہ بندو جو	ایمان لائے	ڈرو	اپنے رب (سے)	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	بھلائی کی	اس دنیا میں	بھلائی (ہے)

تم فرماؤ: اے میرے مومن بندو! اپنے رب سے ڈرو۔ جنہوں نے بھلائی کی، ان کے لیے اِس دنیا میں بھلائی ہے

① اِبْنَ السَّبِيْل لفظ کا لفظی ترجمہ ہے راستے کا بیٹا اور اس سے مراد مسافر ہوتا ہے۔

② یعنی صحیح عقائد رکھنے والے اور نمازی، زکوٰۃ و صدقات دینے والے، صبر کے عادی، وعدے کے پابند اور نیک اعمال کرنے والے ہی اپنے دعوئ ایمان میں کامل طور پر سچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی بنائے۔

وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝۱۰

وَ	اَرْضُ اللّٰهِ	وَاسِعَةٌ	اِنَّمَا	یُوَفَّى	الصّٰبِرُوْنَ	اَجْرَهُمْ	بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝۱۰
اور	اللہ کی زمین	وسیع (ہے)	صرف	بھرپور دیا جائے گا	صبر کرنے والوں (کو)	ان کا ثواب	حساب کے بغیر

اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔ صبر کرنے والوں ہی کو ان کا ثواب بے حساب بھرپور دیا جائے گا ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ بعض اوقات مصیبت دے کر بندوں کو آزماتا ہے۔

﴿2﴾... بندہ صبر کر کے بلند مقام و مرتبے تک پہنچ جاتا ہے۔

﴿3﴾... صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔

﴿4﴾... صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بے حساب ثواب عطا فرماتا ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند فرماتا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: صبر کرنے والوں کو کیا انعام ملتا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: صبر نہ کرنے میں ہمارا کیا نقصان ہے؟

جواب: ____________________

____

صحیح اور غلط پر نشانات لگائیے:

		صحیح	غلط
﴿1﴾	حامد نے اپنی امّی سے اچھا کھانا پکانے پر شکایت کی۔	صحیح	غلط
﴿2﴾	اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔	صحیح	غلط
﴿3﴾	صبر کرنے والوں کو بے حساب ثواب ملتا ہے۔	صحیح	غلط
﴿4﴾	صبر کے ذریعے انسان وہ مرتبہ پالیتا ہے جو عمل سے نہیں پاتا۔	صحیح	غلط

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... صبر کی فضیلت کو ذہن میں رکھ کر اپنے بارے میں غور و فکر کریں کہ ہم مصیبت کے وقت صبر کرتے ہیں یا شکوہ و شکایت کر کے صبر کا اجر ضائع کر دیتے ہیں۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... صبر کی فضیلت پر دو آیتیں مع ترجمہ یاد کیجیے۔

دستخط ٹیچر:____________ دستخط سرپرست:____________

مصیبت بھلائی کی علامت ہے

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو مصائب میں مبتلا فرماتا ہے۔ (بخاری، 4/4، حدیث: 5645)

عافِیت والے تمنّا کریں گے

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بروزِ قیامت اَہلِ بلا (بیماروں اور آفت زدوں) کو ثواب عطا کیا جائیگا تو عافِیت والے تمنّا کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔ (ترمذی، 4/180، حدیث: 2410)

دینداری کے اعتبار سے مصیبت

رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بندے کو اپنی دِینداری کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر وہ دِین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دِین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ کریم اس کی دِینداری کے مطابق اسے آزماتا ہے۔ بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس دنیا ہی میں اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(ابن ماجہ، کتاب الفتن، 4/369، حدیث: 4023)

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ

تعارف و مضامین:

اس سورت کے تین نام ہیں: (1) سورۂ شرح (2) سورۂ اِنْشِراح (3) سورۂ الم نشرح۔ اور یہ تینوں نام اس سورت کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔ اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شخصیت اور آپ کے چند اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔ اس سورت میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کیے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کی گئی نعمتیں بیان کی گئیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاطر ہدایت، معرفت، نصیحت، نبوت اور علم و حکمت کے لئے آپ کے سینۂ اقدس کو کشادہ اور وسیع کر دیا اور آپ کو ایسا شفیع (شفاعت کرنے والا) بنایا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا۔ (2) مشکلات و مصائب کے بعد آسانیاں عطا کرنے کا وعدہ فرمایا گیا۔ (3) اس سورت کے آخر میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آخرت کے لیے دعا کرنے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے رہنے کا حکم دیا گیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، الم نشرح

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾

اَلَمْ نَشْرَحْ	لَكَ	صَدْرَكَ ﴿۱﴾	وَ وَضَعْنَا	عَنْكَ	وِزْرَكَ ﴿۲﴾	الَّذِیْۤ	اَنْقَضَ	ظَهْرَكَ ﴿۳﴾
کیا ہم نے کشادہ نہ کر دیا	تمہارے لئے	تمہارا سینہ	اور ہم نے اتار دیا	تم سے	تمہارا بوجھ	جس نے	توڑی تھی	تمہاری پیٹھ

کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا؟ ○ اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا ○ جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی ○

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ

وَ	رَفَعْنَا	لَكَ	ذِكْرَكَ ﴿۴﴾	فَاِنَّ	مَعَ الْعُسْرِ	یُسْرًا ﴿۵﴾	اِنَّ
اور	ہم نے بلند کر دیا	تمہارے لئے	تمہارا ذکر	تو بیشک	دشواری کے ساتھ	آسانی (ہے)	بیشک

اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا ○ تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ○ بیشک

مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

مَعَ الْعُسْرِ	یُسْرًا ﴿۶﴾	فَاِذَا	فَرَغْتَ	فَانْصَبْ ﴿۷﴾	وَ	اِلٰى رَبِّكَ	فَارْغَبْ ﴿۸﴾
دشواری کے ساتھ	آسانی (ہے)	تو جب	تم فارغ ہو	تو محنت کرو	اور	اپنے رب ہی کی طرف	تو تم رغبت رکھو

دشواری کے ساتھ آسانی ہے ○ تو جب تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو ○ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک سینہ ہدایت، نصیحت اور علم و حکمت کے لیے کشادہ کر دیا۔

﴿2﴾... ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی امت سے بے حد پیار فرماتے ہیں۔

﴿3﴾... ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کافروں کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے غمزدہ رہتے تھے۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شفاعت قبول کیے جانے والا بنا کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غم دور کر دیا۔

﴿5﴾... جب بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے ساتھ ہی ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

﴿6﴾... ایک تنگی کے بعد دو سہولتیں اور آسانیاں آتی ہیں۔

﴿7﴾... نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ نماز کے بعد مانگی جانے والی دُعا قبول ہوتی ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غمگین کیوں رہا کرتے تھے؟

جواب: ________________________________

____

سوال 2: سبق میں موجود سورت کے کتنے اور کون کون سے نام ہیں نیز یہ نام کہاں سے ماخوذ ہیں؟

جواب: ________________________________

____

ان الفاظ کو محاوروں میں استعمال کیجیے:

﴿1﴾	سینہ	
﴿2﴾	دل	
﴿3﴾	ذکر	
﴿4﴾	فارغ	
﴿5﴾	رغبت	

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... کیا آپ نماز ختم کرنے کے بعد دعا مانگتے ہیں؟

﴿2﴾... آپ مصیبت اور پریشانی پر بے صبری کا مظاہرہ تو نہیں کرتے؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاطر آپ کا ذکر بلند کرنے کے کوئی دو معنیٰ ٹیچر سے پوچھ کر یاد کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

ہر طرف ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام کی شہرت تمام آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ کلمۂ شہادت اور تشہد میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے، سابقہ آسمانی کتابوں میں آپ کا ذکر ہے اور تمام آفاق میں آپ کا ذکر پھیلا ہوا ہے اور آپ خاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں۔ خطبوں اور اذان میں آپ کا ذکر کیا جاتا ہے دینی کتب کے شروع اور آخر میں آپ کا ذکر ہوتا ہے قرآن مجید میں بہت جگہ اللہ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر ہے مثلاً وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ، وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور اللہ تعالیٰ آپ کو رسول اور نبی کے عنوان سے ندا فرماتا ہے اور دیگر انبیا کو ان کے ناموں سے ندا فرماتا ہے مثلاً یا موسیٰ یا عیسیٰ اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت رکھ دی ہے آپ کے متبعین آپ کی نعت پڑھتے ہیں اور آپ کے فضائل بیان کرتے ہیں آپ پر درود پڑھتے ہیں اور آپ کی سنتوں کی حفاظت کرتے ہیں بلکہ ہر فرض نماز کے ساتھ آپ کی سنت میں زائد نماز پڑھتے ہیں وہ فرض میں اللہ کے حکم پر عمل کرتے اور سنت میں آپ کے حکم پر عمل کرتے ہیں اور آپ کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا ہے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کرلی اور آپ کی بیعت کو اللہ کی بیعت قرار دیا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کر رہے ہیں۔ بادشاہ آپ کی اطاعت کرنے میں عار نہیں سمجھتے، قراء آپ کے الفاظ کی ادائیگی کے طریقہ کی حفاظت کرتے ہیں اور مفسرین آپ کی کتاب کی آیات کی تفسیر کرتے ہیں، واعظین آپ کی احادیث کی تبلیغ کرتے ہیں علماء اور سلاطین آپ کے روضہ کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر صلوۃ وسلام عرض کرتے ہیں اور آپ کے روضہ کی خاک سے اپنے چہروں کو سجاتے ہیں اور آپ کی شفاعت کی امید رکھتے ہیں سو آپ کا شرف روزِ قیامت تک باقی رہے گا۔

اے ایمان والو!

آج مہینے کا پہلا جمعہ ہے اور ہر پہلے جمعے کو سر مبشر ماہانہ درسِ قرآن دیتے ہیں جسے اسکول کے تمام طلبہ بہت ہی شوق سے سنتے ہیں، جیسے ہی سر مبشر نے تقریر شروع کی پورے ہال میں سناٹا چھا گیا اور سب پوری توجہ سے تقریر سننے لگے۔

پیارے بچو! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہر مہینے کے پہلے جمعہ کو ہمارا درسِ قرآن کا سلسلہ ہوتا ہے۔ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں سے خطاب فرمایا تو کبھی فقط کفار سے تو کبھی خاص مومنوں سے۔ جب تمام لوگوں سے خطاب فرمایا تو "یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ" (یعنی اے لوگو!) کہہ کر پکارا مگر جب مومنوں سے خطاب فرمایا تو "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" (یعنی اے ایمان والو!) کے دل نواز خطاب سے پکارا، یہ اعزاز بھی صرف اسی امتِ محمدیہ کا خاصہ ہے اس کے علاوہ کسی اور امت کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح نہیں پکارا۔ آج کے درسِ قرآن میں، میں نے انہیں آیات کا انتخاب کیا ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے براہِ راست مسلمانوں کو مخاطب فرمایا ہے۔ قرآن میں تقریباً 89 مقامات پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب فرمایا۔ آیئے! اُن میں سے چند مقامات کے بارے میں سنتے ہیں کہ کس مقام پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کیا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

آج کے اس پر فتن دور میں ہم مسلمان مسلسل تنزلی کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کی بادشاہت، دولت، عزت و وقار سب کچھ چلا گیا زمانے کی ہر مصیبت کا شکار مسلمان بن رہے ہیں اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم مسلمانوں نے قرآن کے احکامات پر عمل اور پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کی پیروی کرنا چھوڑ دیا ہے اور ہماری زندگی اسلامی زندگی نہ رہی، ہم نے اسلامی تعلیمات کو چھوڑ کر اغیار کے طریقے پر چلنا شروع کر دیا ہے جبکہ ہمارا ربّ ہمیں یہ حکم دے رہا ہے کہ پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔[1]

اس آیت میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ شیطان کی پیروی نہ کریں لیکن افسوس! آج کل مسلمان شیطان کے بہکاوے میں آ کر کافروں کے طریقے پر چل رہے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں بے حیائی، بے پردگی، فحاشی اور عریانی بہت تیزی سے پھیل رہی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم قرآن کی پیروی چھوڑ کر شیطان کی پیروی کر رہے ہیں اور قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شیطان کی پیروی کرے گا تو وہ اسے بے حیائی اور بری بات ہی بتائے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ایمان والو! شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو اور جو شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہے تو بیشک شیطان تو بے حیائی اور بُری بات ہی کا حکم دے گا اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی شخص بھی کبھی پاکیزہ نہ ہوتا البتہ اللہ پاکیزہ فرما دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔[2]

اللہ تعالیٰ نے ہمیں شیطان کی پیروی سے منع فرمایا اور یہ بھی بتادیا کہ ہم کس کی پیروی کریں چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔ پھر اگر کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس بات کو اللہ اور رسول کی بارگاہ میں پیش کرو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا ہے۔ (3)

اسی طرح سورۂ انفال میں بھی فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور سُن کر اس سے منہ نہ پھیرو۔ (4)

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی اور اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنے کا حکم دیا لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلیں اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل کریں، نیکیاں کریں اور گناہوں سے بچیں نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کریں۔ قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر اس کا حکم دیا ہے چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور تمہیں موت صرف اسلام کی حالت میں آئے۔ (5)

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے خوفِ خدا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو تمہیں حق و باطل میں فرق کر دینے والا نور عطا فرمادے گا اور تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہاری مغفرت فرمادے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (6)

سُبْحَانَ اللہ! جو بندہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اس کی بخشش فرما دیتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و کرم ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کریں۔ اگر ہم اپنے دل میں خوفِ خدا یعنی تقویٰ و پرہیز گاری پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسا عمل عطا فرمادیا ہے کہ اگر ہم وہ کام کریں تو ہمیں تقویٰ حاصل ہو گا چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔ (7)

اس آیت میں مسلمانوں کو یہ بتایا گیا کہ تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جیسا کہ سابقہ امتوں پر بھی روزے فرض تھے۔ لہٰذا تم روزے رکھو اور روزے رکھنے کا فائدہ یہ ہو گا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ گے لہٰذا اگر ہم متقی بننا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم روزے رکھیں۔ جو لوگ رمضان کے روزے نہیں رکھتے ایک تو وہ فرض چھوڑنے کا گناہ کرتے ہیں دوسرا یہ کہ متقی بننے کا موقع بھی ہاتھ سے گنوا دیتے ہیں۔

پیارے بچو! جب ہم پر کوئی مشکل یا مصیبت آئے تو شکوہ و شکایت کرنے کے بجائے ہمیں چاہیے کہ صبر کریں اور نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اس طرح کرنے سے ہمیں ثواب بھی ملے گا اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہماری مشکل بھی آسان ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد مانگو، بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ (8)

افسوس! کہ آج کل ہماری مسجدیں ویران ہیں اور گناہوں کی جگہیں آباد ہیں شاید اسی وجہ سے ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے، اگر ہم پابندی سے نماز پڑھیں تو ہماری پریشانیاں دور ہو جائیں گی اور ہمیں ذہنی و قلبی سکون بھی حاصل ہو گا۔ نیز اگر کوئی مشکل آجائے تو ہمیں اس پر صبر کرنا چاہیے کہ صبر کرنے سے ہمیں ثواب ملے گا جب کہ بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے وہ مشکل تو دور نہیں ہو گی بلکہ صبر کا ثواب ہاتھ سے چلا جائے گا۔

پیارے بچو! آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں کو دنیا کا مال کمانے کی ایسی دُھن ہے کہ انہیں حلال و حرام کی کوئی پرواہ ہی نہیں بس مال آنا چاہیے، چاہے جائز طریقے سے آئے یا ناجائز طریقے سے، حلال حرام کی پرواہ کیے بغیر ہر کوئی مال کمانے کی دُھن میں مگن ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو حلال رزق کھانے اور اس پر شکر ادا کرنے کا حکم دیا چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ (9)

اس آیت میں مسلمانوں کو حلال رزق کھانے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں پر شکرِ الٰہی بجالانے کا حکم دیا گیا ہے کہ اے مسلمانو! تم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتیں کھاؤ اور پھر اُس کا شکر ادا کرو۔ لہٰذا ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل ہم ایک عجیب سی بے چینی، بے قراری، بے سکونی اور بد امنی کا شکار ہیں، دنیا کی ہر آسائش موجود ہے مگر پھر بھی کسی صورت چین و سکون حاصل نہیں ہوتا سونے کے لیے نیند کی گولیوں کا سہارا لینا پڑتا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو چھوڑ دیا ہے، ہم دنیا میں اس قدر مگن ہو گئے ہیں کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا وقت ہی نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں مسلمانوں کو کثرت سے ذِکرِ الٰہی کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو۔ (10)

اس آیت میں کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنے کا حکم دیا ہے اگر ہم اللہ کا ذکر کریں گے تو ہمیں ضرور چین و سکون اور امن حاصل ہو گا کیونکہ سورۂ رعد کی آیت نمبر 28 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "سُن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل چین پاتے ہیں۔" ہمیں چاہیے کہ کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کریں اس سے ہمارے دلوں کو چین و سکون بھی حاصل ہو گا اور ہماری آخرت بھی سنور جائے گی۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنا ذکر کرنے کا حکم دیا وہاں اپنے پیارے رسول حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود و سلام بھیجنے کا بھی حکم ارشاد فرمایا چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (11)

ہمیں اپنے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب درود و سلام بھیجنا چاہیے کیونکہ یہ ایسا کام ہے جو خود اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے بھی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم بھی دیا ہے نیز درود و سلام پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں جن کا ذکر احادیثِ مبارکہ میں ہے۔

اِس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اپنے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب و احترام کرنے کا بھی

حکم دیا ہے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب سکھاتے ہوئے فرمایا: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو اور ان کے حضور زیادہ بلند آواز سے کوئی بات نہ کہو جیسے ایک دوسرے کے سامنے بلند آواز سے بات کرتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔(12)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو بارگاہِ رسالت کے آداب میں سے ایک ادب سکھاتے ہوئے فرمایا کہ جب رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ہو تو اپنی آواز بلند نہ کرو بلکہ آہستہ آواز میں گفتگو کرو ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو گی۔ تفسیر ابنِ کثیر میں ہے: "علمائے کرام فرماتے ہیں کہ آج بھی جب کوئی شخص مسجدِ نبوی میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضے کی زیارت کے لیے حاضر ہو تو وہاں اپنی آواز نیچی رکھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہاں آواز بلند کرے اور اپنے اعمال ضائع کر بیٹھے۔"(13)

پیارے بچو! ایک اور بات کی طرف آپ کی توجہ دلاتا چلوں، آج کل ہم لوگ ایک ایسی برائی میں مبتلا ہو گئے ہیں جو کہ بہت ساری برائیوں کی جڑ ہے اور وہ ہے جھوٹ۔ ہم بات بات پر جھوٹ بولتے ہیں، گھر میں امی ابو سے جھوٹ بولتے ہیں، اسکول میں ٹیچر سے جھوٹ بولتے ہیں، آپس میں دوستوں سے جھوٹ بولتے ہیں اسی طرح کسی سے کاروباری ڈیل کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں، خرید و فروخت میں جھوٹ بولتے ہیں، الغرض بات بات پر جھوٹ بولتے ہیں جس کا نقصان یہ ہوا کہ آج ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان پر بھروسہ نہیں ہے یاد رکھیں جب کوئی ایک جھوٹ بولتا ہے تو اُسے ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ اگر ہم لوگ سچ بولنا شروع کر دیں اور جھوٹ جیسی بُری عادت سے اپنی جان چھڑا لیں تو ہم اور ہمارا یہ ملک بڑی ترقی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ہمیں سیدھی سچی بات کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہا کرو۔(14)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں سچے لوگوں کے ساتھ رہنے کا حکم دیا: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔(15)

ان دونوں آیتوں میں سچی اور سیدھی بات کرنے اور سچے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ہمیشہ سچ بولیں اور جھوٹ سے اجتناب کریں۔ خود بھی جھوٹ اور دوسری برائیوں سے بچیں اور اپنے گھر والوں کو بھی ان برائیوں سے بچائیں کیونکہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کی اصلاح کرنے کا بھی حکم دیا ہے چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔(16)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ اپنے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں یعنی ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچوں کو بھی گناہوں سے بچائیں انہیں نیکی کا حکم دیں اور اُس آگ سے بچائیں جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں لہٰذا ہمیں خود بھی گناہوں سے بچنا ہے

اور اپنے گھر والوں کو بھی بچانا ہے اور ایسا ہرگز نہ ہو کہ اُن کی محبت میں یا اُن کی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے ہم گناہوں بھرے کاموں میں پڑ جائیں کیونکہ کبھی کبھی انسان اپنی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے اہلِ خانہ کی وجہ سے بھی گناہوں میں مشغول ہو جاتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دے اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (17)

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہمیں تنبیہ فرمائی ہے کہ اپنے گھر والوں یا مال کی وجہ سے ہم گناہوں میں پڑ کر اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو جائیں۔

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان نعمتوں میں سے ایک نعمت رزقِ حلال بھی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس حلال مال میں سے کچھ مال صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے: اے ایمان والو! ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے اللہ کی راہ میں اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کر لو جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہو گی اور نہ کافروں کے لیے دوستی اور نہ شفاعت ہو گی اور کافر ہی ظالم ہیں۔ (18)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ راہِ خدا میں صدقہ کرتے رہیں اس میں ہمارا اپنا ہی فائدہ ہے کیونکہ صدقہ کرنے کے بے شمار فضائل و برکات احادیث میں آئے ہیں اُن میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ صدقہ کر کے کسی پر احسان نہیں جتانا چاہیے بعض لوگ کسی نیک کام میں خرچ کرتے ہیں یا کسی غریب کی مدد کرتے ہیں تو احسان جتا جتا کر اس بے چارے کو تکلیف دیتے ہیں ایسا کرنے سے صدقے کی نیکی ضائع ہو جاتی ہے جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے برباد نہ کر دو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھلاوے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتا تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی ہے تو اس پر زوردار بارش پڑی جس نے اسے صاف پتھر کر چھوڑا، ایسے لوگ اپنے کمائے ہوئے اعمال سے کسی چیز پر قدرت نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (19)

اس آیت میں ہمیں یہ بتایا گیا کہ جب صدقہ کر دو تو پھر جتا کر یا ریاکاری کر کے اس صدقے کے ثواب کو ضائع نہ کرو لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اخلاص کے ساتھ راہِ خدا میں صدقہ کریں اور جس پر صدقہ کریں اسے بھی احساس نہ دلائیں کہ ہم نے اس پر کوئی احسان کیا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہماری نیکیوں کو قبول فرمائے اور ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے۔ اپنے گناہوں سے توبہ بھی کرنی چاہیے اور توبہ ایسی ہو جیسا کہ اس کا حق ہے یعنی جس گناہ سے توبہ کریں پھر دوبارہ وہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کریں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی ہی توبہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے مٹا دے اور تمہیں ان باغوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں

رواں ہیں جس دن اللہ نبی اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے رسوا نہ کرے گا، ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہو گا، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ (20)

اللہ تعالیٰ ہمیں پکی اور سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پیارے بچو! آج جمعہ کا دن ہے، آج کے دن کو مسلمانوں کی عید کا دن بھی کہا گیا ہے، آج کے دن کو ہفتے کے بقیہ تمام دنوں پر فضیلت حاصل ہے اور آج کے دن ہم جمعہ کی نماز بھی ادا کرتے ہیں۔ جمعہ کی نماز بھی مسلمانوں کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے پوری سورت نازل فرمائی جس کا نام ہی "سورۂ جمعہ" ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ جب جمعہ کی اذان ہو جائے تو پھر تمام کام چھوڑ کر جمعہ کی تیاری کرو۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ (21)

اس آیت میں ہمیں نمازِ جمعہ کی تیاری کرنے کی سختی سے تاکید کی گئی ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جمعہ کے دن اذان سے پہلے ہی جمعہ کی تیاری کر لیں اور جیسے ہی اذان ہو ہم مسجد پہنچ جائیں۔ تو آج جمعہ کا دن ہے، آپ سب لوگ مسجد میں جا کر جمعہ کی نماز ادا کریں گے نا؟

جی۔۔۔ سب بچوں نے بلند آواز سے جمعہ کی نماز پڑھنے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

پھر سر مبشر نے درسِ قرآن کو ختم کرتے ہوئے کہا: اگر ہم سب قرآن کی تعلیمات کے مطابق عمل کریں تو ہم اس دنیا میں بھی ترقی کریں گے اور آخرت میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ آخر میں سر مبشر نے دعا کروائی پھر سب بچے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 2، البقرۃ: 208

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	ادْخُلُوْا	فِی	السِّلْمِ	كَآفَّةً	وَ	لَا تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	داخل ہو جاؤ	میں	اسلام	پورے پورے	اور	نہ پیروی کرو	شیطان کے قدموں (راستوں کی)

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۰۸﴾

اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِیْنٌ ﴿۲۰۸﴾
بیشک وہ	تمہارے لئے	دشمن (ہے)	کھلا، ظاہر

بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○

پارہ 18، النور: 21

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	وَ	مَنْ	يَّتَّبِعْ	خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ①
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم پیروی نہ کرو	شیطان کے قدموں (کی)	اور	جو	پیروی کرتا ہے	شیطان کے قدموں (کی)

اے ایمان والو! شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو اور جو شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہے

فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى

فَاِنَّهٗ	يَاْمُرُ	بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ	وَ	لَوْ لَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَ	رَحْمَتُهٗ	مَا زَكٰى
تو بیشک وہ	حکم دے گا	بے حیائی اور بری بات کا	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت	(تو) پاک نہ ہوتا

تو بیشک شیطان تو بے حیائی اور بُری بات ہی کا حکم دے گا اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے

مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾

مِنْكُمْ	مِّنْ اَحَدٍ	اَبَدًا	وَّ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يُزَكِّيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾
تم میں سے	کوئی ایک	کبھی	اور	لیکن	اللہ	پاک کر دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

کوئی شخص بھی کبھی پاکیزہ نہ ہوتا البتہ اللہ پاکیزہ فرمادیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○

پارہ 5، النساء: 59

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوا	الرَّسُوْلَ	وَ	اُولِي الْاَمْرِ ②	مِنْكُمْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اطاعت کرو	اللہ (کی)	اور	اطاعت کرو	رسول (کی)	اور	حکومت والوں (کی)	اپنے میں سے

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

فَاِنْ	تَنَازَعْتُمْ	فِيْ	شَيْءٍ	فَرُدُّوْهُ	اِلَى	اللّٰهِ	وَ	الرَّسُوْلِ	اِنْ	كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ
پھر اگر	تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے	میں	کسی چیز	تو پھیر دو اسے	کی طرف	اللہ	اور	رسول	اگر	تم ایمان رکھتے ہو

پھر اگر کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس بات کو

بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾

بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	ذٰلِكَ	خَيْرٌ	وَّ	اَحْسَنُ	تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾
اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	یہ	بہتر	اور	سب سے اچھا	انجام (میں)

اللہ اور رسول کی بارگاہ میں پیش کرو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا ہے ○

① شیطان کے قدموں سے مراد شیطان کے طریقے ہیں، ان میں وہ تمام طریقے داخل ہیں جن پر بے حیائی اور بری بات ہونے کا اطلاق ہوتا ہے، جیسے زنا کی تہمت لگانا، گالی دینا، جھوٹ بولنا اور لوگوں کے عیبوں کی شرعی ضرورت کے بغیر چھان بین کرنا وغیرہ۔ بے حیائی شیطان کو بہت پسند ہے، اسی لئے جہاں شیطان کے اثرات زیادہ ہوں وہیں بے حیائی بھی زیادہ ہوتی ہے۔

② اُولِی الْاَمْر میں امام، امیر، بادشاہ، حاکم، قاضی، علماء سب داخل ہیں۔

پارہ 9، الانفال:20

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿٢٠﴾

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	وَ	لَا تَوَلَّوْا	عَنْهُ	وَ	اَنْتُمْ	تَسْمَعُوْنَ ﴿٢٠﴾
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اطاعت کیا کرو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	منہ نہ پھیرو	اس سے	اور	تم	سنتے ہو

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور سن کر اس سے منہ نہ پھیرو ○

پارہ 4، ال عمران:102

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	حَقَّ تُقٰتِهٖ	وَ	لَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	(جیسا) اس سے ڈرنے کا حق (ہے)	اور	تم ہرگز نہ مرنا	مگر

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور تمہیں موت صرف

وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾

وَ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾
اور (اس حال میں کہ)	تم (ہو)	اسلام والے، مسلمان

اسلام کی حالت میں آئے ○

پارہ 9، الانفال:29

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنْ	تَتَّقُوا	اللّٰهَ	يَجْعَلْ	لَّكُمْ	فُرْقَانًا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر	تم ڈرو گے	اللہ (سے)	(تو) وہ بنادے گا	تمہارے لئے	حق و باطل میں فرق کرنے والا (نور)

اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو تمہیں حق و باطل میں فرق کردینے والا نور عطا فرمادے گا

وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾

وَّ	يُكَفِّرْ	عَنْكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ	وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾
اور	مٹادے گا	تم سے	تمہاری خطائیں	اور	مغفرت فرمادے گا	تمہاری	اور	اللہ	بڑے فضل والا (ہے)

اور تمہارے گناہ مٹادے گا اور تمہاری مغفرت فرمادے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○

پارہ 2، البقرۃ:183

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الصِّيَامُ	كَمَا	كُتِبَ	عَلَى	الَّذِيْنَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تم پر	روزے رکھنا	جیسے	لکھا گیا، فرض کیا گیا	پر، اوپر	ان لوگوں کے جو

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے

مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۸۳﴾

مِنۡ	قَبۡلِکُمۡ	لَعَلَّکُمۡ	تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۸۳﴾
سے	تم سے پہلے	تا کہ تم	پرہیزگار بن جاؤ

گئے تھے تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ ○

پارہ 2، البقرۃ: 153

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۳﴾

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	اسۡتَعِیۡنُوۡا	بِالصَّبۡرِ	وَ	الصَّلٰوۃِ	اِنَّ	اللّٰهَ	مَعَ	الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۳﴾
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	مدد طلب کرو	صبر سے	اور	نماز (سے)	بیشک	اللہ	ساتھ (ہے)	صبر کرنے والوں (کے)

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد مانگو، بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے ○

پارہ 2، البقرۃ: 172

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ وَ اشۡکُرُوۡا لِلّٰهِ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	کُلُوۡا	مِنۡ	طَیِّبٰتِ	مَا	رَزَقۡنٰکُمۡ	وَ	اشۡکُرُوۡا	لِلّٰهِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم کھاؤ	سے	پاکیزہ چیزیں	جو	ہم نے دیں تمہیں	اور	شکر ادا کرو	اللہ کا

اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو

اِنۡ کُنۡتُمۡ اِیَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۱۷۲﴾

اِنۡ	کُنۡتُمۡ	اِیَّاهُ	تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۱۷۲﴾
اگر	تم ہو	اس کی (اسی کی)	عبادت کرتے

اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو ○

پارہ 22، الاحزاب: 41

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوا اللّٰهَ ذِکۡرًا کَثِیۡرًا ﴿۴۱﴾

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	اذۡکُرُوا	اللّٰهَ	ذِکۡرًا کَثِیۡرًا ﴿۴۱﴾
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت زیادہ یاد کرنا

اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو ○

پارہ 26، الحجرات: 2

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	لَا تَرۡفَعُوۡۤا	اَصۡوَاتَکُمۡ	فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ	وَ	لَا تَجۡهَرُوۡا	لَهٗ	بِالۡقَوۡلِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم بلند نہ کرو	اپنی آوازیں	نبی کی آواز پر	اور	بلند آواز سے نہ کہو	ان کے (حضور)	بات

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو اور ان کے حضور زیادہ بلند آواز سے کوئی بات نہ کہو

كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ②

لَا تَشْعُرُوْنَ ②	اَنْتُمْ	وَ	اَعْمَالُكُمْ	تَحْبَطَ	اَنْ	لِبَعْضٍ	كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ
تمہیں خبر نہ ہو	تم	اور	تمہارے اعمال	برباد نہ ہو جائیں	کہ	بعض سے	جیسے تمہارے بعض کا بلند آواز سے بات کرنا

جیسے ایک دوسرے کے سامنے بلند آواز سے بات کرتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ○

پارہ 22، الاحزاب: 70

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ⑦⓪

قَوْلًا سَدِيْدًا ⑦⓪	قُوْلُوْا	وَ	اللّٰهَ	اتَّقُوا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا
سیدھی بات	کہا کرو	اور	اللہ (سے)	ڈرو	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہا کرو ○

پارہ 11، التوبۃ: 119

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ①①⑨

مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ①①⑨	كُوْنُوْا	وَ	اللّٰهَ	اتَّقُوا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا
سچوں کے ساتھ	ہو جاؤ	اور	اللہ (سے)	ڈرو	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ ○

پارہ 28، التحریم: 6

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ

النَّاسُ ①	وَّقُوْدُهَا	نَارًا	اَهْلِيْكُمْ	وَ	اَنْفُسَكُمْ	قُوْۤا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا
آدمی	اس کا ایندھن	آگ (سے)	اپنے گھر والوں (کو)	اور	اپنی جانوں	تم بچاؤ	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی

وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ

اَمَرَهُمْ	مَاۤ	اللّٰهَ	لَّا يَعْصُوْنَ	مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ	عَلَيْهَا	الْحِجَارَةُ	وَ
اس نے حکم دیا انہیں	(اس میں) جو	اللہ (کی)	وہ نافرمانی نہیں کرتے	سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے (مقرر ہیں)	اس پر	پتھر (ہیں)	اور

اور پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے

وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ⑥

يُؤْمَرُوْنَ ⑥	مَا	يَفْعَلُوْنَ	وَ
انہیں حکم دیا جاتا ہے	جو	وہ کرتے ہیں	اور

اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے ○

① یہاں آدمی سے کافر اور پتھر سے بت وغیرہ مراد ہیں اور معنی یہ ہے کہ جہنم کی آگ انتہائی شدید حرارت والی ہے اور اس کا ایندھن لکڑیاں نہیں بلکہ کافر انسان اور پتھر کے بت ہیں۔

پارہ 28، المنٰفقون:9

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ								
یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُلْهِكُمْ	اَمْوَالُكُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُكُمْ	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	غافل نہ کردیں تمہیں	تمہارے مال	اور	نہ	تمہاری اولاد	اللہ کے ذکر سے
اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں								

وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹							
وَ	مَنْ	یَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ۝۹
اور	جو	کرے گا	یہ	تو یہ لوگ	وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)
اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ○						

پارہ 3، البقرۃ:254

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ							
یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَنْفِقُوْا	مِمَّا	رَزَقْنٰكُمْ	مِّنْ	قَبْلِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	خرچ کرو	(کچھ اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	سے	پہلے
اے ایمان والو! ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے اللہ کی راہ میں اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرلو							

اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌؕ										
اَنْ	یَّاْتِیَ	یَوْمٌ	لَّا	بَیْعٌ	فِیْهِ	وَ	لَا	خُلَّةٌ	وَّ	لَا	شَفَاعَةٌ
کہ	آجائے	دن	نہیں	کوئی خرید و فروخت	اس میں	اور	نہ	دوستی	اور	نہ	شفاعت، سفارش
جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ کافروں کے لئے دوستی اور نہ شفاعت ہوگی											

وَ الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۵۴			
وَ	الْكٰفِرُوْنَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۵۴
اور	کفر کرنے والے	وہ (وہی)	ظلم کرنے والے (ہیں)
اور کافر ہی ظالم ہیں ○			

پارہ 3، البقرۃ:264

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ							
یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُبْطِلُوْا	صَدَقٰتِكُمْ	بِالْمَنِّ	وَ	الْاَذٰى
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	باطل نہ کردو، ضائع نہ کردو	اپنے صدقات	احسان جتانے کے ساتھ	اور	تکلیف (کے ساتھ)
اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے برباد نہ کردو							

كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ

كَالَّذِیْ	یُنْفِقُ	مَالَهٗ	رِئَآءَ النَّاسِ	وَ	لَا یُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ	الْیَوْمِ	الْاٰخِرِ
(اس) کی طرح جو	خرچ کرتا ہے	اپنا مال	لوگوں کو دکھانے (کے لئے)	اور	وہ ایمان نہیں لاتا	اللہ پر	اور	دن، روزِ	آخرت (پر)

اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھلاوے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتا

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ

فَمَثَلُهٗ	كَمَثَلِ صَفْوَانٍ	عَلَیْهِ	تُرَابٌ	فَاَصَابَهٗ	وَابِلٌ	فَتَرَكَهٗ	صَلْدًا
تو اس کی مثال	چکنے پتھر کی مثال جیسی	اس پر	مٹی (ہو)	تو پہنچی اس پر	زوردار بارش	پس چھوڑ دیا اسے	صاف پتھر

تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی ہے تو اس پر زوردار بارش پڑی جس نے اسے صاف پتھر کر چھوڑا،

لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ(۲۶۴)

لَا یَقْدِرُوْنَ	عَلٰى شَیْءٍ	مِّمَّا	كَسَبُوْا	وَ	اللّٰهُ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ	الْكٰفِرِیْنَ(۲۶۴)
وہ قدرت نہیں پائیں گے	کسی چیز پر	(اس میں) سے جو	انہوں نے کمایا	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)	کفر کرنے والی

ایسے لوگ اپنے کمائے ہوئے اعمال سے کسی چیز پر قدرت نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ○

پارہ 28، التحریم: 8

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًاؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	تُوْبُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ	تَوْبَةً نَّصُوْحًا	عَسٰى	رَبُّكُمْ	اَنْ	یُّكَفِّرَ	عَنْكُمْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم توبہ کرو	اللہ کی طرف	سچی توبہ	قریب ہے	تمہارا رب	کہ	مٹادے	تم سے

اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں

سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ

سَیِّاٰتِكُمْ	وَ	یُدْخِلَكُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	یَوْمَ	لَا یُخْزِی	اللّٰهُ	النَّبِیَّ
تمہاری برائیاں	اور	داخل کرے تمہیں	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	(جس) دن	رسوا نہ کرے گا	اللہ	نبی

تم سے مٹادے اور تمہیں ان باغوں میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں جس دن اللہ نبی اور ان لوگوں کو

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗۚ نُوْرُهُمْ یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ

وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	نُوْرُهُمْ	یَسْعٰى	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَ	بِاَیْمَانِهِمْ	یَقُوْلُوْنَ
اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	ان کا نور	دوڑتا ہوگا	ان کے آگے	اور	ان کے دائیں	وہ عرض کریں گے

جو ان کے ساتھ ایمان لائے رسوا نہ کرے گا، ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہوگا، وہ عرض کریں گے،

رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَاۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ(۸)

رَبَّنَاۤ	اَتْمِمْ	لَنَا	نُوْرَنَا	وَ	اغْفِرْ	لَنَا	اِنَّكَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ(۸)
اے ہمارے رب	پورا کردے	ہمارے لیے	ہمارا نور	اور	بخش دے	ہمیں	بیشک تو	ہر چیز پر	خوب قادر (ہے)

اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے اور ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر خوب قادر ہے ○

پارہ 28، الجمعۃ:9

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ	فَاسْعَوْا ②	مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ	لِلصَّلٰوةِ	نُوْدِيَ ①	اِذَا	اٰمَنُوْۤا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا
اللہ کے ذکر کی طرف	تو دوڑو	جمعہ کے دن	نماز کیلئے	اذان دی جائے	جب	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے
اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو								

وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑨

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑨	اِنْ	لَّكُمْ	خَيْرٌ	ذٰلِكُمْ	الْبَيْعَ	ذَرُوا	وَ
تم جانتے ہو	اگر	تمہارے لیے	بہتر (ہے)	یہ	خرید و فروخت	چھوڑ دو	اور
اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے ○							

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... شیطان انسان کو بے حیائی اور برے کاموں کی طرف بلاتا ہے ہمیں شریعت پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجانا چاہیے۔

﴿2﴾... گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کے لیے اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کرنا ضروری ہے۔

﴿3﴾... ہمیں ہمیشہ سچی بات کرنی چاہیے اور جھوٹ سے بچنا چاہیے۔

﴿4﴾... ہمیں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔

﴿5﴾... صدقہ کر کے احسان جتانے یا ریاکاری کرنے سے اس کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔

﴿6﴾... جب جمعہ کی نماز کی اذان ہو جائے تو سارے کام چھوڑ کر نمازِ جمعہ کی تیاری کرنی چاہیے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: قرآن پاک میں کتنے مقامات پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا کہہ کر مخاطب فرمایا ہے؟

جواب:______

سوال 2: قرآنی آیت کے مطابق بتائیے کہ شیطان ہمیں کس چیز کا حکم دیتا ہے؟

جواب:______

① یہاں اذان سے مراد پہلی اذان ہے، نمازِ جمعہ کی تیاری واجب ہونے اور خرید و فروخت ترک کر دینے کا تعلق اسی اذان سے ہے، دوسری اذان سے نہیں جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے۔

② دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کیلئے تیاری شروع کر دو اور ذِکْرُ اللہ سے جمہور علماء کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔

سوال 3: قرآن میں ہمیں کس کس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب :____

سوال 4: روزہ رکھنے سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

جواب :____

____

آیات کے ترجمے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خالی جگہیں پر کیجیے:

﴿1﴾... اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا________ ادا کرو۔

﴿2﴾... بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر________ بھیجتے ہیں۔

﴿3﴾... اے ایمان والو! اپنی________ نبی کی آواز پر________ نہ کرو۔

﴿4﴾... اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی________ کرو جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... مذکورہ آیتوں میں سے پانچ آیتیں یاد کر کے اپنے ٹیچر کو سنائیے۔

﴿2﴾... مذکورہ احکام میں سے کسی ایک حکم پر نوٹ لکھیں۔ مثلاً نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ

دستخط ٹیچر:____________ دستخط سرپرست:____________

ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کے فضائل

(1) جیسے ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام نبیوں کے سردار ہیں ایسے ہی آپ کی امت ساری امتوں کی سردار ہے۔

(2) گزشتہ امتوں کے عیوب قرآن پاک میں بیان ہوئے جس سے وہ ساری دنیا میں بدنام ہو گئیں۔ اس امت کی پردہ پوشی کی گئی۔

(3) اللہ کریم نے دیگر امتوں کو انبیا کے ناموں سے پکارا جیسے یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ، مگر اس امت کو یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے دلکش خطاب سے نوازا گیا۔

(4) یہی امت کل قیامت میں گزشتہ نبیوں کی گواہی دے گی کہ اے اللہ کریم! انہوں نے اپنی اپنی قوموں کو تبلیغ کی تھی۔

تعارف و مضامین:

خون کے لوتھڑے کو عربی میں ”عَلَق “ کہتے ہیں، اس سورت کی دوسری آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورۂ علق “ کہتے ہیں۔ اس سورت کا ایک نام ”سورۂ اِقرا“ بھی ہے اور یہ نام اس کی پہلی آیت کے شروع میں موجود لفظ ”اِقْرَاْ “ کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

سورۂ علق کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ابو جہل کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے مزید اس میں یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں: (1) اس سورت کی ابتداء میں انسان کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی حکمت بیان کی گئی کہ اسے کمزوری سے قوت کی طرف منتقل فرمایا۔ (2) قراءت اور کتابت کی فضیلت بیان کی گئی۔ (3) انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا اور مال و دولت کی وجہ سے تکبر کرتا ہے۔ (4) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور نماز پڑھنے سے روکنے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی۔ (5) اس سورت کے آخر میں ابو جہل کی مذمت بیان کی گئی اور اس کی دھمکیوں کا جواب دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا کہ آپ اس کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کریں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، العلق

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾

اِقْرَاْ	بِاسْمِ رَبِّكَ	الَّذِیْ	خَلَقَ ﴿۱﴾	خَلَقَ	الْاِنْسَانَ	مِنْ عَلَقٍ ﴿۲﴾
پڑھو	اپنے رب کے نام سے	جس نے	پیدا کیا	اس نے بنایا	آدمی (کو)	خون کے لوتھڑے سے

اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۝ انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا۝

اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ

اِقْرَاْ	وَ	رَبُّكَ	الْاَكْرَمُ ﴿۳﴾	الَّذِیْ	عَلَّمَ	بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾	عَلَّمَ	الْاِنْسَانَ
پڑھو	اور	تمہارا رب (ہی)	سب سے بڑا کریم (ہے)	جس نے	(لکھنا) سکھایا	قلم سے	اس نے سکھایا	آدمی (کو)

پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۝ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۝ انسان کو وہ سکھایا

مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝۵ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ۝۶ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝۷

مَا	لَمْ یَعْلَمْ ۝۵	كَلَّآ	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لَیَطْغٰۤى ۝۶	اَنْ	رَّاٰهُ	اسْتَغْنٰى ۝۷
جو	وہ نہ جانتا تھا	ہاں ہاں	بیشک	آدمی	ضرور سرکشی کرتا ہے	(اس بنا پر) کہ	اس نے سمجھ لیا اپنے آپ کو	غنی، بے نیاز

جو وہ نہ جانتا تھا○ ہاں ہاں، بیشک آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے○ اس بنا پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا○

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝۸ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى ۝۹ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝۱۰

اِنَّ	اِلٰى رَبِّكَ	الرُّجْعٰى ۝۸	اَرَءَیْتَ	الَّذِیْ	یَنْهٰى ۝۹	عَبْدًا	اِذَا	صَلّٰى ۝۱۰
بیشک	تیرے رب ہی کی طرف	لوٹنا (ہے)	کیا تو نے دیکھا	(اس کو) جو	منع کرتا ہے	بندے (کو)	جب	وہ نماز پڑھے

بیشک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے○ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے○ بندے کو جب وہ نماز پڑھے○

اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۝۱۱ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝۱۲ اَرَءَیْتَ

اَرَءَیْتَ	اِنْ	كَانَ	عَلَى الْهُدٰۤى ۝۱۱	اَوْ	اَمَرَ	بِالتَّقْوٰى ۝۱۲	اَرَءَیْتَ
بھلا دیکھو تو	اگر	وہ ہوتا	ہدایت پر	یا	وہ حکم دیتا	پرہیزگاری کا (تو کیا ہی اچھا تھا)	بھلا دیکھو تو

بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا○ یا پرہیزگاری کا حکم دیتا (تو کیا ہی اچھا تھا)○ بھلا دیکھو تو

اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۱۳ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰى ۝۱۴ كَلَّا

اِنْ	كَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰى ۝۱۳	اَلَمْ یَعْلَمْ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	یَرٰى ۝۱۴	كَلَّا
اگر	اس نے جھٹلایا	اور	منہ پھیرا (تو کیا حال ہو گا)	کیا وہ جانتا نہیں	کہ	اللہ	دیکھ رہا ہے	ہاں ہاں

یقیناً اگر اس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا (تو کیا حال ہو گا)○ کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے○ ہاں ہاں

لَىِٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۝۱۵ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝۱۶

لَىِٕنْ	لَّمْ یَنْتَهِ	لَنَسْفَعًا	بِالنَّاصِیَةِ ۝۱۵	نَاصِیَةٍ	كَاذِبَةٍ	خَاطِئَةٍ ۝۱۶
ضرور اگر	وہ باز نہ آیا	(تو) ضرور ہم پکڑ کر کھینچیں گے	پیشانی (کے بالوں) سے	(وہ) پیشانی (جو)	جھوٹی	خطاکار (ہے)

اگر وہ باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے○ وہ پیشانی جو جھوٹی خطاکار ہے○

فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۝۱۷ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ۝۱۸ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ

فَلْیَدْعُ	نَادِیَهٗ ۝۱۷	سَنَدْعُ	الزَّبَانِیَةَ ۝۱۸	كَلَّا	لَا تُطِعْهُ
تو اسے چاہیے کہ پکارے	اپنی مجلس (کو)	ابھی ہم (بھی) بلائیں گے	دوزخ کے فرشتوں (کو)	خبردار	تم نہ مانو اس کی (بات)

تو اسے چاہیے کہ اپنی مجلس کو پکارے○ ہم (بھی) جلد ہی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے○ خبردار! تم اس کی بات نہ مانو

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝۱۹ ۩

وَاسْجُدْ	وَاقْتَرِبْ ۝۱۹
اور سجدہ کرو	اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ

اور سجدہ کرو اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... تلاوتِ قرآن سے پہلے اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنی چاہیے۔

﴿2﴾... مخلوق میں سے کوئی لمحہ بھر کے لئے بھی اللہ تعالٰی سے بے نیاز نہیں۔

﴿3﴾... مال و دولت اور منصب پر غرور و تکبر کرنے والے کا انجام بہت بُرا ہے۔

﴿4﴾... انسان کو دین کے راستے میں رکاوٹ بننے کی بجائے ہدایت کے راستے کا معاون بننا چاہیے۔

﴿5﴾... انسان کو ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالٰی اسے ہر وقت دیکھ رہا ہے۔

﴿6﴾... جو لوگوں پر ظلم کرے گا اللہ تعالٰی اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

﴿7﴾... سجدہ بہترین عبادت ہے اور اللہ تعالٰی کے قُرب کا ذریعہ ہے۔

نوٹ: اس سورت کی آخری آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا لازم ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ علق کو "علق" کیوں کہتے ہیں، نیز اس سورت کے اور کیا کیا نام ہیں؟

جواب: ______________________________

____

سوال 2: سورہ علق میں انسان کی تخلیق اور اس کے رویے کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب: ______________________________

____

سوال 3: آیت نمبر 9، 10 میں نماز سے روکنے والے شخص سے کون مراد ہے؟

جواب: ______________________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ نیکی کے کاموں میں دوسرے مسلمانوں کے لئے رکاوٹ تو نہیں بنتے؟

﴿2﴾... آپ اپنے سے کمزور اور غریب لوگوں کو حقیر تو نہیں سمجھتے؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... قرآنِ پاک میں کل کتنے سجدۂ تلاوت ہیں ٹیبل میں پارہ، سورت اور آیت نمبر کے ساتھ لکھ کر اپنے ٹیچر کو چیک کروائیے۔

﴿2﴾... ٹیچر سے سجدۂ تلاوت کا طریقہ پوچھ کر اپنے دوست احباب اور گھر والوں کو بھی بتائیے۔

دستخط ٹیچر:__________ دستخط سرپرست:__________

وحی نازل ہونے کی ابتداء

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فرماتی ہیں "رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی کی ابتداء اچھے خوابوں سے ہوئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خَلْوَت پسند ہو گئے اور غارِ حرا میں جانے لگے اور گھر مبارک کی طرف لوٹنے سے پہلے وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے اور (اتنا عرصہ وہاں رہنے کے لئے) کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے، پھر حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کی طرف لوٹتے اور وہ اسی طرح کھانے کا بندوبست کر دیا کرتیں یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حق آگیا جب کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غارِ حرا میں تھے یعنی فرشتے نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا: پڑھیے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں "میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا، پھر چھوڑتے ہوئے کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا "میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے دبایا، پھر چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا "میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑا اور تیسری بار دبایا، پھر مجھے چھوڑ کر کہا: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔ (بخاری، 1/7، حدیث: 3) (مسلم ص 94، حدیث 160)

سُوْرَةُ الْقَدْر

تعارف ومضامین:

قدر کے بہت سے معنیٰ ہیں البتہ یہاں قدر سے عظمت و شرافت مراد ہے، اس سورت میں لیلۃ القدر کی شان بیان کی گئی ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ قدر" کہتے ہیں۔

اس سورت میں قرآنِ مجید نازل ہونے کے ابتدائی زمانے کے بارے میں بتایا گیا اور جس رات میں قرآن مجید نازل ہوا اس کی فضیلت بیان کی گئی کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اترتے ہیں اور یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی والی ہے۔

لیلۃ القدر میں عبادت کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے اس رات (شب قدر) میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ بخش دیتا ہے۔ (1)

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رمضان کا مہینہ آیا تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے پاس یہ مہینہ آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا وہ تمام نیکیوں سے محروم رہا اور محروم وہی رہے گا جس کی قسمت میں محرومی ہے۔ (2)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، القدر

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲							
اِنَّاۤ	اَنْزَلْنٰهُ	فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲	
بیشک	ہم نے نازل کیا اس (قرآن) کو	شب قدر میں	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	شبِ قدر	
بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا ۝ اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ ۝							

لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا							
لَیْلَةُ الْقَدْرِ	خَیْرٌ	مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳	تَنَزَّلُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	وَ	الرُّوْحُ	فِیْهَا
شبِ قدر	بہتر (ہے)	ہزار مہینوں سے	اترتے ہیں	فرشتے	اور	جبریل	اس میں
شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے ۝ اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے							

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ ۝٤ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥				
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ	مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝٤	سَلٰمٌ	هِيَ	حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥
اپنے رب کے حکم سے	ہر کام سے (کے لئے)	سلامتی (ہے)	وہ (رات)	صبح طلوع ہونے تک
ہر کام کے لیے اترتے ہیں ○ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے ○				

ذہن نشین کیجیے

﴾1﴿... قرآن پاک نازل ہونے کی ابتدا لیلۃ القدر میں ہوئی۔

﴾2﴿... عظمت والی چیزوں سے نسبت بڑی ہی مفید ہے کہ شبِ قدر کو فضیلت قرآن کی نسبت سے حاصل ہوئی۔

﴾3﴿... شبِ قدر میں جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام ہزاروں فرشتوں کے ساتھ آسمان سے زمین پر اترتے ہیں۔

﴾4﴿... ہر مسلمان کو چاہیے کہ شبِ قدر عبادت میں گزارے اور اس میں کثرت سے اِستغفار کرے۔

﴾5﴿... قرآن شریف تمام آسمانی کتابوں سے افضل ہے کیونکہ دیگر آسمانی کتابیں ملنے کی تاریخ کو یہ عظمت نہیں ملی۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال1: قدر کے معنٰی بیان کریں نیز اس سورت کو سورۃُ القدر کیوں کہتے ہیں وجہ بیان کریں؟

جواب: ______________________________

____

سوال2: شبِ قدر میں عبادت کی فضیلت پر ایک حدیثِ پاک لکھیں۔

جواب: ______________________________

____

سوال3: سبق کی روشنی میں لیلۃُ القدر کی فضیلت پر چند جملوں پر مشتمل نوٹ لکھیں۔

جواب: ______________________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴾1﴿... شبِ قدر عبادت و ریاضت کی رات ہے کیا آپ اس میں عبادت کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ قدر یاد کر کے اپنے ٹیچر کو سنائیے۔

﴿2﴾... شبِ قدر کو پوشیدہ رکھے جانے کی وجوہات ٹیچر سے پوچھ کر دوستوں سے شیئر کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ____________

دستخط سرپرست: ____________

گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس رات (شب قدر) میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے۔

(بخاری، 1/ 25، حدیث 35)

ہزار مہینوں سے بہتر رات

حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پچھلی امتوں کی عمریں دکھائی گئیں تو آپ نے اپنی امت کی عمروں کو کم سمجھا اور یہ کہ وہ اتنے عمل نہیں کر سکیں گے جتنے لمبی عمر والے لوگ کرتے تھے تو اللہ پاک نے آپ کو لیلۃ القدر عطا، جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(موطا امام مالک 1/ 295، حدیث: 721)

شب قدر کا وظیفہ

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ لیلۃ القدر کون سی رات ہے تو اس رات میں مَیں کیا کہوں؟ ارشاد فرمایا: تم کہو "اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ" اے اللہ! بیشک تو معاف فرمانے والا، کرم کرنے والا ہے، تو معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے تو میرے گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔

(ترمذی، 5/ 306، حدیث: 3524)

سُوْرَۃُ الْفِیْل

تعارف و مضامین:

عربی میں ہاتھی کو فیل کہتے ہیں، اس سورت میں ہاتھی والوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ فیل“ کہتے ہیں۔ اس سورت میں یمن کے بادشاہ ابرہہ کا واقعہ بیان کیا گیا کہ اس نے اپنی قوت اور مال پر بھروسہ کرتے ہوئے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تو اس کی فوج پر اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے جنہوں نے ان پر کنکر (چھوٹے چھوٹے پتھر) برسائے جس سے وہ ہلاک ہو گئے۔

ہاتھی والوں کا واقعہ:

یمن اور حبشہ کے بادشاہ ابرہہ نے جب لوگوں کو حج کے لیے خانہ کعبہ کی تیاری کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے اس غرض سے صنعاء میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا کہ حج کرنے والے مکہ مکرمہ جانے کی بجائے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں۔ عرب کے لوگوں کو ابرہہ کی اس بات سے بہت تکلیف ہوئی ان میں سے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ کو گندگی سے آلودہ کر دیا۔ جب ابرہہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اسے بہت غصہ آیا اور اس نے قسم کھائی کہ وہ خانہ کعبہ کو توڑ دیگا۔ چنانچہ وہ اس ارادے سے اپنا لشکر لیکر چلا۔ اس کے لشکر میں بہت سے ہاتھی بھی تھے اور ان ہاتھیوں کا لیڈر ایک بڑے جسم والا ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا۔ ابرہہ جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچا تو اس نے مکہ والوں کے جانور قبضے میں لے لئے۔ ان جانوروں میں حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دو سو اونٹ بھی تھے۔ حضرت عبد المطلب ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دادا جان ہیں۔ حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ابرہہ کے پاس آئے تو اس نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھا کر پوچھا کہ آپ کس مقصد سے یہاں آئے ہیں اور آپ کا کیا مطالبہ ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میرا مطالبہ یہ ہے کہ میرے اونٹ مجھے واپس کر دیئے جائیں۔ ابرہہ نے کہا: مجھے آپ کی بات سن کر بہت حیرت ہوئی کہ میں اس خانہ کعبہ کو توڑنے آیا ہوں جو آپ کا اور آپ کے باپ دادا کا مُعَظَّم اور محترم مقام ہے، آپ اس کے لئے تو کچھ نہیں کہتے اور اپنے اونٹوں کی واپسی کا مطالبہ کر رہے ہیں! آپ نے فرمایا: میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں اس لئے انہی کے بارے میں کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا۔ یہ سن کر ابرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کر دیئے حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے واپس آکر قریش کو ساری صورت حال بتائی اور انہیں مشورہ دیا کہ پہاڑوں پر جا کر پناہ لے لیں۔ چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کعبہ کے دروازے پر پہنچ کر اللہ تعالیٰ سے کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر آپ بھی اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ ابرہہ نے صبح ہوتے ہی اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیا تو اس وقت محمود نامی ہاتھی کی حالت یہ تھی کہ جب اسے کسی اور طرف چلاتے تو چلتا تھا لیکن جب کعبہ کی طرف اس کا رخ کرتے تو وہ بیٹھ جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کے لشکر پر پرندوں کی فوجیں بھیجیں اور ان میں سے ہر پرندے کے پاس تین کنکریاں تھیں دو پنجوں میں اور ایک چونچ میں تھی۔ وہ پرندے آئے اور کنکر سے انہیں

مارنے لگے۔ چنانچہ جس شخص پر وہ پرندہ کنکر چھوڑتا تو وہ کنکر اس کے خَود (لوہے کی ٹوپی جو لڑائی میں پہنتے ہیں) کو توڑ کر سر سے نکلتا ہوا، جسم کو چیر کر ہاتھی میں سے گزرتا ہوا زمین پر پہنچ جاتا اور ہر کنکر پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جس سے اسے ہلاک کیا گیا، اس طرح ان پرندوں نے ابرہہ کے لشکریوں کو جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔[1]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، الفیل

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ؕ﴿۱﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ﴿۲﴾ وَّ

اَلَمْ تَرَ	كَيْفَ	فَعَلَ	رَبُّكَ	بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿۱﴾	اَلَمْ يَجْعَلْ	كَيْدَهُمْ	فِيْ تَضْلِيْلٍ ﴿۲﴾	وَّ
کیا تم نے نہ دیکھا	کیسا	کیا	تیرے رب (نے)	ہاتھی والوں کے ساتھ	کیا اس نے نہ ڈالا	ان کا مکر و فریب	تباہی میں	اور

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ ○ کیا اس نے ان کے مکر و فریب کو تباہی میں نہ ڈالا ○ اور

اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ﴿۳﴾ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۪ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾

اَرْسَلَ	عَلَيْهِمْ	طَيْرًا	اَبَابِيْلَ ﴿۳﴾	تَرْمِيْهِمْ	بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۴﴾	فَجَعَلَهُمْ	كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾
بھیجے	ان پر	پرندے	فوج در فوج	وہ مارتے تھے انہیں	کنکر کے پتھروں سے	تو اس نے کر ڈالا انہیں	کھائے ہوئے بھوسے کی طرح

ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے ○ جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے ○ تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... خانہ کعبہ کی بے ادبی کا ارادہ کرنے والا تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

﴿2﴾... خانہ کعبہ اللہ تعالیٰ کا گھر اور مسلمانوں کا قبلہ ہے۔

﴿3﴾... ہمیں مسجدوں کا ادب و احترام کرنا چاہیے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ فیل میں کس چیز کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب: ____________________

____

سوال2: ابرہہ نے کنیسہ کہاں اور کیوں تعمیر کروایا تھا؟ وجہ بیان کیجیے۔

جواب:

سوال3: حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ابرہہ کے پاس سے آنے کے بعد کیا کیا؟

جواب:

درست جوابات کی نشاندہی کیجیے

﴿1﴾... سورۂ فیل میں ________ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

(1) ہاتھی والوں (2) چیونٹیوں (3) مکڑی

﴿2﴾... ابرہہ خانہ کعبہ ________ کے لئے آیا تھا۔

(1) بنانے (2) توڑنے (3) عبادت

﴿3﴾... ابرہہ نے حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ________ قبضے میں لے لئے تھے۔

(1) گائے (2) بکری (3) اونٹ

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کے لشکر پر ________ کی فوجیں بھیجیں۔

(1) فرشتوں (2) انسانوں (3) پرندوں

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ مسجد میں ہنسی مذاق تو نہیں کرتے؟

﴿2﴾... آپ دوسروں کی چیزوں پر قبضہ تو نہیں کرتے؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... ہاتھی والوں کا قصہ یاد کر کے گھر والوں کو سنائیے۔

دستخط ٹیچر: ________ دستخط سرپرست: ________

سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن

تعارف و مضامین:

ماعون کا معنٰی ہے استعمال کی معمولی چیز اور اس سورت کی آخری آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ ماعون" کہتے ہیں۔ اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں کفار و منافقین کی مذمت بیان کی گئی ہے نیز اس میں مندرجہ ذیل مضامین بھی بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتدائی آیات میں حساب اور جزا کے دن کو جھٹلانے، یتیم کو دھکے دینے اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہ دینے والے کافروں کی مذمت کی گئی ہے۔ (2) آخری آیات میں ان منافقوں کی مذمت کی گئی جو لوگوں کے سامنے نمازی بنتے اور تنہائی میں نمازیں چھوڑتے تھے اور لوگوں کے سامنے جو نمازیں ادا کرتے ان سے اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کی بجائے لوگوں کو دکھانا مقصود تھا کہ ہم بھی نمازی ہیں۔ ان کی ایک بری عادت یہ بھی تھی کہ اگر کوئی استعمال کی معمولی چیز ان سے مانگتا تو وہ دینے سے انکار کر دیا کرتے تھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، الماعون

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِؕ(۱) فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَۙ(۲)

اَرَءَیْتَ	الَّذِیْ	یُكَذِّبُ	بِالدِّیْنِ ①	فَذٰلِكَ	الَّذِیْ	یَدُعُّ	الْیَتِیْمَ ②
کیا تم نے دیکھا	(اسے) جو	جھٹلاتا ہے	دین کو	پھر وہ	(ایسا ہے) جو	دھکے دیتا ہے	یتیم (کو)

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے ○ پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ○

وَ لَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِؕ(۳) فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَۙ(۴) الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

وَ	لَا یَحُضُّ	عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ③	فَوَیْلٌ	لِّلْمُصَلِّیْنَ ④	الَّذِیْنَ	هُمْ	عَنْ صَلَاتِهِمْ
اور	وہ ترغیب نہیں دیتا	مسکین کو کھانا دینے پر	تو خرابی (ہے)	(ان) نمازیوں کے لئے	جو	وہ	اپنی نماز سے

اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا ○ تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے ○ جو اپنی نماز سے

سَاهُوْنَۙ(۵) الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَۙ(۶) وَ یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ۠(۷)

سَاهُوْنَ ⑤	الَّذِیْنَ	هُمْ	یُرَآءُوْنَ ⑥	وَ	یَمْنَعُوْنَ	الْمَاعُوْنَ ⑦
غفلت کرنے والے (ہیں)	وہ لوگ جو	وہ	دکھاوا کرتے ہیں	اور	(مانگنے پر) منع کر دیتے ہیں	برتنے کی معمولی چیزوں (سے)

غافل ہیں ○ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ○ اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... دین کے ایک رکن کا انکار کرنا گویا پورے دین کا انکار کرنا ہے۔

﴿2﴾... قیامت کا انکار کرنا کفر اور تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

﴿3﴾... اسلام ہمیں یتیموں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیتا ہے۔

﴿4﴾... اسلام نے بڑے، چھوٹے، بزرگ، بچے، مرد اور عورت ہر ایک کے حقوق کی حفاظت فرمائی ہے۔

﴿5﴾... مسکین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔

﴿6﴾... کبھی نماز پڑھ لینے اور کبھی چھوڑ دینے سے بچنا ضروری ہے کہ یہ خاص منافقوں کا وصف ہے۔

﴿7﴾... ہمیں ایک دوسرے کو نیک کاموں کی ترغیب دینی چاہیے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال1: یتیم کسے کہتے ہیں؟ نیز یتیم سے اچھا سلوک کرنے کے دو فضائل ٹیچر سے پوچھ کر تحریر کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال2: وہ کون سے نمازی ہیں جن کے لئے خرابی ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال3: مسکین کسے کہتے ہیں؟ نیز مسکین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کے دو فضائل ٹیچر سے پوچھ کر یاد کیجئے۔

جواب: ____________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ اپنے مسلمان بھائی کے مانگنے پر استعمال کی معمولی چیزیں دینے سے بلاوجہ انکار تو نہیں کرتے؟

﴿2﴾... آپ غریبوں اور ضرورت مندوں کو حقارت کی نظر سے تو نہیں دیکھتے؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... نماز سے غفلت کی کچھ صورتیں ٹیچر سے پوچھ کر یاد کیجیے اور اپنے آپ کو ان سے بچانے کا پابند بنائیے۔

﴿2﴾... سورت کے ترجمے کی مدد سے بری صفات تلاش کیجیے اور ان کے مقابلے میں اچھی صفات تحریر کیجیے۔

بری صفات	اچھی صفات

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

گھریلو چیزیں ضرورت سے زیادہ رکھیں

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کون سی چیز ہے جس کا منع کرنا حلال نہیں؟ ارشاد فرمایا: "پانی، نمک اور آگ۔" میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، پانی کو تو ہم سمجھ گئے مگر نمک اور آگ کا یہ حکم کیوں ہے؟ ارشاد فرمایا: اے حمیراء! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، جس نے کسی کو آگ دی اس نے گویا اس آگ سے پکا ہوا سارا کھانا خیرات کیا اور جس نے کسی کو نمک دیا اس نے گویا سارا وہ کھانا خیرات کیا جسے اس نمک نے لذیذ بنایا اور جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی وہاں پلایا جہاں پانی عام ملتا ہو اس نے گویا غلام آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو وہاں ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی نہ ملتا ہو اس نے گویا اسے زندگی بخشی۔

(ابن ماجہ، 3/177، حدیث: 2474)

سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن

تعارف و مضامین:

اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ کافرون“ کہتے ہیں۔ اس سورۂ مبارکہ میں مشرکوں کے عمل سے بیزاری کا اظہار کیا گیا ہے اور کافروں کی اس امید کو ختم کر دیا گیا ہے کہ مسلمان اپنے دین اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے معاملے میں کبھی ان سے سمجھوتا کریں گے۔

شانِ نزول:

قریش کی ایک جماعت نے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ آپ ہمارے دین کی پیروی کیجیے ہم آپ کے دین کی پیروی کریں گے۔ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ اس کے غیر کو شریک کروں۔ کفار کہنے لگے: تو آپ ایسا کیجیے کہ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجیے ہم آپ کی تصدیق کر دیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی اور سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ حرام میں تشریف لے گئے، وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی جس نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ گفتگو کی تھی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہو گئے اور انہوں نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو اَذِیَّتیں پہنچانا شروع کر دیں۔[1]

سورۂ کافرون کے فضائل:

(1) حضرت فروہ بن نوفل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت نوفل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: تم ”قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ“ پڑھ کر سویا کرو کیونکہ یہ سورت شرک سے بَری کرتی ہے۔[2]

(2) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے سورت ”قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ“ پڑھی تو گویا کہ اس نے قرآنِ مجید کے چوتھائی حصے کی تلاوت کی۔[3]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، الکافرون

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ(۱) لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَۙ(۲) وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

قُلْ	یٰۤاَیُّهَا	الْكٰفِرُوْنَ ①	لَاۤ اَعْبُدُ	مَا	تَعْبُدُوْنَ ②	وَ	لَاۤ	اَنْتُمْ	عٰبِدُوْنَ
تم کہو	اے	کافرو	میں عبادت نہیں کرتا	(ان کی) جنہیں	تم پوجتے ہو	اور	نہ	تم (اس کی)	عبادت کرنے والے (ہو)

تم فرماؤ! اے کافرو! ○ میں ان کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو ○ اور تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں

مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ

اَنۡتُمۡ	لَاۤ	وَ	عَبَدۡتُّمۡ ﴿۴﴾	مَّا	عَابِدٌ	اَنَا	لَاۤ	وَ	اَعۡبُدُ ﴿۳﴾	مَاۤ
تم (اس کی)	نہ	اور	تم نے پوجا	جسے	عبادت کرنے والا (ہوں)	میں (اس کی)	نہ	اور	میں عبادت کرتا ہوں	جس کی

جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ اور نہ میں اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا ○ اور نہ تم اس کی

عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ﴿۶﴾

دِیۡنِ ﴿۶﴾	وَلِیَ	دِیۡنُکُمۡ	لَکُمۡ	اَعۡبُدُ ﴿۵﴾	مَاۤ	عٰبِدُوۡنَ
میرا دین (ہے)	اور میرے لئے	تمہارا دین	تمہارے لئے	میں عبادت کرتا ہوں	جس کی	عبادت کرنے والے (ہو)

عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... کفار سے دینی صلح حرام بلکہ کئی صورتوں میں کفر ہے۔

﴿2﴾... کافر کو بوقتِ ضرورت موقع محل کی مناسبت سے کافر کہنا درست بلکہ اسلوبِ قرآنی کے موافق ہے۔

﴿3﴾... کفار کے بتوں اور ان کے مذہبی ایّام کو قابلِ تعظیم سمجھتے ہوئے ان کی تعظیم کرنا کفر ہے۔

﴿4﴾... ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے بارے میں کفار کو مایوس کردے کہ وہ اسے دین سے پھیر سکیں۔

﴿5﴾... مسلمانوں کو غیر مسلموں کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرنا چاہیے۔

﴿6﴾... ایسے لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہئے جو ہمیں ہمارے مذہب سے دور کرنا چاہتے ہوں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال1: سورۂ کافرون میں کس چیز کا بیان ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال2: کیا کافر کو کافر کہنا درست ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال3: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت نوفل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کونسی سورت پڑھ کر سونے کا فرمایا؟

جواب: ____________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ نے کافروں سے دوستی تو نہیں کر رکھی؟

﴿2﴾... آپ غیر مسلموں کے مذہبی تہواروں میں شریک تو نہیں ہوتے؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ کافرون یاد کرکے اپنے ٹیچر کو سنائیں اور رات کو پڑھ کر سونے کی عادت بنائیے۔

﴿2﴾... سورۂ کافرون پڑھنے کی فضیلت پر ایک حدیث یاد کرکے اپنے گھر والوں کو سنائیے۔

دستخط ٹیچر:________ دستخط سرپرست:________

کفار سے تعلقات کے بارے میں اسلام کی تعلیمات

اللہ کریم نے مسلمانوں کو کفار کے ساتھ دوستی اور محبت کے تعلق رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ کفار سے دوستانہ تعلقات، دلی محبت حرام ہے اور انہیں اپنا رازدار بنانا بھی ناجائز ہے۔ تجربات سے بھی یہی ثابت ہے کہ کفار مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں کمی نہیں کرتے۔ مسلمان حکمران کافروں اور مرتدوں کو اہم ترین عہدوں پر نہ لگائے جس سے یہ لوگ غداری کرنے کا موقع پائیں کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کی برائی چاہنے میں کوئی کمی نہیں کریں گے، ان کی تو خواہش ہی یہ ہے کہ مسلمان تکلیف و مشقت میں پڑے رہیں نیز ان کی دشمنیاں ان کے الفاظ اور کردار سے ظاہر ہیں جو وقتاً فوقتاً سامنے آتا رہتا ہے۔ جب زبانی دشمنی بھی سامنے آتی رہتی ہے تو جو دشمنی اور مسلمانوں سے بغض و عداوت ان کے دلوں میں ہو وہ کس قدر ہوگا؟ یقیناً ان کے دلوں میں موجود دشمنی ظاہری دشمنی سے بڑھ کر ہے۔ لہٰذا اے مسلمانو! اِن سے دوستی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے اپنی آیتیں واضح طور پر بیان کی ہیں۔ قرآنِ پاک کی سچائی کو اگر سمجھنا ہو تو ان آیات کو سامنے رکھ کر تمام دنیا کے مسلمان اور کافر ممالک کے حالات کا جائزہ لیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بیان فرمایا وہ قطعی طور پر حق اور سچ نہیں ہے؟ یقیناً سچ ہے۔ تاریخِ عالم، تاریخِ اسلام اور موجودہ حالات تمام کے تمام قرآن کی ان آیات کی صداقت پر دلالت کر رہے ہیں لیکن افسوس کہ ابھی بھی ہماری آنکھیں خوابِ غفلت میں ہیں، ہمارے لوگ ابھی بھی انہی کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا مان رہے ہیں جنہیں اپنے راز بتانے سے بھی اللہ تعالیٰ ہمیں منع فرما رہا ہے۔

تعارف و مضامین:

عربی میں مدد کو نصر کہتے ہیں ۔اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس لئے اسے "سورۂ نصر" کہتے ہیں۔اس سورۂ مبارکہ میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فتحِ مکہ کی بشارت دی گئی اور بتایا گیا کہ عنقریب لوگ گروہ در گروہ دینِ اسلام میں داخل ہوں گے۔ آخری آیت میں نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور پاکی بیان کرتے رہنے اور امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگنے کا حکم دیا گیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، النصر

اِذَا	جَآءَ	نَصْرُ اللّٰهِ	وَ	الْفَتْحُ ①	وَ	رَاَیْتَ	النَّاسَ	یَدْخُلُوْنَ
جب	آئے گی	اللہ کی مدد	اور	فتح	اور	تم دیکھو گے	لوگوں (کو)	وہ داخل ہو رہے ہیں

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ① وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی ○ اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ اللہ کے دین میں

فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ② فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ

فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ	اَفْوَاجًا ②	فَسَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ	وَ	اسْتَغْفِرْهُ
اللہ کے دین میں	فوج در فوج	تو تم پاکی بیان کرو	اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	بخشش چاہو اس سے

فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں ○ تو اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو،

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ③

اِنَّهٗ	كَانَ	تَوَّابًا ③
بیشک وہ	ہے	بہت توبہ قبول کرنے والا

بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ اپنے دین پر قائم رہنے والوں کی مدد فرماتا ہے۔

﴿2﴾... انسان کی زندگی کا جو حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرے وہ سب سے بہتر ہے۔

﴿3﴾... کامیابی ملنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور توبہ و استغفار کرنا چاہیے۔

﴿4﴾... توبہ اس امید سے کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہ معاف فرماتا اور ان کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ نصر میں کس چیز کا بیان کیا گیا ہے؟

جواب :______________________________

____

سوال 2: ہمیں کسی کام میں کامیابی ملنے پر کیا کرنا چاہیے؟

جواب :______________________________

____

سوال 3: اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب :______________________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ نعمت یا کامیابی کے ملنے کے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں؟

﴿2﴾... آپ گناہ سرزد ہو جانے پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ نصر کے نازل ہونے کے بعد نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ" پڑھا کرتے تھے۔ آپ بھی اس تسبیح کو یاد کر کے پڑھنے کی عادت بنائیں۔

دستخط ٹیچر:__________ دستخط سرپرست:__________

”آئیے! قرآن سمجھتے ہیں (حصہ 3)“ کی تخاریج

سُوْرَۃُ النَّبَا

(1) مجمع الزوائد، 7/281، حدیث: 11463	(2) در منثور، 8/397	(3) خازن، 4/346، روح البیان، 10/292 ملتقطاً

حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام

(1) خازن، 2/335 (4) خازن، 4/27، 26، صاوی، 5/1752	(2) روح البیان، 7/486، پ 23، الصّٰفّٰت: 139، کتاب التوابین، ص 27 (5) روح البیان، 7/488، 489 ملتقطاً	(3) خازن، 2/335، 336 بتقدم وتاخر (6) خازن، 2/335

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت

(1) معجم کبیر، 4/220، حدیث: 4188		

تابوتِ سکینہ

(1) خازن، 1/188، جمل، 1/304، مدارک، 129	(2) خازن، 1/186 تا 189 ملخصاً، جلالین، ص 38	

سُوْرَۃُ عَبَسَ

(1) خازن، 4/353، مدارک، ص 1321 ملتقطاً	(2) تفسیر کبیر، 11/52، روح المعانی، 15/338 ملتقطاً	(3) صراط الجنان، 10/537

آئیے! قرآن سے باتیں کریں

(1) پ 16، طٰہٰ: 132	(2) پ 18، المؤمنون: 1، 2	(3) پ 21، العنکبوت: 45
(4) پ 3، البقرۃ: 277	(5) پ 30، الماعون: 5	(6) پ 2، البقرۃ: 183
(7) پ 4، اٰل عمرٰن: 97	(8) پ 1، البقرۃ: 110	(9) پ 3، البقرۃ: 277
(10) پ 15، بنی اسرائیل: 23، 24	(11) پ 5، النساء: 36	(12) پ 2، البقرۃ: 215
(13) پ 4، النساء: 19	(14) پ 5، النساء: 86	(15) پ 26، الحجرات: 10
(16) ابوداود، 3/425، حدیث: 3594	(17) پ 18، النور: 27، 28	(18) پ 9، الانفال: 27
(19) پ 5، النساء: 58	(20) پ 6، المائدۃ: 1	(21) پ 15، بنی اسرائیل: 26
(22) پ 8، الانعام: 141	(23) پ 15، بنی اسرائیل: 27	(24) پ 26، الحجرات: 11
(25) صراط الجنان، 9/428	(26) پ 3، اٰل عمرٰن: 61	(27) پ 26، الحجرات: 12
(28) پ 26، الحجرات: 12	(29) پ 26، الحجرات: 11	(30) پ 26، الحجرات: 12
(31) پ 26، الحجرات: 11	(32) پ 26، الحجرات: 11	(33) پ 1، البقرۃ: 34
(34) پ 21، لقمٰن: 18	(35) پ 21، لقمٰن: 19	(36) پ 21، لقمٰن: 18
(37) پ 30، الفلق: 5	(38) پ 8، الانعام: 120	(39) پ 13، الرعد: 28

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام

(1) خازن، 3/47	(2) پ 1، البقرۃ: 132، 133	(3) پ 12، ھود: 71

(4)پ12،یوسف:18	(5)پ13،یوسف:67،68	(6)پ13،یوسف:87
(7)پ23،ص:46	(8)پ1،البقرۃ:132،133ماخوذاً	(9)پ12،ھود:71،72ماخوذاً
(10)پ12،یوسف:18ماخوذاً،خازن،3/9،10ملخصاً	(11)پ13،یوسف:84،86ماخوذاً،خازن،3/40،39ملخصاً	(12)پ13،یوسف:67،68ماخوذاً،خازن،3/32،31ملخصاً
(13)پ13،یوسف:87ماخوذاً	(14)خازن،4/46ملخصاً	

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن

(1)خازن،4/359-360،مدارک،ص1329ملتقطاً		

مَنّ وسلوٰی

(1)تفسیر جمل،1/81،روح البیان،1/141،142، صراط الجنان،1/134،133	(2)خازن،1/56،روح البیان،1/142	(3)مسلم،ص775،حدیث:1470

سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق

(1)مسند امام احمد،9/303،حدیث:24270		

دھوکا مت دیجئے

(1)پ22،فاطر:43	(2)مسلم،ص65،حدیث:101	(3)مستدرک،5/833،حدیث:8831
(4)مسند احمد،1/26،حدیث:32	(5)کنز العمال،2/218،حدیث:7821	

سُوْرَۃُ الْبُرُوْج

(1)ترمذی،5/222،حدیث:3350	(2)مسلم،ص1600،حدیث:3005	(3)خازن،4/366

ختمِ نبوت

(1)پ22،الاحزاب:40	(2)پ6،المائدۃ:3	(3)پ3،اٰل عمرٰن:81
(4)پ5،النساء:41	(5)ترمذی،4/93،حدیث:2226	(6)بخاری،2/484،حدیث:3535
(7)مسلم،ص1280،حدیث:2354	(8)ترمذی،4/121،حدیث:2279	(9)ترمذی،4/93،حدیث:2226
(10)عمدۃ القاری،11/343ماخوذاً	(11)بہارِ شریعت،1/63ماخوذاً	

سُوْرَۃُ الطَّارِق

(1)خازن،4/368		

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام (حصہ 1)

(1)پ12،یوسف:4تا6ماخوذاً،خازن،3/4	(2)پ12،یوسف:9تا14ماخوذاً	(3)پ12،یوسف:15تا18ماخوذاً،خازن،3/9ملخصاً
(4)پ12،یوسف:19تا21ماخوذاً،خازن،3/10،11ملتقطاً مدارک،ص524	(5)پ12،یوسف:23تا35ماخوذاً	(6)پ12،یوسف:36تا41ماخوذاً،خازن،3/19،21ملخصاً
(7)پ12،یوسف:42 تا 49 ماخوذاً، تفسیر کبیر،6/463 مدارک،ص533	(8)پ13،یوسف:54تا56ماخوذاً،خازن،3/27،28ملخصاً	(9)مدارک،ص519

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام (حصہ 2)

(1) پ13، یوسف: 58 تا 66 ماخوذا (4) پ13، یوسف: 89 تا 93 ماخوذاً، خازن، 3/43، 44 ملخصاً	(2) پ13، یوسف: 69 تا 81 ماخوذاً، تفسیر کبیر 6/485۔486 (5) پ13، یوسف: 94 تا 100 ماخوذاً، خازن، 3/44 تا 46 ماخوذاً	(3) پ13، یوسف: 82 تا 88 ماخوذاً، خازن، 3/38 تا 42 ملخصاً، مدارک، ص 543 ملتقطا (6) مدارک، ص 546، خازن، 3/47، ملتقطاً

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی

(1) ترمذی، 2/10، حدیث: 462	(2) ابوداؤد، 1/330، حدیث: 869	

جنات

(1) پ14، الحجر: 27، پ27، الذاریات: 56، پ22، سبا: 12 عمدۃ القاری، 10/644 (4) ابوداود، 1/48، حدیث: 39 ماخوذاً (7) بہار شریعت، 1/97 ماخوذاً	(2) پ22، السبا: 12 تا 14 ماخوذاً، خازن، 3/318، 319 مدارک، ص 958 (5) معجم کبیر، 1/371، حدیث: 1143 ماخوذاً	(3) تفسیر طبری، 9/85 (6) خازن، 4/317 ملخصاً

سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃ

(1) ابن ماجہ، 2/24، حدیث: 1119	(2) صراط الجنان، 10/648	

قومِ سبا کا سیلاب

(1) جلالین مع جمل، 6/217 (4) مدارک، ص 960، خازن، 3/520 ملتقطاً (7) صاوی، 5/1669	(2) مسند احمد، 1/677، حدیث: 2900 (5) تفسیر قرطبی، 7/210	(3) خازن، 3/520، مدارک، ص 959، 960، ابو سعود، 4/345 ملتقطاً (6) تفسیر قرطبی، 7/210 تا 212

سُوْرَۃُ الْفَجْر

(1) خازن، 4/375، 376		

مومنین کی صفات

(1) ترمذی، 5/117، حدیث: 3184		

سُوْرَۃُ الْبَلَد

(1) صراط الجنان، 10/676، 677		

حضرت ھود عَلَیْہِ السَّلَام

(1) در منثور، 3/484 تا 488 (4) پ19، الشعراء: 133 تا 135، خازن، 3/392 (7) خازن، 2/111، 358، 4/303	(2) تفسیر طبری، 5/524، خازن، 3/392، پ24، حم السجدہ: 15 (5) خازن، 2/357، مدارک، ص 501	(3) زاد المسیر، 2/170، تفسیر ابی سعود، 2/261، خازن، 2/108، 109 ملتقطاً (6) تفسیر طبری، 5/525، 526، تفسیر ابی سعود، 5/578

سُوْرَۃُ الشَّمْس

(1) ترمذی، 1/333، حدیث:309		

غیبت کی مذمت

(1) تفسیر بغوی، 4/194 ملخصاً	(2) پ26، الحجرات:12	

سُوْرَۃُ الَّیْل

(1) نسائی، ص170، حدیث: 977	(2) تفسیر بغوی، 4/464، خزائن العرفان، ص1107	(3) صراط الجنان، 10/715، 716

تعمیرِ خانۂ کعبہ

(1) پ 17، الحج:26 (4) خازن، 1/276 ملتقطاً، صراط الجنان، 2/16	(2) خازن، 1/90	(3) ارشاد الساری، 4/103

سُوْرَۃُ الضُّحٰی

مدارک، ص1356		

میٹھا پھل

(1) پ2، البقرۃ:155 (4) پ 2، البقرۃ:177	(2) مشکاۃ المصابیح، 1/300، حدیث:1568 (5) پ23، الزمر:10	(3) پ3، اٰل عمرٰن:146

اے ایمان والو!

(1) پ2، البقرۃ:208 (4) پ9، الانفال:20 (7) پ2، البقرۃ:183 (10) پ2، الاحزاب:41 (13) تفسیر ابن کثیر، 7/343 ملخصاً (16) پ 2، التحریم:6 (19) پ3، البقرۃ:264	(2) پ18، النور:21 (5) پ4، اٰل عمرٰن:102 (8) پ 2، البقرۃ:153 (11) پ22، الاحزاب:56 (14) پ22، الاحزاب:70 (17) پ28، المنٰفقون:9 (20) پ28، التحریم:8	(3) پ5، النساء:59 (6) پ9، الانفال:29 (9) پ2، البقرۃ:172 (12) پ26، الحجرات:2 (15) پ11، التوبۃ:119 (18) پ3، البقرۃ:254 (21) پ28، الجمعۃ:9

سُوْرَۃُ الْقَدْر

(1) بخاری، 1/25، حدیث:35	(2) ابن ماجہ، 2/298، حدیث:1644	

سُوْرَۃُ الْفِیْل

(1) خازن، 4/407، 409 ملخصاً		

سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن

(1) خازن، 4/417	(2) ابو داود، 4/407، حدیث:5055	(3) معجم صغیر، ص61، حدیث:165

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مکمل قرآنِ کریم کا دلچسپ نصاب

قرآنِ کریم تمام کتابوں سے افضل اور ہدایت کا نور ہے۔ ہماری نئی نسل کو اس افضل اور ہدایت کی سرچشمہ کتاب سے روشناس کروانے اور اس کی تلاوت کا عادی بنانے کے لئے 7 حصوں پر مشتمل مکمل قرآنِ کریم کا نصاب بنام "تعلیماتِ قرآن" تیار کیا گیا ہے۔ اللہ پاک ہمارے بچوں کو قرآن کی تلاوت اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا بنائے۔

978-969-722-215-5
01140132

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 | 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net